محترم قارئین!
السلام علیکم:۔

میرا نیا ناول ''ایکسٹو کا راز'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول اپنی طرز کا انوکھا اور انتہائی حیرت انگیز ناول ہے جس میں تیز رفتار ایکشن، سسپنس اور مزاح اس قدر عروج پر ہے کہ مجھے یقین ہے کہ جب تک آپ پورے ناول کا مطالعہ نہیں کر لیں گے اس وقت تک آپ چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

میرا یہ نیا ناول ان قارئین کے لئے ہے جو میرے ناولوں کو ہاتھ تک لگانا پسند نہیں کرتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ ایک بار اس ناول کو پڑھیں اور پھر اس بات کا فیصلہ کریں کہ کیا پاکستان میں لکھنے والوں بلکہ اچھا لکھنے والوں کی کوئی کمی ہے البتہ کچھ لکھنے والوں کو اپنی اہمیت منوانے کے لئے انتھک محنت کرنی پڑتی ہے اور اس میں وقت بھی کافی لگتا ہے اور میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔ میری محنت آپ کے سامنے ہے اور اب بچوں کی کہانیوں کے بعد عمران سیریز بھی لکھتے ہوئے مجھے کافی وقت ہو چکا ہے۔ اب ناولوں کی کردار نگاری اور سچوئشنز کنٹرول کرنے میں مجھے مہارت کا درجہ حاصل ہو چکا ہے اور میں اس نہج پر پہنچ چکا ہوں کہ میں قارئین کو اس بات کا یقین دلا سکوں کہ ایک بار میرا لکھا ہوا ناول ضرور پڑھیں اور پھر اس کے بعد فیصلہ آپ کا ہی ہو گا کہ میں نے جو کہا
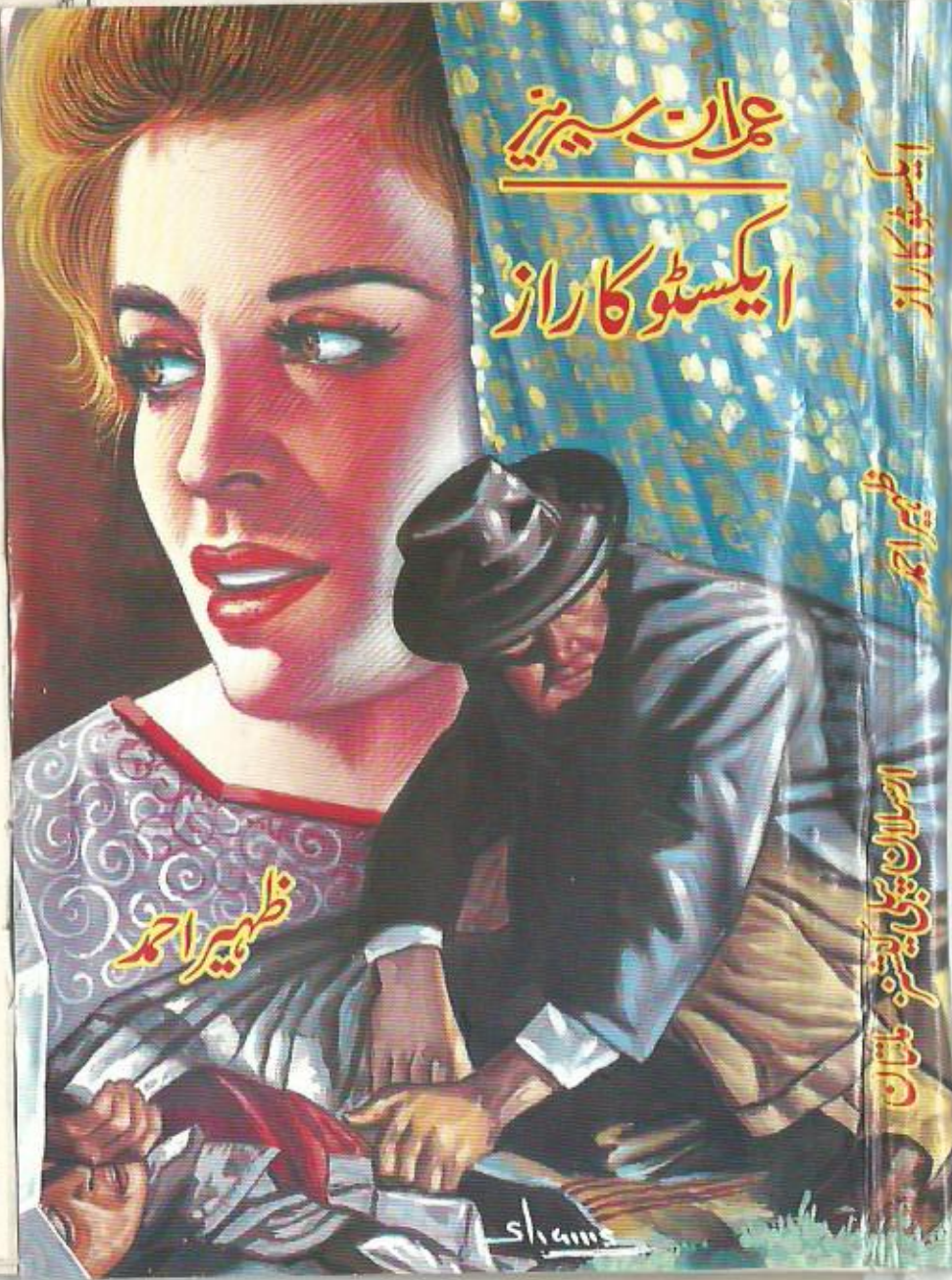
ہے وہ درست ہے یا غلط اور میرا خیال ہے کہ اکثریت کی رائے میرے ہی حق میں ہو گی کہ میں بھی جاسوسی دنیا کا ایک مصنف ہوں جسے عمران سیریز لکھنے میں مہارت حاصل ہو گئی ہے اور میں اپنے تمام پڑھنے والے کے دلوں میں اپنے لئے خصوصی جگہ بنانے پر بھی کامیاب ہو چکا ہوں۔ اگر یقین نہیں تو میرا یہ ناول۔ ''ایکسٹو کا راز'' پڑھ لیں اور پھر فیصلہ کر لیں کہ میرا کہا درست ہے یا نہیں۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

رات کا وقت تھا۔ ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ شہر کا یہ حصہ لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے پہلے ہی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اوپر سے آسمان پر چھائے ہوئے سیاہ بادلوں نے تاریکی میں اس قدر اضافہ کر دیا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی ہی نہیں دیتا تھا۔

بادلوں میں بجلی کی لہریں چمکتیں تو ایک لمحے کے لئے ماحول منور ہو جاتا اس کے بعد پھر سے تاریکی پھیل جاتی۔ مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر اس وقت ٹریفک نام کی کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ کچھ دیر پہلے پھوار سی برسی تھی جس سے مضافات کی طرف جانے والی سڑک بھیگ گئی تھی اور بھیگنے کی وجہ سے سڑک بھی سیاہ ہو کر رات کی تاریکی کا حصہ بن گئی تھی۔ اس سیاہ سڑک پر سیاہ رنگ کی ایک کار سبک رفتار سے مضافات کی جانب دوڑی جا رہی تھی۔ کار کی ہیڈ لائٹس آن تھیں جس سے سڑک کے ایک مخصوص حصے پر روشنی کے ہالے سے بنتے دکھائی

دے رہے تھے۔ مضافات کی طرف جانے والی اس سڑک کے کئی
موڑ تھے۔ ہر دس منٹ کے بعد سڑک سانپ کی طرح کبھی دائیں
طرف مڑ جاتی تھی اور کبھی بائیں جانب۔

کار میں ڈرائیور سمیت چار افراد بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے
ایک سائیڈ سیٹ پر تھا اور باقی دو پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔
ان چاروں نے لباسوں کے اوپر سیاہ رنگ کے ہی اوورکوٹ پہن
رکھے تھے جن کے ساتھ ٹوپیاں منسلک تھی اور یہ ٹوپیاں ان کے
سروں سے آگے تک پھیلی ہوئی تھیں جن سے ان کے چہرے چھپ
گئے تھے۔ تاریکی ہونے کے باوجود ان چاروں نے آنکھوں پر سیاہ
رنگ کے ہی چشمے لگا رکھے تھے۔

وہ چاروں خاموش تھے اور ڈرائیور انتہائی مہارت سے اس
خطرناک سڑک پر کار دوڑا رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا شخص
ادھیڑ عمر تھا جبکہ پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے دونوں افراد نوجوان تھے۔
وہ دونوں آپس میں بھی بات چیت نہیں کر رہے تھے لیکن ان دونوں
کے چہروں پر بے چینی اور فکر مندی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے
رہے تھے۔ وہ بار بار تاریکی میں کار کے بند شیشوں سے باہر کی
طرف دیکھتے تھے اور پھر اپنی ریسٹ واچز کو دیکھنا شروع کر دیتے
تھے جیسے انہیں کہیں پہنچنے کی جلدی ہو۔

''ہم کب تک قبرستان پہنچ جائیں گے''...... پچھلی سیٹ پر بیٹھے
ہوئے نوجوان سے رہا نہ گیا تو اس نے خاموشی کا بندھن توڑتے

ہوئے ڈرائیور کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر سے
مخاطب ہو کر پوچھا۔

''بس دس منٹ کا فاصلہ اور ہے۔ اس کے بعد ہم قبرستان میں
ہوں گے''...... ادھیڑ عمر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''کیا آپ کو یقین ہے باس کہ وہ ہمیں اسی قبرستان میں ملے
گی''...... دوسرے نوجوان نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس نے مجھے خود فون کیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ وہ
ہمارا قبرستان میں ہی انتظار کرے گی''...... باس نے جواب دیا۔

''لیکن اس نے ہم سے ملنے کے لئے قبرستان ہی کیوں منتخب
کیا ہے اور وہ بھی شہر سے دور ایک ویران اور بے آباد علاقے
میں''...... پہلے نوجوان نے کہا۔

''وہ احتیاط پسند ہے جیمز اور جن کی زندگی داؤ پر لگی ہوئی ہو
انہیں تو اپنے سائے سے بھی محتاط رہنا پڑتا ہے۔ اس لئے وہ انسانی
آبادی سے دور اس ویران علاقے میں موجود ہے تاکہ کسی کو اس
کے بارے میں پتہ نہ چل سکے کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہی
ہے''...... ادھیڑ عمر باس نے کہا۔ جس کا نام ڈی سلوا تھا اور وہ
ایکریمین سفارت خانے کا سیکورٹی چیف تھا۔

''یس باس۔ اس نے آپ کو خود فون کیا ہے اس کا مطلب ہے
کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی ہے اور اسے بلیو ڈائمنڈ مل گیا
ہے جسے وہ آپ کے حوالے کرنے کے لئے آئی ہے''...... دوسرے

نوجوان نے کہا۔

''ہاں۔ وہ وعدے کی پکی ہے اور ایک بار جو ڈیل کر لیتی ہے اسے ہر صورت میں پورا کرتی ہے۔ مجھے اس کی یہی خوبی تو پسند ہے کہ اس کے پیچھے موت بھی لگی ہو تو وہ اس سے بھی نہیں گھبراتی اور ہر حال میں اپنی ڈیل پوری کر کے ہی دم لیتی ہے''...... ڈی سلوا نے کہا۔

''یس باس لیکن اس کے بارے میں آج تک یہ پتہ نہیں چل سکا ہے کہ وہ ہے کون اور اس کا تعلق کس گروپ یا کس سینڈیکیٹ سے ہے''...... دوسرے نوجوان نے کہا۔

''وہ اپنی ذات میں خود ایک سینڈیکیٹ ہے مسٹر موریس۔ وہ انتہائی ذہین، تیز اور نہایت چاک و چوبند ہے۔ اپنا کام وہ خود کرتی ہے۔ اپنی معاونت کے لئے اس نے آج تک کسی کو بھی اپنے ساتھ نہیں ملایا ہے اور نہ وہ یہ بات پسند کرتی ہے کہ اس کے کام میں کوئی اس کا ہاتھ بٹائے یا اس کی معاونت کرے''...... ڈی سلوا نے دوسرے نوجوان کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہر بار اس کا کوڈ نام ہی سامنے آتا ہے۔ اور اس کا کوڈ نام بھی اس کی طرح عجیب و غریب اور پراسرار سا ہے''...... جیمز نے کہا۔

''ہاں۔ وہ خود کو لیڈی گھوسٹ کہتی ہے''...... موریس نے کہا۔

''کہیں سچ مچ اس کا تعلق بھوتوں کی دنیا سے تو نہیں ہے۔ وہ

چھلاوے کی طرح آتی ہے اور چھلاوے کی طرح ہی غائب ہو جاتی ہے۔ ہم نے بھی کتنی بار اسے پکڑنے، اس کا تعاقب کرنے اور اس کے ٹھکانے تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن آج تک ہم اس کی گرد کو بھی نہیں پا سکے ہیں''...... جیمز نے کہا۔

''ہاں۔ وہ واقعی گھوسٹ ہی ہے اور کسی گھوسٹ کو پکڑنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہوتا ہے اور پھر یہ گھوسٹ تو لیڈی بھی ہے''۔ ڈی سلوا نے مسکرا کر کہا تو وہ دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔ اسی لمحے ڈرائیور نے سائیڈ میں ایک چھوٹی اور کچی سڑک پر کار موڑی۔ یہ سڑک دور تک بل کھاتی ہوئی جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ اس سڑک کے دائیں بائیں سرکنڈے اُگے ہوئے تھے۔ ان سرکنڈوں کی لمبائی کافی زیادہ تھی۔ کچی سڑک آمد و رفت کے لئے سرکنڈوں کو کاٹ کر ہی بنائی گئی تھی۔

سڑک چونکہ کچی اور ناہموار تھی اس لئے کار نے بری طرح سے اچھلنا اور ڈگمگانا شروع کر دیا تھا لیکن وہ سب اطمینان بھرے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔

''اب خاموش بیٹھنا۔ ہم قبرستان پہنچنے ہی والے ہیں''۔ ڈی سلوا نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کار ٹیڑھے میڑھے راستے سے گزرتی ہوئی ایک کھلے میدان میں داخل ہوئی اور ایک بڑے ٹیلے کے گرد گھومتی ہوئی ایک اور میدان میں پہنچ گئی جہاں ہر طرف قبریں پھیلی ہوئی تھیں۔ قبروں کے کتبے رات کی

تاریکی میں بھوتوں کی طرح سر اٹھائے کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔ وہاں ہر طرف گہری اور پراسرار خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ قبرستان قریب آتے ہی ڈرائیور نے کار سائیڈ میں روک لی۔ اسی لمحے آسمان پر بادل گرجا اور پھر یوں بجلی کڑکی جیسے آسمان پر ایک ساتھ ہزاروں میزائل پھٹ پڑے ہوں۔ بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک نے ماحول کو اور زیادہ بھیانک بنا دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کار کے دروازے کھول کر کار سے باہر نکلتے اسی لمحے اچانک تیز اور موسلا دھار بارش ہونا شروع ہوگئی۔

''بارش شروع ہوگئی ہے۔ اب ہم قبرستان کے اندر کیسے جائیں گے''...... جیمز نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہمارے پاس چھتریاں ہیں۔ انہیں نکالو اور نکلو باہر۔ ہمارے پاس پانچ منٹ ہیں۔ اگر ہم اس کی بتائی ہوئی جگہ پر بروقت نہ پہنچے تو وہ واپس چلی جائے گی اور ہم بلیو ڈائمنڈ سے محروم ہو جائیں گے جس کے لئے میں نے لیڈی گھوسٹ کو لاکھوں ڈالرز دے رکھے ہیں''...... ڈی سلوا نے کہا اور اس نے قدموں کے پاس رکھی ہوئی چھتری اٹھائی اور کار کا دروازہ کھول کر اس نے پہلے چھتری باہر نکال کر کھولی اور پھر وہ کار سے نکل کر چھتری کے نیچے آ گیا۔ اس کے پیچھے جیمز اور مورس نے بھی اپنی سائیڈوں کے دروازے کھولے اور چھتریاں تان کر کار سے نکل آئے۔ ڈی سلوا نے اپنے پیروں میں رکھا ہوا ایک بریف کیس بھی اٹھا لیا تھا۔ جو کافی بھاری

معلوم ہو رہا تھا۔

''تم یہیں رکنا۔ ہم جلد ہی واپس آ جائیں گے''...... ڈی سلوا نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈی سلوا نے جیب سے ایک طاقتور ٹارچ نکالی اور اسے روشن کر کے قبرستان کی طرف کر کے دیکھنے لگا۔

''کیا وہ ہم سے ملنے یہاں آئے گی''...... مورس نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہمیں قبرستان کے اندر جانا ہے۔ قبرستان کے سنٹر میں سنگ مرمر کا بنا ہوا ایک مزار ہے۔ لیڈی گھوسٹ ہمیں اسی مزار کے احاطے میں ملے گی''...... ڈی سلوا نے کہا۔

''لیکن تیز بارش کی وجہ سے قبرستان کی نرم مٹی کیچڑ میں بدل جائے گی۔ ہم اس کیچڑ سے گزریں گے کیسے''...... جیمز نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''کچھ نہیں ہوتا۔ چلو تم''...... ڈی سلوا نے ناگواری سے کہا اور پھر وہ ٹارچ کی روشنی میں راستہ دیکھتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ جیمز اور مورس بھی اس کے پیچھے چلنے لگے۔ تیز بارش کی وجہ سے واقعی قبرستان کی مٹی کیچڑ بنتی جا رہی تھی۔ شروع شروع میں تو انہیں چلنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی لیکن وہ جوں جوں قبروں کے درمیان بنے ہوئے راستوں سے آگے بڑھتے گئے ان کے پیر کیچڑ میں دھنستے چلے گئے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کیچڑ سے بھری ہوئی کسی دلدل میں چل رہے ہوں۔ ہر طرف سے تیز اور ناگوار سی

بو آ رہی تھی جو پرانی اور کھلی ہوئی قبروں سے آ رہی تھی۔ بارش رکنے کی بجائے تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی اور بار بار بادلوں کے گرجنے اور بجلی کی کڑکنے کی آوازوں سے ان کے دل بری طرح سے دہل جاتے تھے۔ چونکہ تاریکی زیادہ تھی اس لئے ڈی سلوا کے ساتھ ساتھ جیمز اور مورس نے بھی جیبوں سے ٹارچیں نکال کر آن کر لی تھیں اور وہ راستے پر نظر رکھتے ہوئے دائیں بائیں قبروں پر بھی روشنی ڈال رہے تھے جیسے انہیں ڈر ہو کہ کہیں کسی قبر سے سچ مچ کوئی بھوت ہی نکل کر ان کے سامنے نہ آ جائے۔

بادلوں کی گھن گرج اور بجلی کی کڑک کے ساتھ چونکہ تیز موسلا دھار بارش ہو رہی تھی اس لئے آوارہ کتوں کی بھی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی وہ بھی شاید بارش سے بچنے کے لئے قبروں کے کتبوں کے پیچھے جا چھپے تھے۔

''ہمیں سامنے بنے ہوئے سنگ مرمر کے مزار کے چبوترے کی طرف جانا ہے''...... ڈی سلوا نے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹے سے احاطے میں سنگ مرمر کے بنے ہوئے ایک چبوترے کی طرف روشنی ڈالتے ہوئے کہا تو مورس اور جیمز بھی اس چبوترے پر روشنی ڈالنے لگے۔

''لیکن وہاں تو کوئی دکھائی نہیں دے رہا ہے''...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ یہیں کہیں موجود ہو گی۔ ہم چبوترے پر جائیں گے تو وہ

خود ہی ہمارے سامنے آ جائے گی''...... ڈی سلوا نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ قبروں کے درمیان بنے ہوئے اونچے نیچے راستوں سے گزر کر وہ مزار کے احاطے میں پہنچ گئے اور پھر وہ سائیڈ میں موجود سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سنگ مرمر کے بنے ہوئے چبوترے پر پہنچ گئے اور ٹارچوں کی روشنی سے چاروں طرف دیکھنے لگے۔

''کہاں رہ گئی لیڈی گھوسٹ۔ اسے تو ہم سے پہلے یہاں ہونا چاہئے تھا''...... جیمز نے ٹارچ کی روشنی ارد گرد موجود قبروں پر ڈالتے ہوئے کہا۔

''آ جائے گی۔ اس کے آنے میں ایک منٹ باقی ہے۔ وہ اصول پسند ہونے کے ساتھ ساتھ وقت کی بھی پابند ہے''...... ڈی سلوا نے کہا۔

''اگر کسی نے ہمیں یہاں اس حالت میں دیکھ لیا تو ہم انہیں کیا جواب دیں گے''...... مورس نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اس ماحول میں اور اس طوفانی بارش میں یہاں اس وقت کون آ سکتا ہے نانسنس۔ جو ہمیں دیکھ بھی لے گا اور پہچان بھی لے گا کہ ہم کون ہیں''...... ڈی سلوا نے غرا کر کہا۔

''یہاں چور اور لیٹروں کے بھی ٹھکانے ہوتے ہیں باس۔ اگر چوروں کا کوئی گروہ یہاں ہوا اور وہ اچانک قبروں کے پیچھے سے نکل کر یہاں آ گیا تو ہم کیا کریں گے''...... مورس نے کہا۔

''چور اور لٹیرے یہاں نہیں ہوتے۔ البتہ قبروں کے مردوں کی بات کرو جن سے تم ڈر رہے ہو اور تمہیں ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے ابھی قبروں کے کتبے کھلیں گے اور ان سے مردے نکل کر تم پر جھپٹ پڑیں گے''...... جیمز نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں مُردوں سے نہیں ڈرتا''۔ مورس نے کہا۔

''مُردوں سے نہیں تو پھر چوروں اور لٹیروں سے کیوں ڈرتے ہو نانسنس''...... ڈی سلوا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مُردوں کے پاس اسلحہ نہیں ہوتا جبکہ چور لٹیرے مسلح ہوتے ہیں''...... مورس نے دھیمے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتے اچانک انہیں عقب سے کھٹکے کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ تینوں چونک کر پلٹے اور ساتھ ہی ٹارچوں کے رخ اس طرف کر دیئے جس طرف سے انہیں کھٹکے کی آواز سنائی دی تھی اور پھر وہ ایک لمبے قد کی لڑکی کو دیکھ کر چونک پڑے۔ لڑکی چبوترے کے دوسرے کنارے پر کھڑی تھی۔ اس نے چمڑے کا سیاہ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا جس سے اس کا سر بھی ڈھکا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر چمڑے کا ہی بنا ہوا نقاب تھا۔ اس نقاب کے پیچھے سے اس کی آنکھیں ہی دکھائی دے رہی تھیں۔ چمڑے کی ٹوپی پر باقاعدہ دو سینگ بھی نکلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو اس انداز میں دائیں بائیں نکلے ہوئے

تھے جیسے اصلی سینگ ہوں۔ لڑکی ٹانگیں پھیلائے اور دونوں ہاتھ پہلوؤں پر رکھے فلمی ایکشن کے انداز میں کھڑی تھی۔ اس کے پیروں میں جوتیاں بھی اونچی ایڑیوں والی تھیں اور اس کے دونوں پہلوؤں میں ہولسٹر لگے ہوئے تھے جن میں بھاری دستوں والے ریوالور جھانک رہے تھے۔ یہی نہیں اس لڑکی کی دونوں پنڈلیوں میں دو بڑے بڑے شکاری خنجر بھی اڑسے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اندھیرے میں اس کا وجود چھپا ہوا تھا اور ٹارچوں کی روشنی میں وہ واقعی کسی گھوسٹ سے کم دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''لیڈی گھوسٹ''...... ڈی سلوا نے لڑکی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس۔ آئی ایم لیڈی گھوسٹ''...... لڑکی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میں ڈی سلوا ہوں۔ ایکریمین سفارت خانے کا چیف سیکورٹی آفیسر''...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

''تم کیوں آئے ہو۔ میرے پاس تو ایکریمین سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری نے آنے کا وعدہ کیا تھا''...... لیڈی گھوسٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی لیڈی گھوسٹ اور پھر ان کے سارے کام میں ہی کرتا ہوں اس لئے انہوں نے مجھے یہاں بھیج دیا ہے۔ ویسے بھی ہم دونوں میں پہلے بھی کئی ڈیلز ہو چکی ہیں۔ تم

مجھے اور میں تمہیں بخوبی جانتا ہوں''...... ڈی سلوا نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ۔ مال کہاں ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''میرے پاس ہے لیڈی گھوسٹ۔ میں ساتھ ہی لایا ہوں''۔ ڈی سلوا نے کہا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس لیڈی گھوسٹ کی طرف بڑھا دیا۔ بریف کیس کافی بھاری معلوم ہو رہا تھا۔ لیڈی گھوسٹ آگے بڑھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈی سلوا سے بریف کیس لے لیا اور ہاتھ سے اس کا وزن کرنے لگی۔

''پورے دو لاکھ ڈالرز ہیں لیڈی گھوسٹ''...... ڈی سلوا نے کہا۔

''اوکے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا اور بریف کیس لے کر واپس جانے کے لئے مڑی۔

''ارے ارے۔ کہاں جا رہی ہو لیڈی گھوسٹ۔ تم نے معاوضہ تو لے لیا ہے لیکن بلیو ڈائمنڈ''...... اسے مڑتے دیکھ کر ڈی سلوا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''لیڈی گھوسٹ اپنے وعدے سے کبھی منحرف نہیں ہوتی ڈی سلوا۔ لیڈی گھوسٹ اپنے کلائنٹس سے معاوضہ تب ہی لیتی ہے جب وہ اس کی مطلوبہ چیز اس تک پہنچا دے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''لیکن تم نے ہمیں بلیو ڈائمنڈ تو دیا نہیں''...... مورس نے کہا۔

''بلیو ڈائمنڈ تمہاری کار میں موجود ڈرائیور کے پاس ہے''۔ لیڈی گھوسٹ نے کہا اور پھر اس نے مڑ کر چبوترے سے چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحے بجلی چمکی۔ اس کا بھوت جیسا وجود ایک لمحے کے لئے دکھائی دیا اور پھر جیسے ہی تاریکی ہوئی وہ بھی تاریکی میں ختم ہوتی چلی گئی۔

''یہ کیا باس۔ آپ نے اسے جانے کیوں دیا۔ وہ ڈالرز بھی لے گئی ہے اور اس نے بلیو ڈائمنڈ بھی آپ کو نہیں دیا ہے''۔ جیمز نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس نے کہا تو ہے کہ ڈائمنڈ اس نے ہماری کار میں پہنچا دیا ہے اور ڈرائیور کے پاس ہے''...... ڈی سلوا نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ جھوٹ ہوا تو''...... مورس نے کہا۔

''نہیں۔ میری آج تک لیڈی گھوسٹ سے جتنی بھی ڈیلنگ ہوئی ہیں اس میں اس نے ایک بار بھی مجھے دھوکہ نہیں دیا ہے''۔ ڈی سلوا نے کہا۔

''کیا اس سے پہلے آپ نے لیڈی گھوسٹ سے اتنی بڑی ڈیل کی ہے''...... جیمز نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ پہلی بڑی ڈیل ہے''...... ڈی سلوا نے کہا۔

''دو لاکھ ڈالرز دیکھ کر اس کے دل میں بھی لالچ آ سکتا ہے باس۔ بہرحال میری دعا ہے کہ لیڈی گھوسٹ نے سچ کہا ہو کہ اس نے بلیو ڈائمنڈ راجر تک پہنچا دیا ہو''...... مورس نے کہا۔ ڈی سلوا

نے اس بار کوئی جواب نہ دیا۔ وہ سیڑھیاں اترا اور پھر وہ تینوں ایک بار پھر کیچڑ سے گزرتے ہوئے انہی راستوں پر چلنا شروع ہو گئے جن سے وہ آئے تھے۔

کچھ ہی دیر میں انہیں اپنی کار دکھائی دی۔ کار دیکھ کر ان کے چہروں پر سکون آ گیا۔ کار کی تمام لائٹس بند تھیں لیکن بار بار بجلی کی چمک سے چمکتی ہوئی کار اور کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ڈرائیور انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا ڈرائیور نے کار کی سیٹ سے سر لگا کر آنکھیں بند کر رکھی تھیں جیسے ان کے جانے کے بعد اسے کچھ دیر ریسٹ کرنے کا موقع مل گیا ہو۔ ان تینوں نے کار کے پاس آتے ہی اپنی ٹارچیں آف کر لی تھیں۔

وہ تینوں کار کے قریب پہنچے تو ڈی سلوا نے کار کی کھڑکی کے پاس آ کر شیشے پر انگلی کا ہک بنا کر دستک دی۔ اس کی دستک کی آواز سن کر ڈرائیور کی آنکھ کھل جانی چاہئے تھی لیکن ڈرائیور شاید گہری نیند سو رہا تھا۔

''یہ نانسنس۔ سو کیوں رہا ہے''...... ڈی سلوا نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ تھک گیا ہو اس لئے اسے آرام کرنے کا موقع مل گیا ہو''...... جیمز نے کہا۔

''دیکھو۔ کار کے دروازے کھلے ہیں یا یہ نانسنس سب دروازوں کو لاک کر کے سویا ہے''...... ڈی سلوا نے کہا تو جیمز اور مورس سائیڈ کے دروازوں کی طرف بڑھے اور انہوں نے دروازے

کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازے لاکڈ تھے۔

''دروازے تو لاکڈ ہیں باس''...... ان دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

''ہونہہ۔ اس نانسنس کو جگاؤ۔ ہم کب تک اس کے جاگنے کے انتظار میں بارش میں کھڑے رہیں گے''...... ڈی سلوا نے غصیلے لہجے میں کہا تو جیمز نے آگے بڑھ کر ڈرائیور کی سائیڈ والے شیشے پر ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔

''راجر۔ راجر۔ اٹھو۔ اٹھو راجر۔ ہم واپس آ گئے ہیں''۔ جیمز نے کھڑکی کے شیشے پر مخصوص انداز میں ہاتھ مارتے ہوئے ڈرائیور کو آوازیں دیتے ہوئے کہا لیکن راجر کے جسم میں کوئی جنبش تک نہ ہوئی۔

''کیا ہوا ہے اسے۔ کیا یہ نشہ کر کے سویا ہے''...... مورس نے منہ بنا کر کہا اور اس نے دوسری سائیڈ سے کھڑکی سے اندر جھانکتے ہوئے شیشے پر ہاتھ مارتے ہوئے راجر کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ اسی لمحے زور سے بادل گرجا تیز بجلی چمکی اور اس بجلی کی چمک سے کار میں موجود ڈرائیور کا سارا جسم دکھائی دیا۔ مورس کی نظریں جیسے ہی ڈرائیور کے سینے پر پڑیں وہ بے اختیار اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت خوف ابھر آیا تھا۔

''تمہیں کیا ہوا۔ تم اس طرح کیوں اچھلے ہو''...... ڈی سلوا نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا جو اس

کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔

''ب ب۔ باس۔ راجر''...... مورس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''باس راجر۔ کیا بکواس ہے۔ باس میں ہوں۔ راجر نہیں۔ وہ ڈرائیور ہے صرف ڈرائیور''...... ڈی سلوا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے راجر کو باس نہیں کہا ہے باس۔ وہ وہ''...... مورس نے اسی انداز میں کہا۔

''ہونہہ۔ کیا وہ وہ کر رہے ہو۔ بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو''۔ ڈی سلوا نے بھی کہا اور اس نے بھی جھک کر سائیڈ کھڑکی سے اندر جھانکا تو اچانک بجلی چمکی اور ماحول تیز روشنی سے بھر گیا۔ اس روشنی میں ڈی سلوا کی نظریں راجر کے سینے پر پڑیں تو اسے بھی ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ بھی بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ راجر کو کیا ہوا ہے۔ اس کے سینے میں تو خنجر گڑا ہوا ہے''...... ڈی سلوا نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر جیمز بھی چونک پڑا۔ اس نے فوراً ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ روشن کی اور پھر اس نے روشنی کار میں موجود ڈرائیور پر ڈالی تو یہ دیکھ کر اس کی بھی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں کہ واقعی راجر کے سینے میں ایک خنجر دستے تک گڑا ہوا تھا۔ راجر کا سینہ خون سے بھرا ہوا تھا اور خون بدستور خنجر کے ارد گرد سے رس رہا تھا جیسے اسے خنجر مارے زیادہ دیر نہ گزری ہو۔

''اوہ گاڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ لیڈی گھوسٹ نے ہمیں دھوکہ دیا ہے۔ اس نے ہم سے رقم لے لی ہے اور ہمیں بلیو ڈائمنڈ دینے کی بجائے ہمارے ڈرائیور کو ہی ہلاک کر کے نکل گئی ہے''...... جیمز نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ لیڈی گھوسٹ مجھے اس طرح دھوکہ نہیں دے سکتی''...... ڈی سلوا نے بری طرح لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''اس نے ایسا ہی کیا ہے باس۔ اس نے جھوٹ کہا تھا کہ اس نے بلیو ڈائمنڈ راجر کو دے دیا ہے۔ وہ یہاں آئی ضرور تھی لیکن اس نے راجر کو بلیو ڈائمنڈ دینے کی بجائے اس کے سینے میں خنجر اتار دیا تھا اور اسے ہلاک کر کے وہ چبوترے پر آ گئی تھی اور آپ سے رقم لے کر فرار ہو گئی''...... مورس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ مورس ٹھیک کہہ رہا ہے۔ یہ دیکھیں گاڑی کے پاس ایڑی والی جوتیوں کے نشان بھی صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ ایسے ہی جوتیوں کے نشان ہیں جیسی لیڈی گھوسٹ نے پہن رکھی تھیں''...... جیمز نے کار کے دروازے کے پاس زمین پر ٹارچ سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا تو ڈی سلوا اور مورس تیزی سے اس کی طرف آ گئے اور زمین پر لڑکی کی ایڑی والی جوتیوں کے نشان دیکھ کر ان دونوں کے بھی جبڑے بھینچ گئے۔

''اب میں فرسٹ سیکرٹری کو کیا جواب دوں گا۔ کیا وہ یہ بات

مان لیں گے کہ میں نے لیڈی گھوسٹ کو دو لاکھ ڈالرز دے کر بھی اس سے بلیو ڈائمنڈ نہیں لیا تھا''...... ڈی سلوا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''یس باس۔ کیوں نہیں مانیں گے وہ۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ یہاں جو کچھ ہوا ہے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ فرسٹ سیکرٹری صاحب ہماری بات جھٹلا سکیں۔ ہم آپ کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے''...... مورس نے فوراً کہا۔

''نہیں۔ تم دونوں میرے ساتھ کام کرتے ہو۔ وہ تمہاری گواہی نہیں مانیں گے اور......'' ڈی سلوا نے کہا۔

''اور۔ اور کیا''...... جیمز نے پوچھا۔

''نہیں۔ کچھ نہیں۔ چلو واپس چلو۔ جلدی۔ اب ہم یہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتے''...... ڈی سلوا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''کار کے دروازے کھولنے کے لئے ہمیں ایک کھڑکی کا شیشہ توڑنا پڑے گا باس''...... جیمز نے کہا۔

''توڑ دو نانسنس۔ جب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے تو کیا کیا جاسکتا ہے''...... ڈی سلوا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیسے توڑیں باس۔ کار کے تمام شیشے بلٹ پروف ہیں''۔ جیمز نے کہا تو ڈی سلوا کے چہرے پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیا ہوگیا۔ اب ہم اس کار کو یہاں سے کیسے لے جائیں گے''...... ڈی سلوا نے کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ

اچانک اسے ایک جھٹکا سا لگا۔ جھٹکا لگتے ہی اس کا نہ صرف منہ کھل گیا بلکہ اس کی آنکھیں بھی پھٹ پڑیں۔ وہ لہرایا اور الٹ کر گرتا چلا گیا۔

''ارے ارے۔ کیا ہوا باس۔ باس''...... جیمز اور مورس نے ڈی سلوا کو اس طرح گرتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ تیزی سے ڈی سلوا پر جھکے لیکن اسی لمحے انہیں بھی زور دار جھٹکے لگے اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کمروں میں یکے بعد دیگرے لوہے کی گرم سلاخیں اترتی جا رہی ہوں۔ ان کے منہ بھی کھلے اور آنکھیں یوں پھٹ گئیں جیسے ابھی ابل آئیں گی۔ دوسرے لمحے وہ دونوں بھی لہراتے ہوئے یکلخت ڈی سلوا کے اوپر گرتے چلے گئے جو پہلے ہی ساکت ہو چکا تھا۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"...... عمران نے ڈرائنگ روم کے صوفے پر اچھل کر بیٹھتے ہوئے اونچی آواز میں سلیمان کو آوازیں دیتے ہوئے کہا لیکن جواب میں سلیمان کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

عمران ابھی سو کر اٹھا تھا اور اٹھتے ہی وہ واش روم چلا گیا تھا اور نہا کر واپس آیا تھا۔ نہانے کے بعد عمران سیدھا ڈرائنگ روم میں آ جاتا تھا جہاں اس کے لئے میز پر نہ صرف اخبار موجود ہوتا تھا بلکہ اس کے ڈرائنگ روم میں آتے ہی سلیمان بھی عمران کی ایک آواز پر اس کے لئے گرما گرم چائے کا کپ لے کر پہنچ جاتا تھا۔

"ارے۔ یہ کیا۔ صبح کا اخبار کہاں ہے۔ روز تو مجھے اس میز پر پڑا ملتا ہے لیکن میز تو خالی ہے"...... عمران نے حیرت سے میز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے سر اٹھایا اور دروازے کی طرف دیکھ کر ایک بار پھر سلیمان کو آوازیں دینے لگا۔

"سلیمان۔ سلیمان۔ آج کا اخبار کہاں ہے۔ کہیں تم نے اس کا بل بھی اتنا تو اپنے سر پر نہیں چڑھا لیا کہ ہاکر نے اخبار دینے سے ہی انکار کر دیا ہو"...... عمران نے کہا لیکن سلیمان کی جواب میں پھر کوئی آواز سنائی نہ دی۔

"حیرت ہے۔ میز پر نہ اخبار ہے اور نہ ہی سلیمان کی جوابی آواز سنائی دے رہی ہے کہیں اخبار کے ساتھ سلیمان کی آواز بھی تو غائب نہیں ہو گئی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سلیمان۔ سلیمان۔ کیا تم میرے آواز سن رہے ہو"...... عمران نے ایک بار پھر سلیمان کو آواز دی لیکن اس بار بھی جواب ندارد۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے اس نے کانوں میں روئی ٹھونس رکھی ہے جو میری آواز ہی نہیں سن رہا۔ ابھی کچن میں جا کر اس کے کان کھینچتا ہوں اور اس کے کانوں سے روئی نکالتا ہوں"...... عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ کچن کے سامنے آ کر وہ رکا اور پھر اس نے دبے قدموں کچن کی طرف بڑھنا شروع کر دیا کہ اچانک کچن کا دروازہ کھول کر اندر جائے گا اور وہ سلیمان کی گردن دبوچ لے گا۔ کچن مین خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

"لگتا ہے کمبخت خاموشی سے اندر بیٹھا ناشتہ کرنے میں مصروف ہے اسی لئے اس کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل رہی"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے

دروازے کا ہینڈل پکڑا اور اسے گھمایا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔

''میں آ گیا''...... عمران نے دروازہ کھول کر چھلانگ لگا کر کچن میں داخل ہوتے ہوئے کہا لیکن یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کہ کچن خالی تھا۔ سلیمان وہاں موجود نہیں تھا۔

''ارے۔ سلیمان تو کچن میں نہیں ہے۔ کہاں گیا۔ اس وقت تو وہ کچن میں میرے لئے ناشتہ بنا رہا ہوتا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے دماغ میں ایک کوندا سا لپکا اور اس نے بے اختیار اپنا سر پیٹ لیا۔

''لاحول ولا قوۃ''۔ لگتا ہے میں اب واقعی بوڑھا ہو گیا ہوں اور بوڑھا ہونے کی وجہ سے ہی یادداشت کمزور پڑنا شروع ہو جاتی ہے۔ میں بھول ہی گیا تھا کہ سلیمان رات کو مجھے بتا کر نجی کام سے اپنے گاؤں گیا تھا''...... عمران نے کہا۔ سلیمان نے واقعی رات کے وقت اسے آ کر بتایا تھا کہ اس کا دور کا ایک رشتہ دار بیمار ہے جس کی تیمار داری کے لئے وہ گاؤں جانا چاہتا ہے۔ عمران اس وقت بستر پر لیٹا ہوا تھا اور اس پر نیند کا خمار تھا اس لئے اس نے اسی عالم میں سلیمان کو جانے کی اجازت دے دی تھی۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اخبار ابھی دروازے کے پاس پڑا ہو گا اور اپنے لئے چائے بھی مجھے خود ہی بنانی پڑے گی''۔ عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ کچن صاف ستھرا تھا۔ کوئی برتن بھی

دھونے والا نہیں تھا۔ ہر چیز اپنے ٹھکانے پر موجود تھی۔ سلیمان بے حد صفائی پسند تھا۔ وہ اپنا سارا کام کر کے ہی وہاں سے گیا تھا۔ عمران کو اب بس چائے کا برتن سٹوو پر رکھ کر اس میں پانی گرم کرنا تھا، چینی اور پتی ڈالنی تھی اور چائے ابلنے تک کا انتظار کرنا تھا لیکن صبح صبح یہ چھوٹا سا کام کرنا بھی عمران کو سوہان روح معلوم ہو رہا تھا۔ اس لئے اس نے برے برے منہ بنانے شروع کر دیئے۔

''میرا خیال ہے کہ آج مجھے چائے نہیں پینی چاہئے۔ اگر چائے میں شکر اور پتی کے ساتھ ساتھ میں نے دودھ زیادہ ڈال دیا تو واپسی پر مجھے سلیمان کو ان ساری چیزوں کا حساب دینا مشکل ہو جائے گا وہ پھوہڑ مزاج بیویوں کی طرح میرے پیچھے پڑ جائے گا کہ میں کسی بھی چیز کا ڈھنگ سے استعمال کرنا نہیں جانتا اور ہر چیز ضائع کر دیتا ہوں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ میں اخبار پڑھوں اور پھر باہر جا کر کسی ریسٹورنٹ میں اچھی سی چائے بھی پی لوں اور ڈٹ کر ناشتہ بھی کر لوں گا''...... عمران نے چائے بنانے سے جان چھڑانے کے لئے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور مڑ کر تیزی سے کچن سے نکل گیا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بیرونی دروازے کے پاس آج کا اخبار پڑا ہوا تھا۔ عمران نے اخبار اٹھایا اور اسے لے کر بڑے اطمینان بھرے انداز میں واپس ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ ڈرائنگ روم میں پہنچا ہی تھا کہ اسی لمحے ڈور بیل بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔

‘‘اب کون آ گیا۔ آج تو مجھے بھی چائے پینے کو نہیں ملی ہے۔ کوئی جاننے والا ہوا تو اسے میں چائے کیسے پلاؤں گا’’...... عمران نے کہا۔ اس نے ایک نظر اخبار کی طرف دیکھا اور پھر اس نے اخبار میز پر رکھا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کے پاس جا کر اس نے ڈور آئی سے باہر دیکھا۔ باہر دیکھتے ہی وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹ گیا۔ باہر جولیا کھڑی تھی اور اس کے پیچھے اسے صفدر بھی کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔

‘‘ارے باپ رے۔ یہ دونوں بھائی بہن صبح صبح یہاں کیسے آ گئے’’...... عمران نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک بار پھر ڈور آئی سے آنکھ لگائی تو اسے سائیڈ میں کیپٹن شکیل اور اس کے قریب صالحہ بھی کھڑی دکھائی دی۔

‘‘لگتا ہے ساری بارات مع دلہن کے باہر موجود ہے’’...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر کال بیل بج اٹھی۔

‘‘کون ہے’’...... عمران نے کچھ سوچ کر نسوانی آواز میں کہا۔

‘‘کیا مطلب۔ یہ عمران کے فلیٹ سے نسوانی آواز کیوں سنائی دی ہے’’...... تنویر کی حیرت بھری آواز سن کر عمران اپنے دیدے گھما کر رہ گیا گویا باہر ساری ٹیم ہی موجود تھی۔

‘‘عورت کا عمران کے فلیٹ میں کیا کام’’...... جولیا کی حیرت بھری اور قدرے غصیلی آواز سنائی دی اور ایک بار پھر بیل بجا دی

گئی۔

‘‘ارے میں نے پوچھا ہے کون ہے۔ کیوں بار بار بیل بجا کر میرے سرتاج کی نیند خراب کر رہے ہو’’...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

‘‘کون سرتاج اور تم کون ہو’’...... باہر سے جولیا کی غصیلی آواز سنائی دی۔

‘‘سرتاج میرے دولہے راجہ جو ساری رات جاگنے کے بعد ابھی کچھ دیر پہلے ہی سوئے ہیں۔ ساری رات ان کے پیٹ میں درد رہا تھا اور وہ ایک پل بھی نہیں سو سکے تھے اب وہ خواب آور گولیاں کھا کر سوئے ہیں’’...... عمران نے کہا۔

‘‘شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ میں پوچھ رہی ہوں تم کون ہو’’۔ باہر سے جولیا نے بے حد سخت لہجے میں کہا۔

‘‘مسز عمران’’...... عمران نے کہا۔

‘‘مسز عمران۔ کون مسز عمران’’...... جولیا نے جیسے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

‘‘پہلے تم بتاؤ کون ہو اور یہاں کس سے ملنے آئی ہو۔ اگر تم سلیمان سے ملنے آئی ہو جو میرے سرتاج کا منہ چڑھا ملازم تھا تو سن لو میں نے اسے رات کو ہی جوتیاں مار مار کر نکال دیا تھا۔ کمبخت خود ایک سے بڑھ کر ایک کھانے کھاتا تھا اور میرے سرتاج کو دال روٹی پر ٹرخا دیتا تھا’’...... عمران نے کہا۔

"میں سلیمان سے نہیں عمران سے ملنے آئی ہوں۔ دروازہ کھولو تم"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میرے سرتاج کا حکم ہے کہ جب تک وہ جاگ نہ جائیں میں کسی کے لئے دروازہ نہ کھولوں چاہے وہ ان کی اماں بی یا ڈیڈی ہی کیوں نہ ہوں"...... عمران نے کہا۔

"رہنے دیں عمران صاحب۔ آپ آواز بدل کر دوسروں کو احمق بنا سکتے ہیں ہمیں نہیں"...... باہر سے صفدر کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ عمران آواز بدل کر بول رہا ہے"...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں مس جولیا۔ آپ بھی بے حد بھولی ہیں۔ عمران صاحب کو آپ بخوبی جانتی ہیں۔ وہ آوازیں بدلنے کے ماہر ہیں۔ انہوں نے یقینی طور پر ہمیں ڈور آئی سے دیکھ لیا ہے اور وہ آپ کو چڑانے کے لئے جان بوجھ کر عورتوں کی طرح بول رہے ہیں"...... صالحہ کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کیوں عمران۔ صفدر اور صالحہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کیا"...... جولیا نے دروازے پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"کون صفدر، کون صالحہ۔ میرے سرتاج کے رشتہ داروں میں تو دور تک ایسے ناموں والے کوئی نہیں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اپنا یہ ڈرامہ بند کرو سمجھے تم۔ فوراً دروازہ کھولو ورنہ میں یہ

دروازہ توڑ دوں گی"...... جولیا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہائے میرے اللہ۔ تم کیسے دروازہ توڑ سکتی ہو۔ آواز سے تو تم مجھے کمزور اور معصوم سی لڑکی معلوم ہو رہی ہو۔ کمزور اور معصوم لڑکی غیر مرد کے فلیٹ کا دروازہ بھلا کیسے توڑ سکتی ہے"...... عمران نے اٹھلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ایک بار تم دروازہ کھولو پھر میں تمہیں بتاتی ہوں کہ میں کس قدر معصوم اور کمزور ہوں"...... جولیا نے غرا کر کہا۔

"اچھا۔ رکو میں اپنے سرتاج سے پوچھ لوں۔ کہیں تم اس کی پہلی بیوی تو نہیں ہو۔ اگر انہوں نے اجازت دے دی تو میں دروازہ کھول دوں گی اپنی سوتن کے لئے ورنہ......" عمران نے کہا۔

"یہ نہیں چاہتا کہ ہم اندر آئیں۔ اسی لئے یہ دروازہ نہیں کھول رہا ہے۔ میں نے تو آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ عمران کے پاس آنا حماقت کے سوا کچھ نہیں"...... تنویر کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"یہ جو بول رہا ہے یہ میرے سرتاج کا بڑا سالا ہے یا چھوٹا"۔ عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ دروازہ کھولو ورنہ اس بار میں واقعی دروازہ توڑ دوں گا"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لگتا ہے باہر غنڈے اور بدمعاش ٹائپ کے افراد موجود ہیں۔ اگر میں نے دروازہ کھولا تو سب کے سب مجھ پر جھپٹ پڑیں گے اور مجھے اغوا کر کے کسی ویرانے میں لے جائیں گے اور وہاں

جاتے ہی مجھے ہلاک کر دیں گے۔ نہ بابا نہ۔ اب تو میں بالکل بھی دروازہ نہیں کھولوں گی۔ اگر تم دروازہ توڑ دو گے تو میں بھاگ کر دوسرے پھر تیسرے اور پھر چوتھے کمرے میں گھس جاؤں گی۔ تم دروازے توڑتے رہنا اور میں تم سب سے بچنے کے لئے بھاگتی رہوں گی''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ہونہہ۔ چلو یہاں سے۔ اس سے واقعی بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ مس جولیا۔ میں بات کرتا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''جلدی کرو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ ہم آپ سے ایک بے حد اہم اور ضروری بات کرنے کے لئے آئے ہیں۔ پلیز دروازہ کھولیں ہم آپ کا زیادہ وقت نہیں لیں گے''...... صفدر نے دروازے کے نزدیک آ کر کہا۔

''میرے پاس وقت ہی نہیں ہے کم یا زیادہ کی کیا بات ہے''۔ عمران نے جیسے بے خیالی میں اپنی اصلی آواز میں کہا اور پھر اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں فوراً منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ اس کی بات سن کر باہر صفدر، کیپٹن شکیل، صالحہ اور صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے ہنسنے کی آوازیں سنائی دیں۔

''مم مم۔ میرا مطلب ہے میں کوئی ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں جو

تم جیسے اٹھائی گیروں کو وقت دیتی رہوں''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بس رہنے دیں۔ اب آپ کا پول کھل گیا ہے عمران صاحب۔ پلیز اب دروازہ کھول دیں''...... صدیقی کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ایک شرط پر دروازہ کھولوں گا''...... عمران نے اصلی آواز میں کہا۔

''کیسی شرط۔ بولو۔ اب تم ہم سے شرطیں منواؤ گے۔ نانسنس۔ کیا ہم یہاں اسی لئے آئے ہیں''...... جولیا کی بھڑکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ارے ارے''...... عمران نے بوکھلا کر کہا اور لاک ہٹا کر فوراً دروازہ کھول دیا۔ جولیا اس کے سامنے کھڑی تھی اور اس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ باہر واقعی فور سٹارز سمیت سیکرٹ سروس کے سارے ممبر موجود تھے۔

''اب کیوں کھولا ہے دروازہ۔ بولو اور کہاں گئی اب لڑکی کی آواز۔ تم ہمیں احمق بنانے کی کوشش کر رہے تھے''...... جولیا نے اسے غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ وہ''...... عمران نے اخبار اٹھاتے ہوئے ہکلا کر کہا۔

''ہٹو پیچھے۔ اب اندر آنے دو گے یا میں واقعی یہاں سے چلی جاؤں''...... جولیا نے اسے غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''دلہنیں ایک بار پیا گھر آ جائیں اور وہ بھی اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ تو واپس جانے کی باتیں نہیں کرتیں''...... عمران نے اسے راستہ دیتے ہوئے کہا تو جولیا فوراً اندر آ گئی اور رکے بغیر آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس کی نظریں ادھر ادھر گھوم رہی تھیں جیسے وہ اس بات کی تسلی کرنا چاہتی ہو کہ واقعی عمران آواز بدل کر لڑکی کے انداز میں بول رہا تھا یا واقعی اس کے فلیٹ میں کوئی لڑکی موجود تھی۔ صفدر اور باقی سب جولیا کو اس طرح فلیٹ میں جاتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اندر آ گئے۔

''حیرت ہے۔ سلام نہ دعا سب کے سب اونٹوں کی طرح منہ اٹھائے اندر گھسے چلے آ رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اندر چلیں پھر ہم سب مل کر آپ کو ایک ساتھ سلام بھی کریں گے اور آپ کو دعائیں بھی دیں گے''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ کیسا سلام اور کیسی دعائیں''۔ عمران نے بوکھلا کر کہا۔

''آپ اندر تو چلیں''...... صفدر نے اسی انداز میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔ عمران چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے دروازہ بند کیا اور اسے لاک لگا کر بڑے مردہ قدموں سے چلتا ہوا ڈرائنگ روم کی طرف بڑھا جہاں وہ سب جا کر صوفوں اور کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

''ہم سب کو یہاں ایک ساتھ دیکھ کر تمہارے منہ پر بارہ کیوں بج رہے ہیں''...... جولیا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے ایک بار پھر غصے میں آتے ہوئے کہا۔

''صبح صبح میرے فلیٹ میں ایک ساتھ اتنے افراد آ جائیں اور گھر کا ملازم بھی ہمسایہ کی ملازمہ کو لے کر بھاگ چکا ہو مع میری زندگی بھر کی کمائی چوری کر کے تو پھر مجھ جیسے انسان کے چہرے پر بارہ نہیں تو کیا اٹھارہ بجیں گے''...... عمران نے روہانسی آواز میں کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا سلیمان بھاگ گیا ہے''...... خاور نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ وہ بھی ہمسائے کی ساٹھ سالہ ملازمہ کے ساتھ جس کے پہلے سے ہی آٹھ بچے ہیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہم سلیمان کو بخوبی جانتے ہیں۔ وہ اس ٹائپ کا انسان نہیں ہے کہ آٹھ بچوں والی عورت کو لے کر کہیں بھاگ جائے''...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''وہ نہیں۔ آٹھ بچوں کی ماں اسے لے کر بھاگی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اور سلیمان آٹھ بچوں کی ماں کے ساتھ آپ کی ساری جمع پونجی بھی لے گیا ہے''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور نہیں تو کیا۔ میں اپنی شادی کے لئے ایک ایک پیسہ جمع کر رہا تھا اور میں نے ساری جمع پونجی گھر کے کاٹھ کباڑ اور خفیہ جگہوں میں چھپا رکھی تھی لیکن نجانے اس کمبخت کو ان جگہوں کا کیسے پتہ چل گیا۔ چند روپے بھی نہیں چھوڑے ہیں کہ میں صبح صبح کہیں جا کر ایک کپ چائے بھی پی سکوں''...... عمران نے کہا۔

''اچھا۔ کتنی جمع پونجی تھی آپ کی''...... صالحہ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''بچپن سے لے کر اب تک نو سو ننانوے روپے ساٹھ پیسے جمع ہوئے تھے۔ بس چالیس پیسوں کی کمی تھی۔ دو چار دنوں میں، میں سلیمان سے بھیک منگوا کر وہ بھی اکٹھے کروا لیتا تو پورے ایک ہزار روپے ہو جاتے''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''بچپن سے اب تک آپ نے صرف اتنی ہی رقم اکٹھی کی تھی اور وہ بھی شادی کرنے کے لئے''...... نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے کون سی دھوم دھام سے شادی کرنی تھی۔ ایک ہزار بھی بہت تھے میرے لئے۔ اس سے میں نے چھوہارے ہی منگوانے تھے۔ نکاح پڑھانے کے فرائض صفدر سعید نے ادا کرنے تھے۔ باقی تم سب باراتی بن جاتے اور جہاں میری دلہن کا بھائی ہو وہاں مجھے کسی چیز کی کیا کمی ہو سکتی ہے۔ جہیز میں یہ مجھے اور کچھ نہیں تو دس بیس کروڑ اور کوٹھی کے ساتھ دو چار زیرو میٹر گاڑیاں بھی

دے دیتا جن میں سے ایک آدھ کار بیچ کر میں تم سب کو اپنا ولیمہ کھلا دیتا۔ کیوں جولیا''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔ جبکہ تنویر اسے غصیلی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے جولیا اور باقی سب کے سامنے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ عمران پر ٹوٹ پڑے۔

''اچھا فضول باتیں چھوڑو اور یہاں آ کر بیٹھو۔ ہم تم سے ایک ضروری بات کرنے آئے ہیں''...... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''شادی سے بڑھ کر ضروری بات اور کون سی ہو سکتی ہے۔ اگر تمہارا بھائی تم سے ایسے ہی جان چھڑانا چاہتا ہے تو کوئی بات نہیں۔ میں ایسے بھی گزارا کر لوں گا''...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... جولیا نے اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ان سب کو شاید پتہ چل گیا ہو گا کہ سلیمان مجھے لوٹ کر جا چکا ہے اور شادی کرنے کے لئے میرے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے اس لئے یہ سب باراتی بن کر تمہیں یہاں چھوڑنے کے لئے چلے آئے ہیں۔ یہ سب باراتی بھی ہوں گے اور نکاح کے گواہ بھی''...... عمران نے کہا تو وہ سب پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔

''تمہیں تو خواب میں بھی ہر طرف چھچھڑے دکھائی دیتے ہیں''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں میاؤں میاؤں ہوں جو مجھے خواب میں بھی چھچھڑے نظر آتے ہیں۔ دیکھ لو جولیا تمہارا بھائی مجھے کس جانور سے منسوب کر رہا ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا، تنویر کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھنے لگی۔

''سوچ سمجھ کر اور تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کیا کرو سمجھے تم''...... جولیا نے تنویر کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''نہیں نہیں۔ اب کیوں ہونٹ بھینچ رہے ہو۔ اب بھی کہو کہ میں......'' عمران نے اسے جان بوجھ کر چڑانے والے لہجے میں کہا۔

''بکو مت۔ اور چپ چاپ بیٹھ جاؤ''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور بڑی شرافت کے ساتھ جولیا کے سامنے بیٹھ گیا جیسے وہ واقعی جورو کا غلام ہو۔ اسے اس انداز میں بیٹھے دیکھ کر وہ سب ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔

''اس سے پہلے کہ تم کچھ کہو میں ایک بات کروں''...... عمران نے کہا۔

''بولو۔ کیا کہنا ہے تمہیں۔ اگر تم نے اب کوئی احمقانہ بات کی تو میں یہاں سے سچ مچ اٹھ کر چلی جاؤں گی''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھور کر کہا۔

''ارے نہیں۔ تم سب کے ساتھ آئی ہو وہ بھی میری وہ بن کر

میں تمہیں ایسے ہی تھوڑی جانے دوں گا''...... عمران نے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

''کہنا کیا ہے وہ بولو''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''وہ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ اگر ان باراتیوں میں سے کسی کو چائے بنانی آتی ہے تو وہ کچن میں چلا جائے یا چلی جائے اور میرے لئے ایک کپ چائے ہی بنا کر لا دے۔ صبح سے بیڈ ٹی نہیں پی ہے نا اس لئے نہ آنکھیں کھل رہی ہیں اور نہ ہی دماغ کام کر رہا ہے''...... عمران نے بڑی معصومیت سے کہا تو وہ سب ایک مرتبہ پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔

''میں بنا کر لاتی ہوں''......صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ کچن میں اتنی چینی، دودھ اور پتی نہیں ہے۔ بمشکل میرے لئے ہی ایک کپ بنے گا''...... عمران نے کہا تو صالحہ مسکراتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی۔

''مارے گئے۔ اگر اس نے کچن میں سب کے لئے چائے بنائی تو ساری چینی پتی اور دودھ ختم ہو جائے گا پھر میں واپسی پر سلیمان کو کیا جواب دوں گا''۔ عمران نے روہانسے لہجے میں کہا۔

''عمران پلیز سنجیدہ ہو جاؤ''...... جولیا نے کہا۔

''میں تو سنجیدہ ہو جاؤں گا لیکن یہ پلیز کون ہے جسے تم میرے ساتھ سنجیدہ ہونے کا کہہ رہی ہو''...... عمران نے ارد گرد بیٹھے ہوئے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم نے کبھی بلیو ڈائمنڈ کا نام سنا ہے“...... جولیا نے عمران کو حماقت کے جامے سے نہ نکلتے دیکھ کر انتہائی سنجیدگی سے پوچھا۔

”ہاں سنا ہے“...... عمران نے کہا۔

”کہاں سنا ہے تم نے اس کا نام“...... جولیا نے کہا۔

”ابھی ابھی تم نے ہی تو بتایا ہے“...... عمران نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

”لگتا ہے ابھی تک عمران صاحب نے آج کا اخبار نہیں دیکھا ہے“...... صفدر نے جولیا کو منہ بناتے دیکھ کر کہا۔

”کیوں۔ کیا اخبار والے نے آج اخبار کے ساتھ ہر گھر میں ایک ایک بلیو ڈائمنڈ بھی پھینکا ہے“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”اخبار میں بلیو ڈائمنڈ کے حوالے سے ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ صفدر اس کی بات کر رہا ہے“...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

”لگتا ہے بلیو ڈائمنڈ کسی خاتون کا نام ہے اور اس نے اخبار میں اپنے رشتے کا اشتہار چھپوایا ہوگا“...... عمران نے اپنی دانست میں دور کی کوڑی لاتے ہوئے کہا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بے اختیار اپنا سر پکڑ لیا۔

”اگر آپ کو بلیو ڈائمنڈ کا علم نہیں تو پھر آپ لیڈی گھوسٹ کے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتے ہوں گے“...... صدیقی نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

”لیڈی گھوسٹ۔ کیا مطلب۔ کیا بھوتوں کی بھی محبوبائیں ہوتی

ہیں جو خود کو لیڈی گھوسٹ کہتی ہیں“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس کے سر پر حماقتوں کا بھوت سوار ہے۔ یہ ہماری کوئی بات نہیں سنے گا۔ میں تو کہتا ہوں کہ اسے چھوڑیں اور ڈائریکٹ چیف سے بات کریں۔ اگر چیف نے ہمیں اجازت دے دی تو ہم لیڈی گھوسٹ کو بھی ڈھونڈ لیں گے اور اس سے بلیو ڈائمنڈ بھی حاصل کر لیں گے“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ بھتنی ہے کون اور تم سب کس بلیو ڈائمنڈ کی بات کر رہے ہو“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑا ہوا اخبار اٹھایا اور اسے کھول کر مخصوص خبر کی نشاندہی کرتے ہوئے اخبار عمران کی جانب بڑھا دیا۔ اخبار عمران نے ہی لا کر وہاں رکھا تھا۔

”آپ یہ پڑھ لیں تب آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ہم کس بھتنی اور کس بلیو ڈائمنڈ کی بات کر رہے ہیں“...... صفدر نے کہا تو عمران نے اس سے اخبار لیا اور پھر وہ اخبار کی وہ خبر دیکھنے لگا جس کی نشاندہی صفدر نے کی تھی۔

خبر کی ہیڈ لائن پڑھ کر عمران چونک پڑا۔ ہیڈ لائن تھی کہ لیڈی گھوسٹ کا ایک اور کامیاب چیلنج۔ نیچے خبر کچھ اس طرح تھی کہ چند روز قبل لیڈی گھوسٹ نے اعلان کیا تھا کہ وہ دارالحکومت کے سب سے بڑی نیشنل میوزیم میں موجود دنیا کا سب سے قدیم اور قیمتی ہیرا

جو بلیو ڈائمنڈ تھا کو چوری کرے گی۔ اس کا اعلان سن کر دارالحکومت میں ہلچل سی مچ گئی تھی اور نیشنل میوزیم کی انتظامیہ نے بلیو ڈائمنڈ کو لیڈی گھوسٹ سے بچانے کے لئے حکومت سے مدد مانگ لی تھی۔
حکومت نے میوزیم انتظامیہ کی درخواست پر نیشنل میوزیم کے لئے فول پروف سیکورٹی کا انتظام کیا تھا اور اگلے چند روز کے لئے عام پبلک کے لئے نیشنل میوزیم کو کلوز کر دیا گیا تھا لیکن گزشتہ رات نیشنل میوزیم میں ٹائٹ سیکورٹی اور ٹاپ سیکرٹ رکھا جانے والا بلیو ڈائمنڈ غائب ہو گیا تھا۔ بلیو ڈائمنڈ کو جس سیکرٹ بلاک اور سیکرٹ باکس میں رکھا گیا تھا وہ دونوں کھلے ہوئے تھے اور وہاں بلیو ڈائمنڈ کی جگہ ایک کارڈ پڑا ملا تھا جس پر ایک عورت کے سیاہ بھوت کی شکل بنی ہوئی تھی جس کے نیچے باقاعدہ لیڈی گھوسٹ لکھا ہوا تھا۔
جو اس بات کا ثبوت تھا کہ لیڈی گھوسٹ نے نیشنل میوزیم سے جس بلیو ڈائمنڈ کو چوری کرنے کا اعلان کیا تھا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکی ہے اور اس نے نیشنل میوزیم میں انتہائی حفاظتی انتظامات کے باوجود داخل ہو کر بلیو ڈائمنڈ چوری کر لیا ہے۔
خبر کے مطابق بلیو ڈائمنڈ کی چوری سے حکومت میں ہلچل سی مچ گئی ہے۔ اعلیٰ سیکورٹی ادارے لیڈی گھوسٹ اور بلیو ڈائمنڈ کی تلاش میں مسلسل بھاگ دوڑ کر رہے ہیں لیکن ابھی تک نہ انہیں بلیو ڈائمنڈ مل سکا ہے اور نہ ہی وہ لیڈی گھوسٹ کو تلاش کر سکے ہیں۔
ساری خبر پڑھ کر عمران نے ایک طویل سانس لی اور اخبار میز پر

رکھ دیا۔
”آیا کچھ سمجھ میں“...... جولیا نے عمران کو اخبار رکھتے دیکھ کر اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔
”صرف یہی سمجھ میں آیا ہے کہ کوئی لیڈی گھوسٹ ہے جس نے چند دن پہلے اعلان کیا تھا کہ وہ نیشنل میوزیم سے بلیو ڈائمنڈ چوری کر لے گی۔ اس نے حکومتی اداروں کو چیلنج کیا تھا کہ اگر وہ اس سے بلیو ڈائمنڈ کو بچانا چاہتے ہیں تو وہ نیشنل میوزیم میں جس قدر چاہیں حفاظتی انتظام کر سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ نہ صرف نیشنل میوزیم میں پہنچ جائے گی بلکہ وہاں سے بلیو ڈائمنڈ بھی چوری کر لے جائے گی اور وہ اپنا چیلنج پورا کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اب یہ لیڈی گھوسٹ کون ہے اور ایک بلیو ڈائمنڈ کے لئے حکومت اس قدر بوکھلاہٹ کا شکار کیوں ہو رہی ہے اس بات کا سمجھنا باقی ہے۔ اگر تمہیں معلوم ہے تو تم بتا دو“...... عمران نے کہا۔
”کیا آپ نے پچھلے چند ہفتوں کے اخبارات کا مطالعہ نہیں کیا تھا“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
”نہیں۔ میں رات کو ہی لوٹا ہوں۔ میں چیف کے حکم پر سر سلطان کے ساتھ ایکریمیا میں ایک عالمی کانفرنس میں شرکت کے لئے گیا ہوا تھا اور وہاں سے دو ہفتوں کے بعد ہی لوٹا ہوں۔ ظاہر ہے ایکریمیا میں ہونے کی وجہ سے میں یہاں شائع ہونے والے اخبارات کا مطالعہ کیسے کر سکتا تھا“...... عمران نے کہا۔ اس بار اس

کے لہجے میں قدرے سنجیدگی کا عنصر تھا۔ اسی لمحے صالحہ ٹرے اٹھائے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔ ٹرے میں چائے کے کپ تھے۔ اس نے آگے بڑھ کر ان سب کے سامنے چائے کا ایک ایک کپ رکھنا شروع کر دیا۔

''اتنے کپ۔ اگر یہ سب تمہارے ساتھ نہ آتے تو میں ایک ایک کر کے ان سے کئی دن بیڈ ٹی پی سکتا تھا''...... عمران نے کراہ کر کہا۔

''تم پھر پٹڑی سے اتر رہے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''میں پٹڑی پر چڑھا ہی کہاں تھا''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنسنے لگے۔

''پچھلے دو ہفتوں سے پاکیشیا میں آفت کی ایک پرکالہ جو خود کو لیڈی گھوسٹ کہتی ہے نے تہلکہ مچا رکھا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ وہ دنیا کی ماہر ترین تھیف ہے۔ دنیا کی کسی بھی چیز کو چوری کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ جس چیز کو وہ چوری کرنا چاہے اسے اگر پاتال میں بھی چھپا دیا جائے تو وہ آسانی سے اس تک پہنچ سکتی ہے اور اسے وہاں سے نکال کر لا سکتی ہے۔ اس نے دو ہفتے قبل پاکیشیا کے تمام اخبارات میں اپنے حوالے سے ایک خبر شائع کرائی تھی۔ اس کے بعد اس نے واقعی جو کہا وہ سچ کر دکھایا تھا۔ اس کی پہلی شائع ہونے والی خبر کیا تھی اور اس نے کیا کیا کیا تھا اس کے بارے میں، میں ان تمام اخبارات کی کٹنگ اپنے ساتھ لے آیا

ہوں۔ آپ ساری کٹنگز دیکھ لیں تب آپ کو خود علم ہو جائے گا کہ لیڈی گھوسٹ کون ہے''...... صفدر نے کہا اور اس نے اپنے کوٹ کے اندر بغل میں دبی ہوئی ایک فائل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ فائل خاصی پھولی ہوئی تھی۔

''اس میں تمام مقامی اخبارات کی کٹنگز موجود ہیں جنہیں میں نے ترتیب سے لگا دیا ہے۔ آپ اطمینان سے انہیں دیکھ لیں پھر ہم اس پر ڈسکس کریں گے''...... صفدر نے کہا۔ عمران نے اس سے فائل لی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ فائل میں مقامی اخبارات کی متعدد کٹنگز تھیں جنہیں صفدر نے کلپڈ کر رکھا تھا۔

''یہ تو خاصا مواد ہے۔ اسے پڑھتے پڑھتے تو کافی وقت لگ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ آپ کو یہ سب پڑھنے میں ایک گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں لگے گا اگر آپ پڑھنا چاہیں تو''...... صفدر نے مسکرا کر کہا۔

''تو کیا ایک گھنٹے تک تم سب یہیں میرے سر پر بیٹھے رہو گے''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''ہاں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ لیڈی گھوسٹ کے حوالے سے ہمیں تم سے کچھ اور بھی باتیں کرنی ہیں لیکن یہ سب باتیں تب ہوں گی جب تم لیڈی گھوسٹ کے اب تک سر انجام دیئے ہوئے تمام کارناموں کے بارے میں نہیں جان لیتے''...... جولیا نے سنجیدگی سے کہا۔

"اگر یہ میری ہونے والی کا حکم ہے تو میں بھلا کون ہوتا ہوں
اس کا حکم ٹالنے والا"...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس
پڑے اور پھر وہ سب چائے کے سپ لینے لگے جبکہ عمران فائل
کھول کر اس میں اخبارات کی کٹنگز دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔
پہلی کٹنگ میں لیڈی گھوسٹ کی طرف سے ایک چھوٹا سا اشتہار
شائع ہوا تھا جس میں ایک لڑکی کی تصویر بھی تھی۔ تصویر میں لڑکی
نے مشہور انگریزی فلم بیٹ مین کے طرز کا لباس پہن رکھا تھا جو
چمڑے کا بنا ہوا اور انتہائی چمک دار تھا۔ اس لباس کے ساتھ ایک
ٹوپی بھی منسلک تھی جو لڑکی کے چہرے تک جھکی ہوئی تھی اور ٹوپی پر
دو سینگ بھی بنے ہوئے تھے۔ لڑکی نے اپنا چہرہ بھی سیاہ نقاب میں
چھپا رکھا تھا۔ صرف اس کی آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں جو نیلے
رنگ کی تھیں۔ لڑکی دونوں پہلوؤں پر ہاتھ رکھے اور اونچی ہیل والی
سینڈل پہنے بڑے سٹائل میں کھڑی تھی۔ اس کے پہلوؤں میں
ہولسٹر لگے ہوئے تھے جن میں بھاری ریوالوروں کے دستے جھانک
رہے تھے۔ اسی طرح اس کی ٹانگوں پر چمڑے کی پیٹیوں میں دو
بڑے خنجر بھی اڑسے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران چند لمحے
غور سے اس لڑکی کو دیکھتا رہا پھر اس نے تصویر کے نیچے لگا اشتہار
پڑھنا شروع کر دیا جسے صفدر نے ایک سادہ کاغذ پر چپکا رکھا تھا۔
اشتہار کی ہیڈنگ لیڈی گھوسٹ تھی نیچے لکھا تھا کہ میں لیڈی
گھوسٹ ہوں اور میرا کام چوری کرنا ہے۔ میں زمین کی گہرائیوں

میں چھپائی گئی چیزوں کو بھی آسانی سے تلاش کر سکتی ہوں اور اسے
وہاں سے نکال کر بھی لا سکتی ہوں اور میں پاکیشیا میں عوام کی مدد
کرنے کے لئے آئی ہوں۔ کسی بھی پاکیشیائی کو اپنے کسی دشمن یا
اپنے دوست کی کوئی چیز پسند ہو اور وہ اسے چوری کرانا چاہے تو
میں اس کے لئے اپنی خدمات پیش کرتی ہوں۔ وہ چیز قیمتی ہو یا
بے وقعت، اس چیز کو اگر خفیہ سے خفیہ جگہ یا ہارڈ سٹرانگ روم میں
بھی رکھا گیا ہو گا تو میں اسے آسانی سے چوری کر لوں گی۔ چوری
کرنے کے لئے میرا مختصر سا معاوضہ ہو گا جسے ہر آدمی آسانی سے
ادا کر سکتا ہے۔ میں معمولی سے معاوضے کے عیوض بڑی سے بڑی
اور قیمتی سے قیمتی چیز چوری کر سکتی ہوں۔ عوام الناس کو اپنے وجود کا
یقین دلانے اور ان کے اعتماد کے لئے میں آج رات ایک خصوصی
چوری کروں گی۔ میری پہلی چوری پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہو گی۔
پریذیڈنٹ آف پاکیشیا کے پاس ایک ایسا قلم ہے جو سونے کا بنا ہوا
ہے اور جس کی ٹپ ہیرے کی ہے۔ یہ قلم پریذیڈنٹ صاحب کو
حال ہی میں عرب ایمرٹس کے شاہ نے تحفے میں دیا تھا جس کی
پچھلے دنوں میڈیا میں خبریں عام تھیں۔ پریذیڈنٹ آف پاکیشیا اس
قلم کو ہر وقت اپنے پاس رکھتے ہیں۔ میں پریذیڈنٹ آف پاکیشیا
اور پاکیشیا کی تمام فورسز کو چیلنج کرتی ہوں کہ پریذیڈنٹ آف پاکیشیا
اپنا سونے کا قلم کہیں بھی چھپا کر رکھ لیں اور اس کی حفاظت کا جو
چاہیں انتظام کر لیں لیکن ان کا یہ قلم رات بارہ بجے تک ان کے

پاس رہے گا اور جیسے ہی رات کے بارہ بجیں گے وہ قلم ان کے پاس سے غائب ہو جائے گا۔

یہ خبر پڑھ کر عمران حیران ہوا اور اس نے دوسرا صفحہ دیکھا جس میں اگلے دن کی نیوز کی کٹنگ تھی۔ خبر میں لیڈی گھوسٹ کی خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا گیا تھا جس میں لکھا تھا کہ لیڈی گھوسٹ نے کل پریذیڈنٹ آف پاکیشیا اور پاکیشیائی سیکورٹی اداروں کو جو چیلنج کیا تھا اس نے اپنا چیلنج پورا کرتے ہوئے تمام سیکورٹی اداروں کو ناک آوٹ کر دیا تھا اور ان کے بے پناہ حفاظتی انتظامات کے باوجود لیڈی گھوسٹ نہ صرف پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچنے میں کامیاب ہو گئی تھی بلکہ اس نے پریذیڈنٹ کو عرب ایمرٹس سے گفٹ میں ملا ہوا سونے کا قلم بھی چوری کر لیا تھا جسے پریذیڈنٹ آف پاکیشیا نے انتہائی حفاظت کے ساتھ اور اپنی نگرانی میں ایک انتہائی خفیہ جگہ چھپا دیا تھا۔ بارہ بجنے کے بعد جب پریذیڈنٹ صاحب نے اس خفیہ جگہ جا کر دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ پریشان ہوگئے کہ قلم وہاں سے غائب تھا۔ اس قلم کو پریذیڈنٹ صاحب نے خود چھپایا تھا اور اس قلم کا اس طرح غائب ہو جانا خود ان کے لئے بھی انتہائی حیران کن اور ناقابلِ یقین تھا۔

اسی صفحے پر ایک اور کٹنگ لگی تھی جس میں لیڈی گھوسٹ نے بتایا تھا کہ اس نے پریذیڈنٹ آف پاکیشیا کے سونے کے قلم کے لئے کل جو چیلنج کیا تھا وہ اس نے پورا کر دیا ہے۔ ایک تصویر میں

بیٹ مین جیسے لباس میں ملبوس لیڈی گھوسٹ کے ہاتھ میں سونے کا وہ قلم بھی دکھایا گیا تھا جو پریذیڈنٹ آف پاکیشیا کے پاس موجود تھا۔ اسی صفحے پر ایک اور خبر تھی جو لیڈی گھوسٹ کے حوالے سے ہی تھی۔ اس خبر میں لیڈی گھوسٹ نے اپنی دوسری واردات کے بارے میں اعلان کیا تھا کہ آج رات بارہ بجے وہ پرائم منسٹر ہاؤس میں نقب لگائے گی اور پرائم منسٹر ہاؤس سے وہ ڈائمنڈ کا سگار باکس چوری کرے گی۔ یہ سگار باکس بھی پرائم منسٹر ہاؤس کے لئے کسی عرب شہزادے نے دیا تھا جو عرصہ دراز سے پرائم منسٹر ہاؤس کی زینت بنا ہوا تھا۔ اگلے صفحے میں لیڈی گھوسٹ نے اپنا دوسرا چیلنج بھی بغیر کسی پریشانی کے پورا کر دیا تھا۔ انتہائی حفاظت میں اور انتہائی خفیہ جگہ رکھا جانے والا ہیروں کا بنا ہوا سگار باکس بھی انتہائی حیرت انگیز طور پر چوری کر لیا گیا تھا۔ اسی طرح اگلی کٹنگز میں بھی لیڈی گھوسٹ کے حوالے سے بہت سی خبریں تھیں۔ ان خبروں میں لیڈی گھوسٹ نے انٹرنیٹ پر لیڈی گھوسٹ کے نام پر ایک ویب سائٹ بنا رکھی تھی۔ لیڈی گھوسٹ کا کہنا تھا کہ جسے بھی اس کی مدد کی ضرورت ہو وہ اس ویب سائٹ کے ذریعے اس سے رابطہ کر سکتا ہے اور اس سلسلے میں بہت سے لوگوں نے لیڈی گھوسٹ کو آزمایا بھی تھا اور اس سے چوریاں بھی کروائی تھیں۔ لیڈی گھوسٹ کا ایک واضح پیغام یہ بھی تھا کہ وہ سوائے چوری کرنے کے اور کوئی کام نہیں کرتی۔ اس لئے اس کی خدمات حاصل کرنے کے لئے

وہی رابطہ کرے جو اس سے چوری کرانا چاہتا ہو چاہے وہ کوئی قیمتی چیز ہو یا کوئی بے معنی چیز۔

''حیرت ہے۔ یہ کس قسم کی چورنی ہے جو قیمتی چیزیں بھی چوری کرتی ہے اور بے معنی چیزیں بھی اور اسے جو چیز بھی چوری کرنی ہوتی ہے اس کا وہ باقاعدہ اعلان کرتی ہے اور پھر وہ اس چیز کو مقررہ وقت پر جا کر چوری بھی کر لیتی ہے''...... عمران نے ساری اخباری کٹنگز دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی تو اس چورنی کا خاصہ ہے۔ وہ حیرت انگیز طور پر کام کرتی ہے اور اس نے اب تک جو چیلنج کیا ہے اسے پورا کیا ہے۔ اخبارات میں لیڈی گھوسٹ اور اس کے چوری کے کارنامے بھرے ہوئے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''لیکن یہ ہے کون اور یہ سب کیوں کر رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''نام سے تو وہ کسی بھوت کی ہی رشتہ دار معلوم ہوتی ہے لیکن ہمارے خیال کے مطابق یہ چورنی عام چورنی نہیں ہے۔ چوری کی واردات کے لئے یہ خاص طریقے استعمال کرتی ہے اور وہ خاص طریقے سائنسی جادو ہی ہو سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''سائنسی جادو''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ وہ سائنسی تکنیک سے کسی بھی عمارت میں نقب لگاتی ہے اور سائنسی آلات سے اس خاص چیز کو ٹریس بھی کر لیتی ہے اور

پھر وہ سائنسی طریقے سے ہی ان چیزوں کو وہاں سے غائب کرتی ہے۔ اس کی مثال بلیو ڈائمنڈ سے دی جا سکتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کیسی مثال''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''بلیو ڈائمنڈ دارالحکومت کے سب سے بڑے اور پرانے عجائب گھر سے چوری کیا گیا ہے۔ اس ڈائمنڈ کے بارے میں چونکہ لیڈی گھوسٹ نے پہلے ہی چوری کرنے کا اعلان کر دیا تھا اس لئے اس عجائب گھر اور عجائب گھر میں موجود بلیو ڈائمنڈ کو خاص اہمیت دی جا رہی تھی۔ اس ڈائمنڈ کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بلیو ڈائمنڈ فرعون سوم رامسس کے تاج کا حصہ ہے جو مصر کے ایک قدیم مقبرے سے سوم رامسس کے تاج کے ساتھ دریافت ہوا تھا۔ اس مقبرے اور فرعون سوم کو دریافت کرنے کا سہرا چونکہ پاکیشیا کے ایک ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر شرجیل کے سر تھا اس لئے مصری حکومت نے پاکیشیائی ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر شرجیل کو اعزازی طور پر یہ ہیرا تحفے میں دے دیا تھا۔ چونکہ ڈاکٹر شرجیل محب وطن تھا اس لئے اس نے یہ ہیرا پاکیشیائی حکومت کے حوالے کر دیا تھا۔ ڈاکٹر شرجیل کی خواہش پر یہ ہیرا دارالحکومت کے بڑے عجائب گھر کو دے دیا گیا تھا جسے دیکھنے کے لئے پوری دنیا سے سیاح پاکیشیا آتے تھے۔

بلیو ڈائمنڈ کو عجائب گھر میں انتہائی حفاظت سے رکھا گیا تھا اور

اس ہیرے کی سیکورٹی کے لئے بھی بے حد انتظامات کئے گئے تھے۔ اس ہیرے کو ایک ہارڈ باکس میں عوام سے کافی فاصلے پر رکھا گیا تھا تاکہ کوئی ہیرے کے ہارڈ باکس کو بھی چھو نہ سکے۔ جب لیڈی گھوسٹ نے اس ہیرے کی چوری کا اعلان کیا تو عجائب گھر کی سیکورٹی میں مزید اضافہ کر دیا گیا اور ہیرے کے گرد حفاظتی انتظامات بھی انتہائی سخت کر دیئے گئے۔ لیڈی گھوسٹ نے ہیرا تین دن میں چوری کرنے کا کہا تھا اس لئے نیشنل میوزیم کو عام و خاص کے لئے مکمل طور پر بند کر دیا گیا لیکن کل رات انتہائی ٹائٹ سیکورٹی ہونے کے باوجود ہارڈ باکس سے ہیرا غائب تھا۔ ہارڈ باکس سے ہیرا نکالنے کے لئے صرف ہارڈ باکس کو ریز کٹر سے کاٹا گیا تھا جبکہ وہاں کئے گئے کسی بھی حفاظتی سسٹم کو چھیڑا تک نہیں گیا تھا۔
عام خیال یہ کیا جاتا ہے کہ لیڈی گھوسٹ یا تو کوئی جادوگرنی ہے یا پھر اس کا تعلق واقعی بھوت پریت کی دنیا سے ہے۔ جس کے لئے حفاظتی سسٹم کوئی معنی نہیں رکھتے تھے۔ وہ غیبی حالت میں آتی ہے اور اپنی مطلوبہ چیز لے کر نکل جاتی ہے۔ اس کا تاثر اس بات سے زیادہ پڑ رہا ہے کہ اب تک جو کچھ بھی لیڈی گھوسٹ نے چوری کیا ہے ان کی حفاظت اور ان چیزوں پر نظر رکھنے کے لئے ہر طرف کیمرے بھی لگائے گئے تھے لیکن ان کیمروں میں بھی لیڈی گھوسٹ کی کوئی تصویر نہیں آئی ہے۔ کیمروں میں نظر آنے والی مطلوبہ چیز اچانک غائب ہو جاتی تھی جیسے کسی نے جادو کے زور سے اسے

غائب کیا ہو''...... جولیا نے کہا۔
''تب تو واقعی یہ کام کوئی بھوت یا اس کی سہیلی ہی کر سکتی ہے جو خود کو لیڈی گھوسٹ کہتی ہے''...... عمران نے کہا۔
''بظاہر ایسا ہی لگتا ہے لیکن ہمارا خیال یہی ہے کہ لیڈی گھوسٹ جو بھی ہے یہ سب وہ سائنسی طریقے سے کرتی ہے۔ اب ان کاموں کے لئے وہ کون سے سائنسی آلات استعمال کرتی ہے اس کے بارے میں ہم کوئی اندازہ نہیں لگا سکے''...... صدیقی نے کہا۔
''کیا تم نے ان مقامات کا جائزہ لیا ہے جہاں جہاں لیڈی گھوسٹ نے چوری کی وارداتیں کی تھیں''...... عمران نے پوچھا۔
''نہیں۔ چونکہ یہ کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دائرے میں نہیں آتا اس لئے ہم نے میڈیا کوریج سے استفادہ حاصل کرنے کے اور کچھ نہیں کیا ہے''...... چوہان نے کہا۔
''کسی چور کے پیچھے بھاگنا واقعی سیکرٹ سروس کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا لیکن یہ کام فور سٹارز تو کر سکتے ہیں''...... عمران نے صدیقی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
''کر تو سکتے ہیں لیکن......'' صدیقی نے کہا اور کہتے کہتے رک گیا۔
''کر بھی سکتے ہو اور لیکن بھی۔ یہ لیکن کیوں''...... عمران نے حیرت سے کہا۔
''پچھلے دنوں فور سٹار سے ایک غلطی سرزد ہو گئی تھی جس کا چیف

کو علم ہو گیا تھا اور چیف نے ہماری اس غلطی کی وجہ سے فوری طور پر فور سٹارز ختم کر دی تھی“...... صدیقی نے کہا تو عمران جو صوفے سے کمر لگائے بیٹھا تھا صدیقی کی بات سن کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے صدیقی کی بات سن کر واقعی دھچکا لگا ہو۔

”چیف نے فور سٹارز تنظیم ختم کر دی ہے لیکن کیوں۔ کیا غلطی ہوئی تھی تم سے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں بتاتی ہوں“...... جولیا نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس سے پہلے کہ جولیا کچھ کہتی اسی لمحے اچانک عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی جو سامنے میز پر ہی رکھا ہوا تھا۔ فون کی گھنٹی کی آواز سن کر سب کی نظریں عمران کے سیل فون کی طرف اٹھ گئیں اور پھر جیسے ہی ان کی نظریں سکرین کے ڈسپلے پر پڑیں وہ سب چونک اٹھے۔ سکرین پر ایکسٹو کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

فون کی گھنٹی بجی تو ایک گنجے سر والے اور مضبوط جسم کے مالک ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا جس پر لگا ہوا ایک بلب بھی سپارک کر رہا تھا۔ ادھیڑ عمر کا چہرہ بے حد بڑا اور بلڈاگ جیسا تھا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں مگر ان میں بلا کی چمک تھی جو اس کی ذہانت کا غماز تھی۔

”یس۔ کرنل اسکاٹ چیف آف سوپر ایجنسی سپیکنگ“...... ادھیڑ عمر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”گرے بول رہا ہوں چیف“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

گرے۔ کیا مطلب۔ تم تو پاکیشیا میں موجود تھے۔ کب آئے پاکیشیا سے اور مجھے آنے کی اطلاع کیوں نہیں دی تم نے“۔ کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں غصے کا

عنصر بھی شامل تھا۔

''میں سب کچھ آپ کے پاس آ کر بتانا چاہتا ہوں چیف۔ آپ مجھے ہیڈ کوارٹر آنے کی اجازت دیں پلیز''...... گرے نے کہا۔

''کہاں ہو تم اس وقت''...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

''اپنے فلیٹ میں ہوں چیف۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بیس منٹ میں آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا''...... گرے نے کہا۔

''ٹھیک ہے آ جاؤ''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''تھینک یو چیف۔ میں بس پہنچ رہا ہوں''...... گرے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل اسکاٹ نے اوکے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''یہ نانسنس پاکیشیا سے کب آیا ہے اور اس نے آنے سے پہلے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی''...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے میز پر پڑا ہوا اپنا سیل فون اٹھایا اور اس پر نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کر کے اس نے کالنگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس چیف۔ کارٹر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کارٹر۔ کیا تم جانتے ہو کہ گرے پاکیشیا سے اسرائیل پہنچ گیا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''گرے پاکیشیا سے اسرائیل پہنچ گیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ابھی دو روز قبل تو میری اس سے بات ہوئی تھی اور وہ پاکیشیا میں ہی موجود تھا۔ پھر وہ اچانک اور اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ گیا''۔ کارٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی تو میں تم سے پوچھ رہا ہوں نانسنس۔ تم میرے نمبر ٹو ہو۔ کیا تمہیں آنے سے پہلے گرے نے اطلاع دی تھی''...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے پوچھا۔

''نو چیف۔ مجھے تو اس نے کوئی اطلاع نہیں دی تھی''...... کارٹر نے فوراً کہا۔

''ہونہہ۔ تو پھر وہ یہاں کیوں آیا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا۔

''میں کیا کہہ سکتا ہوں چیف۔ یہ تو گرے خود ہی بتا سکتا ہے کہ وہ واپس کیوں آیا ہے اور اس نے آنے سے پہلے مجھے یا آپ کو اطلاع کیوں نہیں دی تھی''...... کارٹر نے کہا۔

''وہ مجھ سے ملنے آ رہا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کیا کہتا ہے۔ اگر اس کی واپسی میں کوئی حماقت آمیز وجہ ہوئی تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے شوٹ کر دوں گا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی آپ کے پاس آ جاؤں۔ گرے کی اچانک اور غیر متوقع واپسی پر مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے''...... کارٹر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ بیس منٹ تک میرے پاس پہنچ رہا ہے تم بھی آ جاؤ"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ تھینک یو چیف۔ میں اس سے پہلے آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا"...... کارٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل اسکاٹ نے سیل فون کان سے ہٹا کر کال ڈسکنکٹ کر دی۔ چند لمحے وہ کچھ سوچتا رہا پھر اس نے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل کی طرف دیکھنا شروع کر دیا جس کا وہ پہلے سے مطالعہ کر رہا تھا۔ پندرہ منٹ کے بعد دروازے پر دستک کی آواز سن کر اس نے فائل سے سر اٹھایا۔

"یس"...... کرنل اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا تو اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان کا چہرہ دکھائی دیا جس نے گرے کلر کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا اور وہ کسی انگریزی فلم کا ہیرو دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا میں اندر آ سکتا ہوں"...... نوجوان نے جو کارٹر تھا بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کرنل اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور نوجوان پورا دروازہ کھول کر اندر آ گیا اور کرنل اسکاٹ کے سامنے بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو کارٹر تھینکس کہتا ہوا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"آیا نہیں ابھی گرے"...... کارٹر نے پوچھا۔

"ابھی پانچ منٹ باقی ہیں اس کے آنے میں"...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو کارٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کرنل اسکاٹ ایک بار پھر فائل پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ پانچ منٹ بعد پھر دروازے پر دستک ہوئی تو کرنل اسکاٹ نے سر اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل اسکاٹ نے اپنے مخصوص غراہٹ بھرے انداز میں کہا تو دروازہ کھلا اور وہاں ایک اور نوجوان کا چہرہ دکھائی دیا۔

"میں اندر آ سکتا ہوں جناب"...... نوجوان نے کہا۔

"آؤ"...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو نوجوان سر ہلاتا ہوا پورا دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔ اس نے بھی قیمتی لباس پہن رکھا تھا لیکن وہ عام سی شکل صورت کا مالک تھا البتہ اس کی پیشانی چوڑی اور آنکھیں روشن تھیں جو اس کی ذہانت کی غماز تھیں۔ اندر آ کر وہ کرنل اسکاٹ کے سامنے انتہائی مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ اس نے کرنل اسکاٹ اور کارٹر کو مؤدبانہ انداز میں سلام بھی کیا تھا۔

"بیٹھو"...... کرنل اسکاٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو نوجوان بھی تھینکس کہہ کر کارٹر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"گرے۔ تم اچانک اسرائیل کیسے پہنچ گئے۔ تمہیں تو چیف نے بطور فارن ایجنٹ پاکیشیا بھیجا تھا تاکہ وہاں رہ کر اپنی جگہ بنا سکو اور پاکیشیا سے اسرائیل کے لئے اہم معلومات حاصل کر سکو"...... کارٹر نے آنے والے نوجوان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے قدرے

غصیلے لہجے میں کہا۔
''یس سر''...... گرے نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
''یس سر کے بچے یہ بتاؤ کہ تم اتنی جلدی واپس کیوں آئے ہو اور تم نے واپس آنے سے پہلے ہمیں اطلاع کیوں نہیں دی''۔ کرنل اسکاٹ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔
''چیف۔ کچھ کہنے سے پہلے میں آپ کو کچھ دکھانا چاہتا ہوں''۔ گرے نے کہا۔ اس کا لہجہ اسی طرح انتہائی مؤدبانہ تھا۔
''کیا دکھانا چاہتے ہو تم مجھے''...... کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا تو گرے نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور سرخ رنگ کی ایک چھوٹی سی تھیلی نکال کر اٹھتے ہوئے کرنل اسکاٹ کی طرف بڑھا دی۔ تھیلی کے منہ پر سیاہ رنگ کی ڈوری لگی ہوئی تھی۔
''کیا ہے یہ''...... کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس سے تھیلی لے لی۔
''اسے کھول کر دیکھیں''...... گرے نے بے حد مطمئن لہجے میں کہا۔ کرنل اسکاٹ غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ گرے کے چہرے پر اسے غیر معمولی چمک دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ پاکیشیا میں بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے کر آیا ہو۔ چند لمحے کرنل اسکاٹ اس کی جانب غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے تھیلی کے منہ پر بندھی ہوئی ڈوری کھولی اور تھیلی کو نیچے سے پکڑ کر دوسرے ہاتھ پر اسے پلٹ دی۔ تھیلی سے نیلے رنگ کا ایک ہیرا نکل کر کرنل اسکاٹ کی

ہتھیلی پر آ گرا۔ ہیرا ماچس کی ایک ڈبیہ جتنا بڑا تھا۔ اس ہیرے سے نیلے رنگ کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں جس سے کمرے کی روشنی بھی نیلے رنگ کی ہو گئی تھی۔
''بلیو ڈائمنڈ۔ یہ تو بلیو ڈائمنڈ معلوم ہوتا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کارٹر بھی حیرت سے کرنل اسکاٹ کے ہاتھ میں نیلے ہیرے کی جانب دیکھ رہا تھا۔
''یس چیف۔ یہ بلیو ڈائمنڈ ہی ہے''...... گرے نے کہا۔
''ہونہہ۔ تم مجھے یہ ہیرا کیوں دکھا رہے ہو''...... کرنل اسکاٹ نے منہ بنا کر کہا۔
''یہ ہیرا دنیا کے ان چند قدیم اور نایاب ہیروں میں سے ہے چیف جس کی قیمت عالمی منڈیوں میں اربوں ڈالرز ہے''۔ گرے نے کہا۔
''کیا یہ تم پاکیشیا سے لائے ہو''...... کارٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
''یس سر۔ یہ ہیرا پاکیشیا کے سب سے بڑے نیشنل میوزیم میں رکھا گیا تھا اور اس ہیرے کے بارے میں کہا جا رہا تھا کہ یہ دنیا کا قدیم ترین ہیرا ہے جس کا تعلق مصر کے قدیم دور کے فرعون رامسس سوم سے ہے۔ یہ ہیرا رامسس سوم کے تاج پر لگا ہوا تھا اور اس تاج اور ہیرے کی تلاش میں پاکیشیا کے ایک ماہر آثار قدیمہ کا ہاتھ تھا اس لئے یہ ہیرا مصری حکومت نے اعزازی طور پر

اس ماہر آثار قدیمہ کو تحفے میں دے دیا تھا۔ جس نے ہیرا اپنے
پاس رکھنے کی بجائے پاکیشیا کے بڑے نیشنل میوزیم میں رکھوا دیا
تھا۔ چونکہ یہ ہیرا انتہائی قدیم اور تاریخی حیثیت کا حامل تھا اس لئے
اسے پوری دنیا کے عجائب گھر اپنے لئے حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن
پاکیشیا کسی بھی قیمت پر یہ ہیرا فروخت کرنے کے لئے رضا مند
نہیں ہو رہا تھا۔ اس ہیرے کو پاکیشیائی عجائب گھر سے کئی بار چوری
بھی کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن پاکیشیائی حکومت نے ہیرے کی
حفاظت کے لئے عجائب گھر میں خاطر خواہ انتظامات کر رکھے تھے
جس کی وجہ سے کوئی ہیرے کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا تھا۔
ہیرے کی اہمیت کا مجھے بھی اندازہ تھا اس لئے میں بھی اس ہیرے
کو دیکھنا چاہتا تھا۔ چونکہ آپ نے مجھے پاکیشیا بھیج دیا تھا۔ پاکیشیا
میں جاتے ہی میرا بریف کیس اور میرا سامان چوری ہو گیا تھا جس
میں میرا پاسپورٹ اور دوسرا سامان تھا اس لئے میں نے وقتی طور پر
ایکریمین سفارت خانے میں پناہ حاصل کر لی تھی اور کافی دنوں سے
وہیں تھا تاکہ میرے کاغذات مکمل ہو کر آئیں تو میں پاکیشیا میں
اپنی جگہ بنا کر اپنا کام شروع کر سکوں۔ چونکہ میرے پاس کرنے
کے لئے کوئی کام نہیں تھا اس لئے میں بلیو ڈائمنڈ دیکھنے کے لئے
ایک دن نیشنل میوزیم میں چلا گیا۔ بلیو ڈائمنڈ کو عجائب گھر کے ایک
الگ اور انتہائی حفاظتی مقام پر رکھا گیا تھا۔ میں نے اس ہیرے کو
دیکھا تو اسے دیکھتے ہی میرے دل میں بھی لالچ جاگ اٹھا کہ اس

قدر خوبصورت اور قیمتی ہیرا ہمارے پاس ہی ہونا چاہئے۔ میں دل
ہی دل میں اس ہیرے کو چوری کرنے کا پروگرام بنا رہا تھا لیکن
جب میں نے دیکھا کہ وہاں ہیرے کی حفاظت کے لئے انتہائی
سخت سیکورٹی انتظام کیا گیا ہے تو میں مایوس ہو گیا۔ اس سیکورٹی
حصار کی وجہ سے کسی بھی طرح یہ ممکن نہیں تھا کہ ہیرے کے قریب
بھی پہنچا جا سکے۔ اس لئے میں خاموش ہو گیا تھا۔

سفارت خانے میں مجھے اسرائیلی ایجنٹ ہونے کی وجہ سے
خاصی مراعات حاصل تھیں اور میں ایکریمین سفارت خانے میں
آزادی سے گھوم پھر سکتا تھا۔ ایک دن میں فرسٹ سیکرٹری کے
آفس سے ملحقہ کمرے میں بیٹھا تھا۔ جہاں سے مجھے فرسٹ سیکرٹری
کے ساتھ ایک آدمی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس آواز کو سن کر
مجھے ایسا لگا جیسے میں اس شخص کو جانتا ہوں۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا
تھا۔ میں نے جب اندر جھانکا تو وہ شخص مجھے دکھائی دے گیا جو
فرسٹ سیکرٹری سے بات کر رہا تھا۔ وہ شخص میک اپ میں تھا لیکن
میں نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ وہ ایڈورڈ تھا جس کا تعلق
ایکریمیا کی ایک سیکرٹ ایجنسی زیرو نائن سے تھا۔ میں ایک کیس
کے سلسلے میں ایڈورڈ کے ساتھ کام کر چکا تھا۔ اسے وہاں دیکھ کر
مجھے حیرت ہو رہی تھی لیکن وہ چونکہ ایکریمین سفارت خانے میں تھا
اس لئے میں نے اس پر زیادہ توجہ نہ دی۔ البتہ میں ان کی باتیں
دھیان سے سن رہا تھا پھر جب ایڈورڈ کے منہ سے میں نے بلیو

ڈائمنڈ کا نام سنا تو میں بے اختیار چونک پڑا اور میں فوراً اٹھ کر فرسٹ سیکرٹری کے آفس کے دروازے کی سائیڈ دیوار کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا تاکہ ان کی آوازیں بخوبی سن سکوں اور میں نے جب فرسٹ سیکرٹری اور ایڈورڈ کی ساری باتیں سنیں تو میں حیران رہ گیا''......گرے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا باتیں کر رہے تھے وہ''...... کرنل اسکاٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ایڈورڈ، فرسٹ سیکرٹری کو بتا رہا تھا کہ اس نے پاکیشیا کا ایک بے حد سیکرٹ اور اہم راز حاصل کر لیا تھا۔ اسے پاکیشیا کے راز کی ایک فائل ملی تھی جس کی اس نے اپنے پاس موجود ماسٹر گن جو کہ ایک لیزر کیمرے والے قلم جیسی تھی سے تصویریں بنا لی تھیں۔ لیزر کیمرے والا قلم جسے ماسٹر گن کہا جاتا ہے، کی یہ خاصیت ہے کہ اس میں ایک طاقتور کیمرہ لگا ہوتا ہے جس کی ساری میموری لیزر میں ہی سیف ہوتی رہتی ہے جسے ضرورت پڑنے پر کمپیوٹر پرنٹر سے آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور ماسٹر گن کی ایک اور خصوصیت ہے کہ اگر اس میں ایسا ڈیٹا ہو جو انتہائی سیکرٹ ہو اور اسے دشمنوں کے ہاتھ لگنے سے بچانا ہو تو ماسٹر گن سے لیزر کے ذریعے سارا ڈیٹا کسی بھی عام سی چیز میں آسانی سے منتقل کیا جا سکتا ہے۔ جیسے اگر ماسٹر گن میں تصویری ڈیٹا ہو یا اور کوئی دوسرا مواد اور ماسٹر گن کا دشمن کے ہاتھوں میں جانے کا خطرہ ہو تو پھر ماسٹر گن سے لیزر

کے ذریعے ہی اس سارے ڈیٹا کو کسی عام سے پتھر میں بھی محفوظ کیا جا سکتا ہے اور ضرورت پڑنے پر اس پتھر سے لیزر کے ذریعے ہی اس ڈیٹا کو اس خاص ماسٹر گن میں واپس بھی حاصل کیا جا سکتا تھا۔ ایڈورڈ کے پاس بھی ایسی ہی ماسٹر گن تھی۔ اس نے پاکیشیا کا جو راز حاصل کیا تھا وہ تصویری شکل میں اس کے پاس موجود ماسٹر گن میں تھا لیکن خفیہ تصاویر لیتے ہوئے وہ اچانک وہاں کی سیکورٹی کی نظروں میں آ گیا تھا۔ سیکورٹی نے اسے پکڑنے کی کوشش کی تھی لیکن ایڈورڈ وہاں سے بھاگ نکلا۔ سیکورٹی ایڈورڈ کے تعاقب میں تھی اس لئے وہ بھاگتا ہوا اس نیشنل میوزیم میں پہنچ گیا جہاں بلیو ڈائمنڈ موجود تھا۔ میوزیم میں زیادہ رش نہیں تھا اور ایڈورڈ جانتا تھا کہ اگر وہ جلد یہاں سے نہ نکلا تو سیکورٹی ادارے والے نیشنل میوزیم میں پہنچ کر اسے پکڑ لیں گے اور اس کے پاس موجود ماسٹر گن سے وہ تمام تصاویر آسانی سے ان کے سامنے آ جائیں گی جس سے اس کا غیر ملکی ایجنٹ ہونا ثابت ہو جائے گا۔ اس لئے احتیاط کے پیش نظر ایڈورڈ ماسٹر گن لے کر بلیو ڈائمنڈ کے قریب آ گیا اس نے انتہائی احتیاط سے ماسٹر گن سے لیزر ڈیٹا بلیو ڈائمنڈ میں منتقل کر دیا۔ چونکہ ماسٹر گن سے نکلنے والی لیزر دکھائی نہیں دیتی ہے اس لئے ایڈورڈ نے آسانی سے گن میں موجود سارا ڈیٹا بلیو ڈائمنڈ میں منتقل کر دیا تھا۔ اس نے ڈیٹا بلیو ڈائمنڈ میں منتقل کیا ہی تھا کہ پاکیشیا کی ایک ایجنسی اسے تلاش کرتی ہوئی نیشنل میوزیم پہنچ

گئی۔ ایجنسی کے افراد کو نیشنل میوزیم میں آتے دیکھ کر ایڈورڈ نے
ماسٹر گن زمین پر گرا کر اس پر پاؤں رکھ کر اسے توڑ دیا اور وہاں
سے ہٹ گیا۔ پاکیشیائی فورس نے اسے پکڑنا چاہا لیکن وہ انہیں
چکمہ دے کر نیشنل میوزیم سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اور
بھاگتا ہوا وہ ایکریمین سفارت خانے میں پہنچ گیا۔ جہاں وہ محفوظ
ہو گیا تھا۔ ایکریمین فرسٹ سیکرٹری، ایڈورڈ پر برہم ہو رہا تھا کہ اگر
اسے میوزیم سے بھاگ نکلنے کا موقع مل ہی گیا تھا تو اس نے ڈیٹا
بلیو ڈائمنڈ میں کیوں منتقل کیا تھا اور اگر اس نے ڈیٹا بلیو ڈائمنڈ میں
منتقل کر ہی دیا تھا تو اسے ماسٹر گن توڑنے کی کیا ضرورت تھی۔
جس پر ایڈورڈ کا کہنا تھا کہ نیشنل میوزیم میں جس طرح اچانک
پاکیشیائی فورس داخل ہوئی تھی اس وقت اسے اپنے بچاؤ کا کوئی
راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اگر وہ ثبوت کے ساتھ پکڑا جاتا تو
اس کے لئے مشکل ہو جاتی۔ فورس کو دیکھ کر اس نے ماسٹر گن توڑی
اور فورس سے بچنے کے لئے وہ عجائب گھر کے عقبی حصے کی طرف
چلا گیا جہاں ایک دیوار مرمت کے لئے توڑی گئی تھی۔ اس دیوار کو
ٹوٹا ہوا دیکھ کر اسے وہاں سے نکلنے کا موقع مل گیا تھا اور اسے بھی
اس بات کا افسوس ہو رہا تھا کہ اسے قلم نہیں توڑنا چاہئے تھا۔ وہ قلم
لے کر دوبارہ نیشنل میوزیم میں آتا اور ڈائمنڈ میں ٹرانسفر کئے ہوئے
ڈیٹا کو دوبارہ اس قلم میں ٹرانسفر کر کے آسانی سے لے جا سکتا تھا۔
ایڈورڈ اور فرسٹ سیکرٹری کی پریشانی اس بات کی تھی کہ ان کے

پاس ایسی دوسری ماسٹر گن نہیں تھی جس سے وہ بلیو ڈائمنڈ سے
تصویری ڈیٹا واپس نکال سکتے تھے اس کے لئے انہیں ایکریمیا سے
نئی ماسٹر گن منگوانی پڑے گی جس میں وقت لگ سکتا تھا‘‘...... گرے
نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

’’ہونہہ۔ تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ایکریمین ایجنٹ ایڈورڈ نے جو
پاکیشیائی راز تصویری شکل میں حاصل کیا تھا وہ اس بلیو ڈائمنڈ میں
ہے‘‘...... کرنل اسکاٹ نے گرے کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے
کہا۔

’’یس چیف۔ ابھی تک سارا ڈیٹا اسی ڈائمنڈ میں موجود ہے۔
اسی لئے تو میں اسے آپ کے پاس لایا ہوں‘‘...... گرے نے
جواب دیا۔

’’لیکن وہ راز ہے کیا۔ اس کے بارے میں تم کچھ جانتے ہو‘‘۔
کارٹر نے پوچھا۔

’’پاکیشیا میں ایک نیا اور جدید میزائل اسٹیشن تیار کیا جا رہا ہے
جہاں پاکیشیا نئے اور انتہائی تیز رفتار میزائل لانچ کرنے جا رہا ہے
اس میزائل اسٹیشن سے پاکیشیا، اسرائیل سمیت کئی مخالف ممالک کو
ٹارگٹ پر لے سکتا ہے۔ ان میزائلوں میں ایک ایسا میزائل بھی
شامل ہے جس سے خصوصی طور پر ایکریمیا کے ان بحری بیڑوں کو
بھی نشانہ بنایا جا سکتا ہے جو ایشیا کے خلیج میں موجود ہیں تاکہ اگر
ان بیڑوں سے پاکیشیا کے خلاف کوئی عملی کارروائی عمل میں لائی

جانے کا پروگرام بنایا جائے تو پاکیشیا نئے اور طاقتور میزائلوں سے
ان بیڑوں کو سمندر برد کر سکے اس بات کی خبر ایکریمین کو ہو گئی تھی
اس لئے ایکریمیا سے اس میزائل اسٹیشن کی انفارمیشن حاصل کرنے
کے لئے ایڈورڈ کو بھیجا گیا تھا جس نے اپنی تگ و دو اور ذہانت
سے میزائل اسٹیشن تک رسائی حاصل کر لی تھی اور وہ میزائل اسٹیشن
کے محل وقوع کی تصاویر بھی لینے میں کامیاب ہو گیا تھا''...... گرے
نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو اس ڈائمنڈ میں اس میزائل اسٹیشن کی تصاویر ہیں
جہاں سے پاکیشیا اسرائیل کو بھی ٹارگٹ بنا سکتا ہے''...... کرنل
اسکاٹ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ یہ سب باتیں سن کر اس ڈائمنڈ کو حاصل کرنا اور
بھی ضروری ہو گیا تھا اور میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں نیشنل
میوزیم سے آخر ڈائمنڈ کیسے حاصل کروں۔ نیشنل میوزیم کی ٹائٹ
سیکورٹی میرے لئے مسئلہ تھی اور اس ڈائمنڈ کی اہمیت ایکریمیا کے
لئے بھی بڑھ گئی تھی۔ میں نے فرسٹ سیکرٹری اور ایڈورڈ کی باتیں
سننے کے بعد خاص طور پر فرسٹ سیکرٹری کی مصروفیات پر نظر رکھنا
شروع کر دی کہ وہ نیشنل میوزیم میں موجود بلیو ڈائمنڈ سے لیزر ڈیٹا
حاصل کرنے کے لئے اب کون سا اقدام کرے گا۔ آیا کہ وہ
ایکریمیا سے ماسٹر گن منگوائے گا یا وہ نیشنل میوزیم سے بلیو ڈائمنڈ
حاصل کرنے کا فیصلہ کرے گا''...... گرے نے کہا۔

''پھر''...... کارٹر نے اس کی باتیں دلچسپی سے سنتے ہوئے
پوچھا۔

''میں اسرائیلی ایجنٹ کے طور پر پاکیشیا گیا تھا اس لئے میرے
پاس کچھ سائنسی آلات بھی تھے جس سے میں کسی کی بھی نگرانی کر
سکتا تھا۔ میں نے ان آلات سے فرسٹ سیکرٹری کی نگرانی شروع
کر دی۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ فرسٹ سیکرٹری نے نیشنل میوزیم سے
بلیو ڈائمنڈ چوری کرانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس نے نیشنل میوزیم
سے بلیو ڈائمنڈ چوری کرانے کا ٹاسک لیڈی گھوسٹ کو دینے کا
فیصلہ کیا تھا''...... گرے نے کہا۔

''لیڈی گھوسٹ۔ یہ لیڈی گھوسٹ کون ہے''...... کرنل اسکاٹ
نے چونک کر پوچھا تو گرے نے اسے پاکیشیا میں چوری کے سلسلے
میں ہلچل مچانے والی لیڈی گھوسٹ کے بارے میں بتانا شروع کر
دیا۔

''ہونہہ۔ یہ خبر ہم نے بھی اخبار میں پڑی تھی کہ کسی لیڈی
گھوسٹ نے پاکیشیا کے نیشنل میوزیم سے ایک تاریخی اور قدیم ہیرا
بلیو ڈائمنڈ چوری کر لیا ہے''...... کارٹر نے کہا۔

''ہاں۔ لیڈی گھوسٹ نے فرسٹ سیکرٹری سے ہیرا چار لاکھ
ڈالرز میں چوری کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔ جس کے لئے اس نے
فرسٹ سیکرٹری سے ایک خفیہ اکاؤنٹ میں دو لاکھ ڈالرز منتقل کرانے
کے لئے کہا تھا اور دو لاکھ ڈالرز اس نے ڈائمنڈ کی ڈیلوری کے

وقت مانگے تھے چونکہ فرسٹ سیکرٹری کے لئے میزائل اسٹیشن کا ڈیٹا
حاصل کرنا بے حد ضروری تھا اس لئے اس نے لیڈی گھوسٹ کی
تمام باتیں مان لی تھیں۔ اگلے ہی دن میوزیم سے حیرت انگیز طور
پر ہیرا چوری کر لیا گیا اور صبح فرسٹ سیکرٹری صاحب کو لیڈی
گھوسٹ کا پیغام آ گیا کہ ہیرا اس کے پاس ہے۔ وہ معاہدے کے
مطابق دو لاکھ ڈالرز اسے دے اور آ کر اس سے ہیرا لے جائے۔
اس روز اتفاق سے فرسٹ سیکرٹری کی طبیعت خراب تھی اس لئے
اس نے دو لاکھ ڈالرز دے کر سفارت خانے کے چیف سیکورٹی
آفیسر اور اس کے اعتماد کے دو افراد اور ایک ڈرائیور کو لیڈی
گھوسٹ کے بتائے ہوئے ایڈریس پر بھیج دیا۔ چونکہ مجھے بھی اس
بات کا علم ہو چکا تھا کہ لیڈی گھوسٹ نے انہیں کہاں بلایا ہے تو
میں چیف سیکورٹی آفیسر کے جانے سے پہلے ہی وہاں جا کر چھپ
گیا جہاں لیڈی گھوسٹ نے انہیں بلایا تھا۔

لیڈی گھوسٹ نے انہیں رات کے وقت ایک قبرستان میں بلایا
تھا۔ میں چونکہ پہلے سے ہی وہاں موجود تھا اس لئے میں خفیہ جگہ
سے نکل کر ٹھیک ان کی کار کے پاس آ کر چھپ گیا تھا تا کہ جیسے
ہی چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھی لیڈی گھوسٹ سے بلیو
ڈائمنڈ لے کر واپس آئیں تو میں انہیں وہیں ہلاک کر دوں اور بلیو
ڈائمنڈ لے کر وہاں سے نکل جاؤں۔ قبرستان میں تیز بارش ہو رہی
تھی۔ چیف سیکورٹی آفیسر کی کار جہاں کھڑی تھی میں اس سے کچھ

فاصلے پر ایک گھنے درخت پر چھپا ہوا تھا۔ چیف سیکورٹی آفیسر اپنے
دو ساتھیوں کو لے کر بارش میں ہی قبرستان کے اندر کی طرف چلا
گیا تھا۔ کار میں صرف ان کا ڈرائیور ہی موجود تھا۔ میں اسی انتظار
میں تھا کہ جب تک چیف سیکورٹی آفیسر لیڈی گھوسٹ سے بلیو
ڈائمنڈ لے کر نہیں آئے گا میں وہیں چھپا رہوں گا۔ ابھی کچھ ہی
دیر ہوئی ہو گی کہ میں نے اندھیرے میں ایک سایہ سا کار کی طرف
بڑھتے دیکھا۔ اندھیرے میں ایک لمحے کے لئے مجھے ایسا لگا جیسے
کوئی لمبا اور پتلا سا بھوت کار کی طرف بڑھ رہا ہو۔ اسی لمحے بجلی
چمکی تو میں نے اس بھوت کو دیکھا تو میں حیران رہ گیا۔ وہ بھوت
نہیں ایک لڑکی تھی جس نے مشہور انگریزی فلم بیٹ مین کے ہیرو
جیسا لباس پہن رکھا تھا۔ لڑکی نے کار کے پاس پہنچ کر کھڑکی پر
دستک دی تو ڈرائیور چونک پڑا اور پھر وہ خوفناک لڑکی کو دیکھ کر ڈر
گیا لیکن لڑکی نے اس سے کچھ کہا تو ڈرائیور نے ڈرتے ڈرتے کار
کی کھڑکی کا دروازہ کھول دیا اور لڑکی نے لباس کی جیب سے ایک
تھیلی نکال کر ڈرائیور کو دی اور اس سے کچھ کہتی ہوئی قبرستان کی
طرف بھاگ گئی۔ مجھے اس لڑکی پر بے حد حیرت ہو رہی تھی کہ وہ
کون تھی اور اس نے ڈرائیور کو جو تھیلی دی تھی اس میں کیا تھا۔ ابھی
میں سوچ ہی رہا تھا کہ ڈرائیور نے تھیلی کھول کر اس میں سے ہیرا
نکالا تو کار میں ہیرے کی نیلی روشنی بھر گئی۔ ڈرائیور کے ہاتھ میں
بلیو ڈائمنڈ دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ میں سوچنے لگا کہ جو لڑکی آئی

تھی وہ یقیناً لیڈی گھوسٹ تھی جس نے میوزیم سے ڈائمنڈ چوری کیا تھا اور اس نے ہیرا چیف سیکورٹی آفیسر یا اس کے کسی ساتھی کو دینے کی بجائے ڈرائیور کو کیوں دے دیا تھا۔ شاید اس نے اپنی حفاظت کے پیش نظر ہیرا ڈرائیور کو دیا تھا۔ ہیرا میری آنکھوں کے سامنے تھا اس لئے میں بھلا اب وہاں کیسے رک سکتا تھا۔ میں فوراً درخت سے اترا اور تیزی سے کار کے پاس پہنچ گیا۔ ڈرائیور مجھے پہچانتا تھا۔ اس نے مجھے دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا اور مجھ سے ہیرا چھپانے کی کوشش کی لیکن میں نے فوراً اس کی گردن دبوچ لی اور اس کے سینے میں ایک خنجر مار دیا اور پھر میں نے اس سے ہیرا اور تھیلی لے لی۔ میں نے چونکہ چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھ جانے والے افراد سے ہیرا حاصل کرتے ہی انہیں ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لئے میں وہاں پوری تیاری سے گیا تھا۔

میں نے کار کے پاس گیلی زمین پر اپنے پیروں کے نشان مٹائے اور ان نشانوں کو ویسا ہی چھوڑ دیا جو لیڈی گھوسٹ کے آنے سے بنے تھے۔ میں دوبارہ اس درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا تھا تاکہ جب چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھی واپس آئیں تو میں انہیں بھی ہلاک کر دوں۔ ڈرائیور کو ہلاک کر کے میں نے کار کی کھڑکی کے شیشے چڑھا کر دروازے لاکڈ کر دیئے تھے۔ جب چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے دونوں ساتھی واپس آئے تو میں نے سائیلنسر لگے ایک ریوالور سے باری باری ان تینوں کو ہلاک کیا اور

وہاں سے نکل گیا۔ بلیو ڈائمنڈ چونکہ میرے قبضے میں آ چکا تھا اس لئے میں بھلا وہاں کیسے رک سکتا تھا۔ میں اسے جلد سے جلد لا کر آپ کو دینا چاہتا تھا اور میرے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ میں آپ کو فون یا ٹرانسمیٹر پر بلیو ڈائمنڈ اور اپنی واپسی کے بارے میں بتاتا اس لئے میں خاموشی سے پاکیشیا سے میک اپ کر کے نکلا اور مختلف ممالک سے ہوتا ہوا یہاں پہنچ گیا''...... گرے نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور خاموش ہو گیا۔

''اور وہ ایڈورڈ۔ اس کا کیا ہوا۔ کیا وہ ابھی تک پاکیشیا میں ہی موجود ہے''...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

''نو چیف۔ چونکہ وہ پاکیشیائی فورس کی نظروں میں آ چکا تھا اس لئے فرسٹ سیکرٹری نے اسے فوری طور پر ایکریمیا واپس جانے کی ہدایات کر دی تھیں۔ فرسٹ سیکرٹری نے کہا تھا کہ وہ زیرو نائن ایجنسی کے چیف سے بات کرے گا اور اس سے دوسری ماسٹر گن منگوا کر خود نیشنل میوزیم جائے گا اور وہاں سے بلیو ڈائمنڈ میں موجود میزائل اسٹیشن کا ڈیٹا نکال لائے گا۔ اس نے ایڈورڈ کو اسی رات وہاں سے بھیج دیا تھا اور پھر اس نے زیرو نائن ایجنسی کے چیف سے بات کرنے کی بجائے لیڈی گھوسٹ سے رابطہ کر کے میوزیم سے بلیو ڈائمنڈ ہی چوری کرانے کا ارادہ کر لیا جس کے لئے اس کا لیڈی گھوسٹ سے معاہدہ بھی ہو گیا تھا''...... گرے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اب تم جس طرح سے اچانک اور بغیر بتائے وہاں سے چلے آئے ہو کیا فرسٹ سیکرٹری یا پھر ایکریمین ایجنسی کو اس بات کا علم نہیں ہو جائے گا کہ ایکریمین سفارت خانے کے سیکورٹی چیف اور اس کے تین ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں تمہارا ہاتھ ہے اور ان سے بلیو ڈائمنڈ بھی تم نے حاصل کیا ہے''...... کارٹر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جب مجھے پتہ چلا کہ لیڈی گھوسٹ نے میوزیم سے ہیرا چوری کر لیا ہے اور وہ اسی رات ہیرا فرسٹ سیکرٹری صاحب کو دینا چاہتی ہے اور فرسٹ سیکرٹری نے ہیرا حاصل کرنے کی ڈیوٹی چیف سیکورٹی آفیسر کو دے دی ہے تو میں نے فرسٹ سیکرٹری سے کہا تھا کہ مجھے میرا ٹھکانہ مل گیا ہے اور میں اب وہاں جا رہا ہوں۔ میں چونکہ عارضی طور پر وہاں رکا ہوا تھا اس لئے فرسٹ سیکرٹری کو میرے جانے پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ وہ اب بھی یہی سمجھ رہا ہو گا کہ میں ابھی پاکیشیا میں ہی ہوں اور میں نے اسے اپنا کوئی رابطہ نمبر بھی نہیں دیا تھا''...... گرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ تم نے واقعی دلیری اور عقل مندی کا کام کیا ہے۔ ایکریمین ایجنٹوں کی موجودگی میں تم نے یہ ہیرا حاصل کر کے اور یہاں لا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ تم ہماری ایجنسی کے انتہائی قابل اعتماد اور ذہین ایجنٹ ہو۔ گڈ شو''...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور کرنل

اسکاٹ سے اپنی تعریف سن کر گرے کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

''لیکن چیف۔ ہم بلیو ڈائمنڈ میں موجود میزائل اسٹیشن کا ڈیٹا چیک کیسے کریں گے۔ ماسٹر گن کا تو میں نے بھی سنا ہے لیکن یہ گن ابھی ایکریمیا کی مخصوص ایجنسیوں تک ہی محدود ہے۔ جب تک ہمارے پاس ماسٹر گن نہیں ہو گی تب تک ہم اس ہیرے سے ڈیٹا نہیں نکال سکیں گے''...... کارٹر نے کہا۔

''میں کسی نہ کسی طریقے سے ایکریمیا سے ماسٹر گن حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس ہیرے سے میزائل اسٹیشن کا ڈیٹا نکال کر ہم اپنی ایک ٹیم تشکیل دیں گے جو پاکیشیا جائے گی اور جاتے ہی وہاں تیز رفتاری سے کارروائی کرتے ہوئے اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کر دے گی جہاں سے اسرائیل کو ٹارگٹ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن پھر بھی ہمیں احتیاط برتنی ہو گی''...... کارٹر نے کہا۔

''کیسی احتیاط''...... کرنل اسکاٹ نے چونک کر پوچھا۔

''ایکریمیا کسی بھی صورت میں یہ بات پسند نہیں کرے گا کہ اس کی کوئی بھی چیز ہم زبردستی حاصل کر لیں۔ نائن زیرو ایجنسی بے حد تیز رفتار اور انتہائی ذہین ایجنٹوں پر مشتمل ہے۔ اگر ان ایجنٹوں نے تحقیقات کی تو انہیں کسی نہ کسی طرح سے یہ علم ہو جائے گا کہ بلیو ڈائمنڈ کہاں ہے اور کس طریقے سے ہم تک پہنچا ہے۔ اس لئے

احتیاط کے طور پر ہمیں گرے کو واپس پاکیشیا بھیج دینا چاہئے۔ یہ پاکیشیا جا کر اسی طریقے سے اپنا کام کرتا رہے تاکہ اگر نائن زیرو کے ایجنٹ اس تک پہنچیں تو انہیں اس بات کا کوئی ثبوت نہ مل سکے کہ ایکریمین سفارت خانے کے چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں اس کا ہاتھ ہے اور یہ ان سے بلیو ڈائمنڈ چھین لایا تھا۔ گرے پاکیشیا جا کر ایسے تمام ثبوت مٹا سکتا ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہو کہ یہ بلیو ڈائمنڈ لے کر اسرائیل پہنچ گیا تھا''...... کارٹر نے کہا۔

''یس گرے۔ کارٹر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اس وقت ہمارا سب سے بڑا حامی ملک ایکریمیا ہی ہے اور ہم اسے کسی بھی صورت میں ناراض نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے تمہارا فوری طور پر پاکیشیا واپس جانا ہی اچھا ہو گا تاکہ کسی کو بھی اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ بلیو ڈائمنڈ تمہارے پاس تھا جسے تم نے اسرائیل میرے پاس پہنچایا ہے۔ پاکیشیا میں جا کر تم اسرائیل آنے کے بھی تمام ثبوت ضائع کر دینا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ میں آج ہی واپس چلا جاتا ہوں اور آپ بے فکر رہیں اگر ایکریمین نائن زیرو ایجنسی مجھ تک پہنچ بھی گئی تو وہ کبھی میرا منہ نہیں کھلوا سکے گی''...... گرے نے کہا۔

''ویل ڈن۔ تمہاری یہ کامیابی بہت بڑی کامیابی ہے گرے۔ تم بھی بے فکر رہو۔ میں جلد ہی تمہاری اس کامیابی کا تمہیں بہت بڑا

انعام دوں گا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''آپ کی تعریف ہی میرے لئے سب سے بڑا انعام ہے چیف''...... گرے نے مسکرا کر کہا تو جواب میں کرنل اسکاٹ بھی مسکرا دیا۔

''اب جا کر جلد سے جلد پاکیشیا پہنچنے کی تیاری کرو۔ تم جتنی جلد وہاں پہنچ جاؤ گے تمہارے لئے اتنا ہی اچھا ہو گا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو گرے نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے کرنل اسکاٹ اور کارٹر کو سیلوٹ کیا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا آفس سے باہر نکلتا چلا گیا۔

''کیا آپ اسے ایسے ہی جانے دیں گے''...... گرے کے جاتے ہی کارٹر نے کرنل اسکاٹ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ ابھی جانے دو اسے۔ پاکیشیا میں ہمارا دوسرا ایجنٹ ڈائمر بھی موجود ہے۔ اسے کال کرو اور اسے گرے کی واپسی کے بارے میں بتا دو اور اسے میری طرف سے پیغام پہنچا دو کہ گرے کے پاکیشیا پہنچنے پر وہ اس کا خود استقبال کرے اور......'' کرنل اسکاٹ نے سپاٹ لہجے میں کہا تو کارٹر کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''یس چیف۔ میں سمجھ گیا''...... کارٹر نے کہا اور وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کرنل اسکاٹ کو سیلوٹ کیا اور پھر وہ بھی اس کے آفس سے نکلتا چلا گیا۔ بلیو ڈائمنڈ بدستور کرنل اسکاٹ کے ہاتھوں میں تھا جسے وہ بغور اور انتہائی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

”چیف کی کال ہے“...... عمران نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھایا اور اس کا کال ریسیو کرنے والا بٹن پریس کر کے اسے کان سے لگا لیا۔

”یس چیف۔ علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مع اہل و عیال سپیکنگ“...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور مع اہل و عیال کا سن کر جولیا سمیت سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”ایکسٹو“...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران نے سیل فون کان سے ہٹایا اور اس کا لاؤڈر آن کر دیا تاکہ اس کی اور چیف کی باتیں اس کے ساتھی بھی سن سکیں۔

”یس چیف۔ جب آپ کی کال آئی تھی تو یہاں کے در و دیواریں لرزنا شروع ہو گئی تھیں۔ در و دیوار لرزتے دیکھ کر میں سمجھ گیا تھا کہ آپ کی ہی کال ہو سکتی ہے“...... عمران نے مخصوص لہجے

میں کہا۔

”فضول باتیں مت کرو اور یہ بتاؤ کہ ممبران تمہارے فلیٹ میں کیا کر رہے ہیں“...... ایکسٹو نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو چیف کی بات سن کر نہ صرف ممبران بلکہ خود عمران بھی چونک پڑا اور حیرت سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

”چچ۔ چچ۔ چیف آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ممبران یہاں موجود ہیں۔ کیا آپ نے میرے فلیٹ میں مجھ پر نظر رکھنے کے لئے خفیہ کیمرے لگا رکھے ہیں“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ایسا ہی سمجھ لو۔ میں سب پر نظر رکھتا ہوں کون کس وقت کہاں ہوتا ہے اور کیا کرتا ہے مجھے سب علم ہے“...... ایکسٹو نے کہا۔

”ارے باپ رے۔ پھر تو مجھے واش روم میں جا کر لائٹس آف کر کے ہی نہانا پڑے گا ورنہ......“ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں واش روم اور باتھ رومز میں نہیں جھانکتا نانسنس“۔ ایکسٹو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ ورنہ آپ کی بات سن کر تو میرے ہوش کے طوطے ہی اڑ گئے تھے“...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر ان سب کے ہونٹوں پر ایک بار پھر مسکراہٹ آ گئی۔

”میں پوچھ رہا ہوں کہ وہ سب تمہارے پاس کیوں آئے ہیں“...... ایکسٹو نے پوچھا۔

''جب آپ یہ جانتے ہیں کہ سب میرے فلیٹ میں موجود ہیں تو پھر آپ کو یہ بھی پتہ ہو گا کہ وہ یہاں کیوں آئے ہیں کیونکہ آپ ہی کہتے ہیں نا کہ آپ کو ہر بات کی خبر رہتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اور یہ غلط نہیں ہے۔ ٹھیک ہے تم نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتاؤ۔ میں جانتا ہوں کہ وہ تم سے لیڈی گھوسٹ کے سلسلے میں بات کرنے آئے ہیں تاکہ اس عجیب وغریب چور لڑکی کو پکڑا جا سکے جس نے پاکیشیا میں ان دنوں آفت برپا کر رکھی ہے''...... ایکسٹو نے کہا اور عمران سمیت وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے۔

''کک کک۔ کمال ہے۔ آپ تو واقعی سب کچھ جانتے ہیں چیف۔ آپ واقعی وچ ڈاکٹر ہیں بلکہ افریقہ کے فادر جوشوا کی طرح پاکیشیا کے فادر ایکسٹو ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جولیا اور اس کے ساتھ آئے تمام ساتھیوں کے چہروں پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ سب بھی اس بات سے حیران ہو رہے ہوں کہ چیف کو اس بات کا کیسے علم ہوا کہ وہ عمران کے فلیٹ میں موجود ہیں اور وہ اس سے کس سلسلے میں ملنے کے لئے آئے ہیں۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے نانسنس۔ مجھ میں اتنی عقل ہے کہ میں یہ سمجھ سکوں کہ کون کہاں ہو سکتا ہے اور ان دنوں اس کی کیا سرگرمیاں ہیں''...... ایکسٹو نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ سمجھ گیا۔ آپ فادر نہیں ہیں بلکہ میری طرح کنوارے ہی ہیں''...... عمران نے خوش ہو کر کہا۔

''شٹ اپ نانسنس۔ میں جینئس کی بات کر رہا ہوں''۔ ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا۔

''مطلب آپ خود کو جینئس کہہ رہے ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں۔ ایکسٹو جینیئس ہی ہے۔ کوئی شک ہے تمہیں اس میں''۔ ایکسٹو نے غرا کر کہا۔

''نن نن۔ نو چیف۔ مجھے شک ہو بھی تو میں اس کا اظہار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اگر میں نے ایسا کیا تو جس طرح آپ ہم پر نظر رکھتے ہیں اسی طرح آپ نے ہمارا خفیہ شکار کرنے کا بھی ضرور کوئی نہ کوئی بندوبست کر رکھا ہوگا۔ اگر میرے منہ سے آپ کے خلاف کچھ نکلا تو ادھر کسی خفیہ جگہ چھپی ہوئی گن سے گولی نکل کر میرے دماغ میں آ گھسے گی اور مجھے مرنے کے بعد بھی پتہ نہیں چل سکے گا کہ مجھے کس نے اور کس طرح سے گولی ماری ہے''...... عمران نے ڈرے ڈرے لہجے میں کہا۔

''فضول باتیں چھوڑو اور تم نے ان سے جو بات کرنی ہے وہ کرو اور ایک گھنٹے بعد ان سب کو لے کر دانش منزل کے میٹنگ روم میں پہنچ جانا۔ مجھے بھی لیڈی گھوسٹ کے سلسلے میں تم سب کو کچھ بتانا ہے''...... چیف نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر چونک

پڑے۔

''ہم عمران سے بعد میں بات کر لیں گے چیف۔ اگر آپ حکم دیں تو ہم پہلے میٹنگ روم میں آ کر آپ سے بات کر لیں''۔ جولیا نے اونچی آواز میں کہا۔

''نہیں۔ ابھی میں مصروف ہوں۔ ایک گھنٹے تک دانش منزل پہنچ جانا۔ مجھے جلدی نہیں ہے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف۔ جیسا آپ کا حکم''...... جولیا نے کہا اور ایکسٹو نے رابطہ ختم کر دیا۔

''یہ کیا۔ چیف نے مجھے کال کی تھی اور تم نے مفت میں ہی ٹانگ اڑا دی اور چیف نے تم سے بات کرتے ہی رابطہ ختم کر دیا۔ میں اسے اپنا حال دل بتانا چاہتا تھا کہ میں کل شام کو ہی آیا ہوں اور ابھی تک مجھ پر سفر کی تھکان ہے میں دانش منزل نہیں آ سکتا چیف اپنی میٹنگ ایک دو روز کے لئے ٹال دے''...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چیف کی باتیں سن کر ایسا لگ رہا ہے جیسے اس نے بھی لیڈی گھوسٹ کی وارداتوں کا نوٹس لے لیا ہے اور اس کے پاس ضرور کوئی ایسی بات پہنچی ہے جس کا تعلق پاکیشیا کے مفاد سے ہے ورنہ چیف لیڈی گھوسٹ جیسی چور پر توجہ دے ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ شاید''...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''چیف کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ تم مجھے کیا بتا رہے تھے''...... عمران نے کہا۔

''لیڈی گھوسٹ کی عجیب وغریب اور انوکھی وارداتوں نے ہمیں بھی اس بات پر مجبور کر دیا تھا کہ ہم اس میں دلچسپی لیں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ آخر لیڈی گھوسٹ ہے کون اور وہ اس قدر انوکھے اور حیرت انگیز انداز میں چوریاں کیوں کر رہی ہے اور اس کے پاس آخر ایسا کون سا جادو ہے جس کے ذریعے وہ بڑے بڑے سیکورٹی انتظامات کو ڈاج دے دیتی ہے اور اپنے مطلب کی چیز حاصل کر کے کسی کی نظروں میں آئے بغیر نکل جانے میں بھی کامیاب ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ لیڈی گھوسٹ کا کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دائرہ اختیار سے باہر تھا اس لئے ہم بغیر چیف کی اجازت کے اس کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے اور معاملہ صرف چوریوں کی حد تک محدود تھا اس لئے ہمیں یقین تھا کہ اگر ہم نے اس سلسلے میں چیف سے بات کی تو چیف نے ہمیں اس معاملے میں کام کرنے کی اجازت ہی نہیں دینی ہے اور چیف نے چونکہ فور سٹارز کو بھی معطل کر رکھا ہے اس لئے وہ بھی اس کیس پر کام نہیں کر سکتے تھے اس لئے ہم سب ایک ساتھ سر جوڑ کر بیٹھ گئے تھے کہ لیڈی گھوسٹ کے معاملے کو ہم کس طرح سے ہینڈل کریں۔ جب کچھ سمجھ میں نہیں آیا تو ہم نے تم سے رابطہ کرنے کا فیصلہ کیا کہ تمہاری ریڈی میڈ کھوپڑی اس معاملے میں ہماری مدد کر

سکتی ہے اور اگر تم چاہو تو چیف سے ہمارے لئے لیڈی گھوسٹ
کے کیس پر کام کرنے کی اجازت لے سکتے ہو۔ اس لئے سب
پلان کے مطابق میرے فلیٹ میں آئے اور میں انہیں لے کر
تمہارے فلیٹ میں آ گئی''...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو تم سب لیڈی گھوسٹ کو تلاش کرنا چاہتے ہو''...... عمران
نے جولیا کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہم یہاں صرف تمہاری شکل دیکھنے کے لئے آئے
ہیں''...... جولیا نے ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر عمران کو دیکھتے ہوئے طنزیہ
لہجے میں کہا۔

''پیاری ہے نا۔ دیکھ کر دل کو سکون ملا''...... عمران بھلا ایسا
کہاں تھا جو فوراً موقع کا فائدہ نہ اٹھاتا۔ اس کی بات سن کر وہ سب
ہنس پڑے۔

''نہیں۔ اتنی بھی پیاری نہیں ہے''...... جولیا نے سر جھٹک کر
کہا۔

''چلو۔ اتنی نہیں تو کچھ تو ہے اسی لئے تو تم اپنے بھائیوں کی
موجودگی میں بار بار میری طرف ہی دیکھ رہی ہو''...... عمران نے کہا
تو وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ انہیں ہنستا دیکھ کر تنویر نے منہ بنا
لیا تھا۔

''احمقوں کی باتوں پر ہنسنے والا بھی احمق ہی کہلاتا ہے''...... تنویر
نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

''اور جو احمقوں کی باتیں سن کر جان بوجھ کر نہ مسکرائے اسے کیا
کہتے ہیں''...... عمران نے شرارتی لہجے میں کہا۔

''سب سے بڑا احمق''...... جولیا نے کہا تو تنویر نے بے اختیار
جبڑے بھینچ لئے وہ جولیا کی طرف احتجاجی نظروں سے دیکھنے لگا کہ
اسے زچ کرنے کے لئے ایک عمران ہی کافی نہیں تھا کیا جو اس
نے بھی اسے رگیدنا شروع کر دیا ہے۔ جولیا کی بات پر وہ سب پھر
ہنس پڑے تھے۔

''اچھا یہ تو سمجھ میں آ گیا کہ تم سب لیڈی گھوسٹ کے لئے
یہاں اکٹھے ہوئے ہو لیکن ابھی تک تم نے یہ نہیں بتایا کہ فور سٹارز کو
کس جرم کی سزا ملی ہے جو چیف نے ان کی تنظیم ختم کر دی ہے''۔
عمران نے پوچھا۔

''ہمیشہ کے لئے نہیں۔ چیف نے ان کی تنظیم وقتی طور پر معطل
کی ہے۔ ان سے جو غلطی ہوئی ہے چیف اس کی خود انکوائری کر رہا
ہے۔ اگر ان کی غلطی میں ان کی کوتاہی ہوئی تو پھر وہ فور سٹارز
ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں گے اور اگر اس غلطی میں ان کا ہاتھ نہ ہوا
تو پھر وہ فور سٹارز کو دوبارہ بحال کر دیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''آخر ہوا کیا ہے''...... عمران نے سر جھٹک کر پوچھا۔

''چند روز پہلے چیف نے فور سٹارز کی ڈیوٹی ایک نوگو ایریا میں
لگائی تھی۔ اس ایریا میں پاکیشیا کا ایک اہم اور بڑا میزائل اسٹیشن
تیار کیا جا رہا ہے۔ اس میزائل اسٹیشن کو دنیا کی نظروں اور خاص

طور پر جاسوس سیاروں سے چھپانے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ نو گو ایریا میں سپیشل ملٹری فورس کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے تاکہ اس طرف کسی بھی غیر متعلق شخص کو نہ آنے دیا جائے۔ چیف نے فور سٹارز کو بھی حکم دیا تھا کہ وہ نو گو ایریا میں جا کر چیکنگ کریں کہ وہاں کوئی غیر ملکی جاسوس نہ ہو۔ جب فور سٹارز وہاں پہنچے تو ملٹری انٹیلی جنس کی فورس ایک ایسے شخص کے پیچھے بھاگ رہی تھی جسے ایک خفیہ جگہ چھپ کر میزائل اسٹیشن کی عجیب وہ غریب قلم جیسے کیمرے سے تصویریں بناتے چیک کیا گیا تھا۔ وہ شخص اس وقت وہاں سے نکل رہا تھا جب صدیقی اپنے ساتھیوں کے ساتھ خصوصی پاس لے کر نو گو ایریا میں پہنچا تھا۔ اس شخص نے ایک جگہ کار چھپائی ہوئی تھی۔ وہ کار میں بھاگ رہا تھا۔ صدیقی اس بھاگنے والے شخص کے پیچھے جانا چاہتا تھا لیکن چونکہ فورس کی گاڑیاں فوری طور پر اس آدمی کی کار کے پیچھے بھاگنا شروع ہو گئی تھیں اس لئے صدیقی تنگ راستہ ہونے کی وجہ سے اپنی کار فورس کی گاڑیوں کے پیچھے سے نہیں نکال سکتا تھا۔ اتفاق سے ایک جگہ صدیقی کو راستہ ملا تو وہ کار بھگانے والے کے پیچھے پہنچ گیا لیکن پھر نجانے کیسے اس کی کار کا ایک ٹائر برسٹ ہو گیا اور صدیقی بھاگنے والی کار کا تعاقب جاری نہ رکھ سکا اور اسے وہیں رکنا پڑ گیا۔ چیف کو جب اس بات کا علم ہوا تو اس نے صدیقی سے سخت باز پرس کی اور اسے حکم دیا کہ جب تک وہ اس واقعے کی خود تحقیقات نہیں کر لے گا اس وقت تک فور سٹارز تنظیم

غیر متحرک رہے گی“...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تو کیا وہ آدمی فورس کے ہاتھوں سے بھی نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا“...... عمران نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اطلاع کے مطابق اس آدمی کو نیشنل میوزیم میں جاتے دیکھا گیا تھا۔ فورس اس کے پیچھے میوزیم میں گئی تو وہ آدمی میوزیم کے ایک عقبی راستے سے نکل گیا تھا۔ جس کا تاحال پتہ نہیں چل سکا ہے کہ وہ کہاں ہے“...... صدیقی نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ وہ شخص غیر ملکی جاسوس بھی ہو سکتا ہے اور اگر اس نے سیکرٹ میزائل اسٹیشن کی تصاویر بنا لیں ہیں تو یہ بات پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچا سکتی ہے“...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

”اسی بات کا تو چیف کو فور سٹارز پر غصہ ہے کہ وہ شخص میزائل اسٹیشن کی تصاویر بنا کر نکل گیا ہے اور فور سٹارز بھی اس تک پہنچنے کے باوجود اسے پکڑنے میں ناکام رہے تھے“...... جولیا نے کہا۔

”کار کا ٹائر برسٹ ہو گیا تھا تو پھر یہ میزائل اسٹیشن کی تصاویر بنانے والے کا تعاقب کیسے کر سکتے تھے“...... عمران نے کہا۔

”ہم نے چیف کو یہی بات بتائی تھی لیکن چیف کو نجانے کس بات کا غصہ ہے وہ ہماری کوئی بھی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہے“...... چوہان نے کہا۔

”غیر ملکی ایجنٹ پاکیشیا کا اتنا بڑا راز لے کر نکل گیا ہے۔ چیف

کو اس پر غصہ نہیں آئے گا تو اور کیا ہوگا۔ بہرحال شکر کرو کہ چیف نے وقتی طور پر فور سٹارز کو معطل کیا ہے۔ اگر وہ تمہیں سیکرٹ سروس سے ہی فارغ کر دیتا تو تم کیا کرتے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے''...... چوہان نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''بہرحال میں جانتا ہوں کہ اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے۔ تم اس وقت نوگو ایریا میں پہنچے تھے جب میزائل اسٹیشن کی تصاویر بنانے والا بھاگ رہا تھا اگر تم پہلے سے وہاں ہوتے اور وہ شخص تمہاری موجودگی میں تصویریں بنا کر وہاں سے نکل جاتا تو یہ تمہاری کوتاہی ہوتی اور تمہاری اس کوتاہی کے بدلے میں چیف تمہارے ڈیتھ آرڈرز بھی جاری کر سکتا تھا''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ ہم جانتے ہیں۔ میں نے تو فورس کو اس کار والے کے پیچھے جاتے دیکھ کر ان کی مدد کرنے کی کوشش کی تھی۔ اصل صورتحال کا علم تو مجھے بھی بعد میں ہوا تھا کہ وہ شخص سیکرٹ میزائل اسٹیشن کی تصاویر بنا کر لے جا رہا ہے ورنہ میں اسے منی میزائل گن سے نشانہ بنا کر وہیں جہنم واصل کر دیتا''...... صدیقی نے کہا۔

''تو کیا فورس نے اس کی کار کو نشانہ بنانے کی کوشش نہیں کی تھی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''نہیں۔ فورس اسے زندہ پکڑنے کے لئے بھاگ رہی تھی۔ اگر فورس کی طرف سے کار پر فائرنگ بھی کی جاتی تو میں سمجھ لیتا کہ کار والے نے کچھ نہ کچھ ضرور کیا ہے جسے فورس وہاں سے بھاگنے سے

روکنے کے لئے اسے ہلاک کرنا چاہتی ہے۔ میں نے بتایا ہے نا کہ مجھے بعد میں ان سب باتوں کو علم ہوا تھا''...... صدیقی نے جواب دیا۔

''بہرحال مجھے یقین ہے کہ چیف کو اپنی تحقیقات سے سچائی کا علم ہو جائے گا اور وہ جلد ہی تمہاری تنظیم بحال کر دے گا''۔ عمران نے کہا۔

''لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ چیف کو اچانک لیڈی گھوسٹ میں کیا دلچسپی ہوگئی ہے کہ اس نے ہمیں لیڈی گھوسٹ کے سلسلے میں بات کرنے کے لئے میٹنگ روم میں بلایا ہے''۔ خاور نے کہا جو اتنی دیر سے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

''ہو سکتا ہے کہ چیف کو لیڈی گھوسٹ کے بارے میں کوئی اہم بات معلوم ہوگئی ہو یا پھر لیڈی گھوسٹ نے کچھ ایسا کر دیا ہو جس سے پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے اور چیف لیڈی گھوسٹ کو مزید چوریاں کرنے سے روکنا چاہتا ہو''۔ صالحہ نے کہا۔

''چیف اگر ہم پر نظر رکھ سکتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اسے ملکی حالات کا علم نہ ہو۔ اس کی ہزاروں آنکھیں ہیں اور وہ جرم کی بو بھی دور سے سونگھ لیتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ چیف کو لیڈی گھوسٹ کے بارے میں معلوم ہوگیا ہو کہ وہ کون ہے اور کہاں ہے اور وہ ہمیں لیڈی گھوسٹ کے ٹھکانے پر ریڈ کرانے کے لئے بلا رہا

ہو''...... نعمانی نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ چیف اب دانش منزل کو آباد کرنا چاہتا ہے۔ ایک گھوسٹ کو لیڈی گھوسٹ ہی پسند آ سکتی ہے۔ اب اسے لیڈی گھوسٹ کی پاکیشیا میں موجودگی کا علم ہوا ہے تو وہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اور تمہارے ذریعے لیڈی گھوسٹ کو اپنی منکوحہ بنانا چاہتا ہے۔ ہاں۔ ہاں۔ یقیناً یہی بات ہے''...... عمران نے زور زور سے سر ہلاتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی برے برے منہ بنانے لگے۔

''فضول باتیں مت کرو۔ ویسے ہونے کو بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن اصل بات کا علم تو میٹنگ روم میں جا کر پتہ چلے گا کہ چیف کو لیڈی گھوسٹ کے بارے میں کیا علم ہوا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تو کیا خیال ہے۔ چلیں گھوسٹ منزل''...... جب کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر کہا۔

''چیف نے ایک گھنٹے تک ہمیں وہاں آنے کے لئے کہا ہے ابھی تو آدھا گھنٹہ بھی نہیں ہوا ہے۔ ہم انتظار کریں گے اور اطمینان سے وہاں جائیں گے''...... جولیا نے عمران کی باقی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا تو باقی سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے عمران کی نظریں اب میز پر پڑے ہوئے اخبار پر جمی ہوئی تھیں۔

''تم اب کیا سوچ رہے ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''کچھ نہیں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر

اخبار اٹھایا اور اس کے نچلے حصے میں لگی ہوئی ایک خبر دیکھنے لگا۔

''کیا تم نے اس خبر کو دیکھا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کون سی خبر''...... جولیا نے چونک کر کہا۔ باقی بھی چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

''ایکریمین سفارت خانے کے چار افراد کو ایک مقامی قبرستان میں ہلاک کیا گیا ہے۔ جن میں سفارت خانے کا چیف سیکورٹی آفیسر اس کے دو ساتھی اور ایک ڈرائیور شامل تھے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے یہ خبر سرسری انداز میں پڑھی تھی''...... جولیا نے کہا۔

''اور تم سب نے''...... عمران نے ان سب کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ہم نے بھی سرسری انداز میں یہ خبر دیکھی تھی اس کی تفصیل نہیں پڑھی تھی''...... سب نے جواب دیا۔

''اس خبر کو غور سے پڑھا ہوتا تو تمہیں علم ہو جاتا کہ چیف نے ہمیں میٹنگ کے لئے کیوں بلایا ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا مطلب۔ اس خبر میں ایسا کیا ہے کہ چیف نے ہمیں اس خبر کے حوالے سے میٹنگ کے لئے بلایا ہوگا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ چار غیر ملکی ہیں اور ان چاروں کا تعلق ایکریمین سفارت خانے سے ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ ان کا تعلق ایکریمیا سے ہے پھر انہیں رات کے وقت کسی قبرستان میں جانے کی کیا ضرورت تھی اور وہ بھی شہر سے دور ایک ویران علاقے میں موجود ایک قبرستان میں جہاں رات کے وقت الو بھی بولنے سے ڈرتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ان ایکریمینز کا قبرستان میں جانا واقعی حیرت کی بات ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''خبر کے مطابق یہ چاروں قبرستان پہنچے تھے اور ان کی کار قبرستان کے باہر رک گئی تھی جبکہ کار سے تین افراد اتر کر قبرستان کے سنٹر میں موجود سنگ مرمر سے بنے ہوئے ایک مزار تک گئے تھے اور ان کا ڈرائیور کار میں ہی موجود رہا تھا۔ مزار سے ان تینوں افراد کی واپسی کے قدموں کے نشان بھی ہیں۔

کار میں موجود ڈرائیور کو اس کے سینے میں خنجر مار کر ہلاک کیا گیا تھا اور کار کی کھڑکیاں بند کر کے تمام دروازے لاکڈ کر دیئے گئے تھے اور پھر جیسے ہی چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے دو ساتھی مزار سے واپس آئے انہیں کار کے پاس ہی گولیاں مار دی گئی تھیں۔ کار کے پاس ان تین افراد کے ساتھ ایک اور انسان کے قدموں کے نشان ہیں جو کسی لڑکی کی سینڈلوں کے نشان ہیں اور ایسے ہی نشان سنگ مرمر کے مزار کی دوسری طرف موجود ہیں۔

جس کا مطلب ہے کہ وہاں کوئی لڑکی بھی تھی جو پہلے کار کی طرف آئی تھی اور پھر ایک الگ راستے سے سنگ مرمر کے مزار کی طرف گئی تھی اور کچھ دیر وہاں رک کر وہ اسی راستے سے چلی گئی تھی جس راستے سے وہ مزار کی طرف آئی تھی۔ کار کے پاس مقامی پولیس کو ایک کارڈ بھی پڑا ہوا ملا ہے۔ جانتے ہو کہ وہ کارڈ کس کا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''جب ہم نے خبر پڑھی ہی نہیں تو ہم کیسے بتا سکتے ہیں کہ مقامی پولیس کو وہاں کس کا کارڈ ملا ہے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''وہ کارڈ لیڈی گھوسٹ کا ہے جس پر اس کی مخصوص لباس والی تصویر بنی ہوئی ہے''...... عمران نے انکشاف کرنے والے انداز میں کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''اوہ اوہ۔ تو کیا ان ایکریمینز کو لیڈی گھوسٹ نے ہلاک کیا ہے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''شاید''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ لیڈی گھوسٹ نے تو اعلان کیا تھا کہ وہ سوائے چوری کی وارداتوں کے اور کوئی کرائم نہیں کرے گی''...... صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''جو انسان چوری کرنے جیسا جرم کر سکتا ہے اس کے لئے کوئی دوسرا کرائم کرنا کیا مشکل ہوسکتا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تو تمہارے خیال میں چیف اس لئے لیڈی گھوسٹ میں دلچسپی لے رہا ہے کہ اس نے چار ایکریمیز کو کیوں ہلاک کیا ہے"۔ جولیا نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں کچھ اور سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہی کہ میں کیا سوچوں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر ایک بار پھر مسکراہٹیں آ گئیں۔

"اگر لیڈی گھوسٹ نے ہی ان چاروں ایکریمیز کو قتل کیا ہے تب بھی چیف کی لیڈی گھوسٹ میں دلچسپی کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ قتل اور قاتلوں کا سراغ لگانے کے لئے تو انٹیلی جنس ہی کافی ہے پھر چیف ہم سے لیڈی گھوسٹ کے سلسلے میں کیا بات کرنا چاہتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"ایک ہی بات ہو سکتی ہے۔ یقیناً یہی بات ہو گی"...... عمران نے سر کو خفیف انداز میں ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔ کیا بات ہو سکتی ہے تم بتاؤ"...... جولیا نے پوچھا۔

"اخبار میں موجود لیڈی گھوسٹ کی تصویر چیف کو پسند آ گئی ہو اور وہ اسے پرپوز کرنا چاہتے ہوں۔ لیڈی گھوسٹ کو پرپوز کرنے کا طریقہ انہیں سمجھ میں نہ آ رہا ہو اس لئے انہوں نے مشورے کے لئے ہم سب کو میٹنگ کے بہانے بلا لیا ہے تاکہ ہم اسے بہتر سے

بہترین انداز میں لیڈی گھوسٹ کو مسز ایکسٹو بنانے کا طریقہ بتا سکیں"...... عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا تو وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تم جب بھی سوچو گے اسی طرح حماقتوں بھری باتیں ہی سوچو گے اس کے سوا تمہیں آتا ہی کیا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"قسم لے لو اگر تمہارا بڑا بھائی سامنے نہ ہوتو میں تم سے صاف کہہ دوں کہ تم جب بھی میرے سامنے آتی ہو تو تمہیں دیکھ کر مجھے تم پر بے حد وہ آتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا"...... جولیا نے پوچھا۔

"غصہ"...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ جو عمران کا پیار بھرا انداز دیکھ کر شرم سے گلنار ہو رہا تھا عمران کی بات سن کر اس کا رنگ غصے سے سرخ ہوتا چلا گیا ممبران بھی عمران کی بات سن کر حیران رہ گئے تھے۔

"کس بات کا غصہ آتا ہے مجھے دیکھ کر بولو۔ جواب دو"۔ جولیا نے بھڑکے ہوئے انداز میں کہا۔

"وہ وہ"...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔ وہ یوں ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو گیا تھا جیسے وہاں سے بھاگ جانے کا راستہ دیکھ رہا ہو۔

"رکو۔ جب تک تم مجھے بتاؤ گے نہیں کہ مجھے دیکھ کر تمہیں غصہ کیوں آتا ہے میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گی۔ بتاؤ مجھے"۔

جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''مم۔مم۔ میں کہاں جا رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر ادھر ادھر کیوں دیکھ رہے ہو''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''وہ میں باتھ روم جانے والی جوتیاں تلاش کر رہا تھا جو میں نے یہیں کہیں رکھی تھیں۔ ان جوتیوں کو پہنے بغیر میں باتھ روم نہیں جاتا نا''...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا۔

''باتیں مت بناؤ۔ میں جو پوچھ رہی ہوں اس کا جواب دو اور جلدی''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''اب میں کیا بتاؤں۔ نجانے کیوں میرے منہ سے سچ نکل گیا ہے۔اب میں کیا کروں''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کی بڑبڑاہٹ اتنی تیز تھی کہ ان سب نے سن لی تھی۔

''اب تمہارے منہ سے سچ نکل ہی گیا ہے تو بولو۔ کیوں آتا ہے مجھے دیکھ کر غصہ''...... جولیا نے اس کے الفاظ دہراتے ہوئے کہا۔

''غصہ تو غصہ ہوتا ہے کسی بھی بات پر آ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں جو تمہارے دل میں ہے وہ بتاؤ۔ جلدی''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''دل کی بات سن کر کہیں تمہارا بھائی بھڑک نہ اٹھے''...... عمران

نے کن انکھیوں سے تنویر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور تنویر اسے جولیا کا بھائی کہنے پر بری طرح سے سلگ اٹھا۔

''یہ نہیں بھڑکے گا۔ اگر یہ بھڑکا تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی۔ تم بتاؤ مجھے کہ مجھے دیکھ کر تمہیں غصہ کیوں آتا ہے''...... جولیا کی سوئی جیسے ایک ہی بات پر اٹک گئی تھی۔

''وہ وہ''...... عمران نے کنواری لڑکیوں کی طرح شرماتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ وہ۔ جلدی بولو۔ میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے سمجھے تم''...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

''بب بتا دوں''...... عمران نے ان سب کی طرف اور پھر جولیا کی طرف دیکھ کر مسکین سے لہجے میں کہا۔

''بتا دیں۔ مس جولیا کی طرح ہم بھی حیران ہو رہے ہیں کہ آپ نے مس جولیا سے یہ بات کیوں کہی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''مجھے اس کی سادگی پر غصہ آتا ہے۔ ساری دنیا کی عورتیں ہر وقت بنی سنوری رہتی ہیں اور میک اپ کر کے اپنے حسن کو چار چاند لگاتی رہتی ہیں اور جولیا کو تو جیسے سجنے اور سنورنے کا شوق ہی نہیں ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت وہ سب حیرت سے عمران کی شکل دیکھنے لگے۔

''کیا واقعی آپ کو مس جولیا کے نہ سجنے سنورنے پر غصہ آتا ہے''...... صالحہ نے عمران کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے

ہوئے کہا۔

''اور نہیں تو کیا۔ جب دیکھو یہ سادگی کا لبادہ اوڑھے رہتی ہے۔ میں بھی انسان ہوں۔ میرا بھی دل کرتا ہے کہ میں اسے سجا سنورا ہوا دیکھوں اور وہ بھی اس کے بھائی کے بغیر''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنسے بغیر نہ رہ سکے۔

''بات کچھ اور ہے جسے تم ٹالنے کی کوشش کر رہے ہو''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہی بات تھی جسے تمہارے بھائی کے سامنے کہتا ہوا میں ڈر رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''یہ تم مجھے ہر وقت جولیا کا بھائی کیوں کہتے رہتے ہو۔ آخر تمہیں مسئلہ ہے کیا''...... تنویر سے رہا نہ گیا تو اس نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جولیا ان سب کے ساتھ تمہیں اپنا بھائی ہی کہتی ہے۔ یقین نہیں تو پوچھ لو اس سے''...... عمران نے اسی طرح سے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس طرح تو یہ تمہیں بھی اپنا بھائی ہی سمجھتی ہے''...... تنویر نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ چلو آج فیصلہ کر لیتے ہیں۔ اگر جولیا تم سب کے سامنے مجھے ایک بار بھی اپنا بھائی کہہ دے چاہے مذاق میں ہی سہی تو میں اپنے حق سے دستبردار ہو جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو اس

کی بات سن کر جولیا کا رنگ اڑ گیا اور وہ پریشان نظروں سے ان سب کی طرف دیکھنے لگی۔ عمران کی بات سن کر تنویر کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی اور وہ جولیا کی جانب بڑی امید بھری نظروں سے دیکھنا شروع ہو گیا تھا جیسے جولیا اس کی بات کی سب کے سامنے لاج رکھ لے گی اور مذاق میں ہی سہی عمران کو اپنا بھائی کہہ دے گی۔

''یہ تم دونوں نے کیا فضول باتیں شروع کر دی ہیں۔ چلو اٹھو سب۔ ہمیں دانش منزل پہنچنا ہے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور تیز تیز چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ جولیا کو اس طرح اٹھ کر جاتے دیکھ کر سب مسکرا دیئے تھے جبکہ تنویر کا چہرہ بجھ سا گیا تھا۔

''اب سوچ سمجھ کر بات کرنا۔ ورنہ تم عمران صاحب کو جانتے ہو یہ مس جولیا کے منہ سے تمہیں ضرور اپنا بھائی کہلوا دیں گے''۔ صفدر نے تنویر کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہمدردی سے کہا تو تنویر بھڑک کر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''ایسا ہوا تو میں یا تو عمران کو گولی مار دوں گا یا پھر خود کو''۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا اور بڑے غصیلے انداز میں تیز تیز چلتا ہوا وہ بھی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تنویر کا غصہ دیکھ کر وہ سب ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''تم سب چلو۔ میں تیار ہو کر آتا ہوں''...... عمران نے کہا تو

ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور ایک ایک کر کے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ ان کے جاتے ہی عمران نے سیل فون اٹھایا اور بلیک زیرو کے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ملتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''یہ تم نے علم نجوم کب سے سیکھنا شروع کر دیا ہے کالے صفر''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''علم نجوم۔ میں کچھ سمجھا نہیں''...... دوسری طرف سے عمران کو نارمل انداز میں بات کرتے سن کر بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ممبران اس کے پاس نہیں ہیں ورنہ عمران اس سے اس انداز میں بات نہ کرتا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میری ہونے والی دلہن مع باراتیوں کے میرے فلیٹ میں آئی ہوئی ہے اور یہ سب لیڈی گھوسٹ کے سلسلے میں مجھ سے بات کرنے آئے تھے''...... عمران نے کہا۔

''میں ایک نجی کام سے باہر گیا ہوا تھا۔ واپسی پر میں آپ کے فلیٹ کی طرف سے گزرا تھا چونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ کل شام کو ہی واپس آ گئے تھے آپ سے میری فون پر بھی بات نہیں ہو سکی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ اس طرف سے گزر ہی رہا ہوں تو کیوں نہ آپ سے بھی سلام و دعا کرتا جاؤں۔ جب میں کار پارک کرنے کے لئے پارکنگ میں گیا تو مجھے وہاں ممبران کی کاریں دکھائی دیں۔ جس کا مطلب تھا کہ مجھ سے پہلے وہ سب آپ سے ملنے چلے

آئے ہیں اور رہی بات کہ مجھے کیسے پتہ چلا کہ وہ آپ سے لیڈی گھوسٹ کے سلسلے میں بات کرنے آئے ہیں تو اس کا سیدھا سادا جواب یہ ہے کہ ان دونوں ہر طرف لیڈی گھوسٹ کے ہی چرچے ہیں اور میں نے چونکہ فور سٹارز کو وقتی طور پر معطل کر رکھا ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ وہ آپ سے اس سلسلے میں بات ضرور کریں گے اور ان کی بات یا تو فور سٹارز کی معطلی کے سلسلے میں ہو گی یا پھر لیڈی گھوسٹ کے سلسلے میں اور اگر بات فور سٹارز کی معطلی کے بارے میں ہوتی تو اس کے لئے جولیا خود بھی مجھ سے بات کر سکتی تھی لیکن اس نے اس سلسلے میں مجھ سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔ چونکہ لیڈی گھوسٹ کا معاملہ سیکرٹ سروس کے دائرے سے باہر تھا اس لئے وہ اس سلسلے میں مجھ سے بات کرنے سے یقینی طور پر ہچکچاہٹ کا شکار ہو گی اور میری بجائے آپ سے بات کرنا زیادہ مناسب سمجھتی ہو گی اس لئے وہ ممبران کے ساتھ آپ کے فلیٹ میں وارد ہو گئی ہو گی۔ اس لئے میں نے وہی بات کہہ دی''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''دانش منزل میں رہ کر کچھ زیادہ ہی دانش مند ہوتے جا رہے ہو ورنہ میں تو تمہیں صرف کالا صفر ہی سمجھتا تھا''...... عمران نے بلیک زیرو کے اندازوں کی داد دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کی صحبت کا اثر ہے جناب''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”شاباش شاباش۔ اچھے بچوں کی صحبت میں رہنا ہی دانش مندی ہوتی ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا آپ ابھی تک خود کو بچہ ہی سمجھتے ہیں“...... بلیک زیرو نے اسی طرح سے ہنستے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یقین نہیں تو میری اماں بی سے پوچھ لو۔ وہ تو مجھے ابھی تک دودھ پیتا بچہ ہی سمجھتی ہیں“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”یہ تو ٹھیک ہے۔ بوڑھے ہونے کے باوجود بچے اپنے ماں باپ کے لئے بچے ہی رہتے ہیں۔ وہ ان کی نظروں میں کبھی بوڑھے ہوتے ہی نہیں ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اچھا تم نے کس سلسلے میں سب کو کلاس اٹنڈ کرنے کے لئے بلایا ہے اور وہ بھی بغیر درسی کتب کے“...... عمران نے پوچھا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”میرے پاس لیڈی گھوسٹ کے بارے میں کچھ انفارمیشن ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں لیڈی گھوسٹ کے معاملے کو آفیشل طور پر اپنے ہاتھ میں لے لوں اور لیڈی گھوسٹ کی تلاش میں ممبران کو ایکٹیو کر دوں کیونکہ لیڈی گھوسٹ کے کارنامہ ضرورت سے زیادہ خطرناک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”مثلاً“...... عمران نے پوچھا۔

”نیشنل عجائب گھر سے لیڈی گھوسٹ نے جو بلیو ڈائمنڈ چوری کیا ہے اس کے بارے میں ایک عجیب و غریب خبر ملی ہے کہ وہ محض ایک تاریخی اور قدیم ہیرا نہیں تھا بلکہ اس ہیرے میں پاکیشیا کا ایک اہم راز بھی موجود تھا جسے لیڈی گھوسٹ نے چوری کیا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”راز۔ کیسا راز“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”نیشنل میوزیم سے میں نے ذاتی طور پر وہاں نصب کلوز سرکٹ کیمروں کی تصاویر حاصل کی ہیں۔ جن میں ایک ایسی تصویر بھی ملی ہے جس میں وہ ایجنٹ جو فور سٹارز کی موجودگی میں نوگو ایریا سے بھاگ نکلا تھا دکھائی دیتا ہے۔ اس ایجنٹ کے پاس ایک قلم جیسا عجیب و غریب آلہ تھا۔ وہ اس آلے سمیت بلیو ڈائمنڈ کے نزدیک گیا تھا اور اس نے آلے کا رخ بلیو ڈائمنڈ کی طرف کرتے ہوئے آلے کا بٹن پریس کیا تو آلے سے باریک سی شعاع نکل کر بلیو ڈائمنڈ پر پڑی تھی۔ چند لمحوں تک وہ آلے سے بلیو ڈائمنڈ پر شعاع ڈالتا رہا پھر اس نے آلہ زمین پر گرا کر اسے پیروں تلے کچل دیا تھا۔ جب تک قلم اس کے پاس تھا وہ بے حد پریشان اور گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا لیکن جب اس نے آلے سے شعاع بلیو ڈائمنڈ پر ڈال کر قلم توڑا تو وہ بے حد ہشاش بشاش اور مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔ میں نے اس قلم کا کلوز کر کے اس کا معائنہ کیا تو مجھے علم ہوا کہ وہ قلم ماسٹر گن تھی جو ایک قلم کی شکل میں تھی۔ اس

ماسٹر گن میں طاقتور کیمرہ لگا ہوا تھا۔ اس قلم سے کسی بھی جگہ کی دور اور نزدیک سے تصاویر لی جا سکتی ہیں اور اس قلم سے لی جانے والی تصاویر ایک خاص ریز ڈیٹا کے ذریعے کسی بھی عام مگر ٹھوس چیز میں ٹرانسفر کی جا سکتی ہیں۔ اگر اس قلم کی ریز کسی عام پتھر، لکڑی کے ٹکڑے یا پھر شیشے پر بھی ڈال دی جائے تو ریز ڈیٹا سمیت ان چیزوں میں ضم ہو جاتی ہے اور اسے ان چیزوں سے نکالنے کے لئے اسی قلم کی ضرورت پڑتی ہے۔ میں نے اس قلم کے بارے میں ایک سال پہلے ایک ایکریمین سائنسی رسالے میں پڑھا تھا۔ اس کی ہیت اور اس قلم سے نکلنے والی ریز جو عام آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتی کے بارے میں تفصیل سے لکھا گیا تھا۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ آدمی ضرور کوئی ایجنٹ ہے جس نے قلم کے طاقتور کیمرے سے نئے بننے والے میزائل اسٹیشن کی تصاویر حاصل کیں اور جب میزائل اسٹیشن کی سیکورٹی کو اس کا علم ہوا تو وہ فوراً وہاں سے فرار ہو گیا اور فورس سے بچنے کے لئے وقتی طور پر قریب موجود نیشنل میوزیم میں گھس گیا۔ اسے شاید پکڑے جانے کا اندیشہ تھا اس لئے اس نے حفاظت کے پیش نظر سارا تصویری ڈیٹا ماسٹر گن کے ذریعے بلیو ڈائمنڈ میں فیڈ کر دیا اور قلم توڑ دیا تا کہ اگر وہ پکڑا بھی جائے تو اس سے کوئی مواد حاصل نہ کیا جا سکے اور وہ بعد میں دوسری ماسٹر گن لا کر بلیو ڈائمنڈ سے ڈیٹا واپس نکال لے''۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا ابھی تک اس بات کا پتہ نہیں چلا ہے کہ وہ ایجنٹ کون تھا''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''پتہ چل گیا ہے۔ اسی لئے تو میں نے ممبران کو کال کی ہے۔ تا کہ اسے ٹریس کیا جا سکے اور یہ بھی معلوم کیا جا سکے کہ لیڈی گھوسٹ کون ہے اور اس نے نیشنل میوزیم سے بلیو ڈائمنڈ کیوں چوری کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیا پتہ چلا ہے اس ایجنٹ کے بارے میں کون ہے وہ''۔ عمران نے پوچھا۔

''وہ ایکریمین ایجنٹ ہے۔ اس کا نام ایڈورڈ ہے اور اس کا تعلق ایکریمین سیکرٹ ایجنسی زیرو نائن سے ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''زیرو نائن''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ میں نے نیشنل میوزیم سے اس کی حاصل کی ہوئی تصاویر کو ماسٹر کمپیوٹر کے سپیشل سافٹ ویئر سے چیک کیا ہے۔ وہ میک اپ میں تھا لیکن ماسٹر کمپیوٹر میں اس کی تصاویر ڈالتے ہی اس کا اصل چہرہ میرے سامنے آ گیا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا ایڈورڈ ابھی تک پاکیشیا میں ہی موجود ہے''۔ عمران نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ لیکن یہ کنفرم ہے کہ نیشنل میوزیم سے بلیو ڈائمنڈ اس ڈیٹا کے لئے ہی چوری کیا گیا ہے اور چور چونکہ

لیڈی گھوسٹ ہے اس لئے اسے تلاش کرنا ضروری ہو گیا ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''اور کچھ''...... عمران نے پوچھا۔

''قبرستان میں ایکریمین سفارت خانے کے چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھیوں کی جو لاشیں ملی ہیں ان کے ساتھ وہاں کچھ ایسے نشان ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ قبرستان میں ان سے لیڈی گھوسٹ ہی ملی تھی اور شاید اسی نے ان چاروں کو ہلاک کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ تمہیں کس نے رپورٹ دی ہے کہ ان چاروں کی ہلاکت میں لیڈی گھوسٹ ملوث ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''آپ یہاں آئیں تو میں آپ کو ساری بات بتا دوں گا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ممبران تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں۔ تم انہیں بریف کرو میں تھوڑی دیر تک وہاں پہنچ جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر سیل فون آف کر دیا۔

''کون ہے یہ لیڈی گھوسٹ اور یہ پاکیشیا میں اس قدر پراسرار انداز میں چوریاں کیوں کرتی پھر رہی ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر

وہ واش روم میں جا کر نہایا اور پھر وہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد وہ لباس بدل کر باہر آیا اور پھر میز سے کار اور فلیٹ کی چابیاں اٹھا کر فلیٹ سے نکلتا چلا گیا۔ فلیٹ سے نکل کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسی لمحے اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

عمران نے سکرین پر دیکھا تو اس پر ایک نیا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران نے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کال بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس۔ علی عمران سپیکنگ''...... عمران چونکہ الجھا ہوا تھا اس لئے اس نے سنجیدگی سے اپنا نام لیتے ہوئے کہا۔

''کون علی عمران۔ وہ علی عمران جو خود کو علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتا ہے اور جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو ہے''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا اور اس کا رنگ زرد ہوتا چلا گیا۔

پاکیشیا ڈیلی نیوز کے چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی اپنے آفس میں بیٹھے روز مرہ کے کام میں مصروف تھے کہ اسی لمحے آفس کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت نوجوان لڑکی نے دروازے سے اندر جھانکا۔

''سر۔ کیا میں اندر آ سکتی ہوں''...... لڑکی نے چیف ایڈیٹر سے مخاطب ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو انہوں نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔

''ریٹا۔ آؤ۔ اندر آ جاؤ''...... ارشاد عباسی نے لڑکی کا چہرہ دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی نے پورا دروازہ کھولا اور مسکراتی ہوئی اندر آ گئی۔

''آج پھر تم نے آنے میں دیر کر دی ہے۔ پورا ایک گھنٹہ لیٹ ہو تم''...... ارشاد عباسی نے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے شکایتی لہجے میں کہا۔ ان کا یہ شکایتی لہجہ مصنوعی تھا جیسے انہیں اس کے لیٹ آنے پر کوئی خاص اعتراض نہ ہو۔

''سوری سر۔ آپ تو جانتے ہیں کہ میں اکیلی رہتی ہوں۔ رات چونکہ مجھے آپ کا دیا ہوا آرٹیکل لکھنا تھا اس لئے میں دیر تک کام کرتی رہی تھی۔ دیر سے سونے کی وجہ سے میری آنکھ بھی صبح دیر سے ہی کھلی تھی اس لئے آنے میں دیر ہو گئی''...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک لیپ ٹاپ کمپیوٹر تھا۔

''ٹھیک ہے۔ بیٹھو اور بتاؤ کیا وہ آرٹیکل پورا ہوا ہے یا ابھی اس پر کوئی کام باقی ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا تو لڑکی شکریہ کہتے ہوئے ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے لیپ ٹاپ میز پر رکھ دیا۔

''ظاہر ہے سر۔ جب دیر تک جاگتی رہی ہوں تو پھر کام پورا کر کے ہی سونا تھا''...... ریٹا نے کہا۔

''گڈ شو۔ تم اپنے ہر کام میں پرفیکٹ ہو ریٹا۔ تم بے حد ذہین اور محنتی لڑکی ہو۔ اپنا ہر کام تم انتہائی ذہانت اور دلچسپی سے پورا کرتی ہو اسی لئے میں تم سے خوش ہوں اور مجھے تمہارے دیر سے آنے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ ورنہ تم جانتی ہو کہ میں ڈسپلن کا پابند ہوں اور جو میرے ڈسپلن کو توڑتا ہے میں اسے پسند نہیں کرتا''۔ ارشاد عباسی نے کہا۔

''یس سر۔ میں جانتی ہوں اور میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتی ہوں کہ آپ میرے لئے اپنا ڈسپلن سائیڈ میں رکھ دیتے ہیں''۔ ریٹا

نے کہا تو ارشاد عباسی بے اختیار ہنس پڑے۔

''خیر ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ تم محنتی اور ذہین لڑکی ہو اور اپنا کوئی بھی کام ادھورا نہیں چھوڑتی اس لئے میں نے تمہارے خلاف کبھی کوئی ایکشن نہیں لیا ہے۔ جس دن تم نے میرے اصولوں کے خلاف جانے اور اپنے کام سے جی چرانے کی کوشش کی تو پھر میں تمہارا بھی کوئی لحاظ نہیں کروں گا۔ خیر چھوڑو۔ دکھاؤ مجھے اپنا آرٹیکل۔ جس کے لئے تم رات دیر تک جاگتی رہی ہو''...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا نے کمپیوٹر کا ٹاپ اٹھا کر اسے آن کیا اور پھر اس نے اپنا لکھا ہوا آرٹیکل اوپن کر کے اٹھ کر لیپ ٹاپ کا رخ ارشاد عباسی کی طرف کر دیا اور پھر کرسی پر بیٹھ گئی۔ ارشاد عباسی نے اپنا لیپ ٹاپ سائیڈ میں کیا اور ریٹا کا لیپ ٹاپ اپنے قریب کر کے اس کا لکھا ہوا آرٹیکل پڑھنا شروع ہو گیا۔

''ویل ڈن۔ اس آرٹیکل میں واقعی تمہاری ذہانت اور تمہاری محنت جھلکتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ تم نے سارا کام بالکل ویسے ہی کیا ہے جیسا میں چاہتا تھا۔ ویل ڈن''...... ارشاد عباسی نے اس کا لکھا ہوا سارا آرٹیکل پڑھ کر اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو سر''...... ریٹا نے مخصوص انداز میں مسکرا کر کہا۔

''میں ابھی اس کا لے آؤٹ بنا کر اس کا پرنٹ نکال لیتا ہوں۔ پروف پڑھنے کے بعد میں اس کا ماسٹر پرنٹ نکال کر پریس بھیج دوں گا تا کہ یہ صبح کے اخبار میں چھپ جائے''...... ارشاد

عباسی نے کہا۔

''یس سر۔ آپ یو ایس بی فلیش لگا کر آرٹیکل کا ڈیٹا اپنے کمپیوٹر میں ٹرانسفر کر لیں تا کہ میں اپنے کمپیوٹر میں اور کوئی کام کر سکوں''...... ریٹا نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ ایک منٹ''...... ارشاد عباسی نے کہا اور اس نے اپنی میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فلیش نکال لی تا کہ اس میں وہ ریٹا کے کمپیوٹر سے اس کا لکھا ہوا آرٹیکل کاپی کر سکے۔ ابھی وہ یو ایس بی فلیش ریٹا کے کمپیوٹر میں لگا ہی رہا تھا کہ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''دیکھنا کون ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلایا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ریٹا نے رسیور کان سے لگا کر کہا۔

''میری چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی سے بات کراؤ''...... دوسری طرف سے ایک عورت کی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''آپ کون''...... ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اس نے کسی عورت کو ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی آواز میں بات کرتے پہلی بار سنا ہو۔

''لیڈی گھوسٹ''...... آواز آئی اور ریٹا اس بری طرح سے اچھلی جیسے اسے سچ مچ کسی ناگن نے کاٹ لیا ہو۔

''اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ میں ابھی بات کراتی

ہوں"...... ریٹا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور فوراً کان سے رسیور ہٹا لیا۔

"کیا ہوا۔ کون ہے اور تم اس قدر گھبرائی ہوئی کیوں ہو"۔ ارشاد عباسی نے ریٹا کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سس سس۔ سر وہ وہ"...... ریٹا نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

"کیا وہ وہ۔ میں پوچھ رہا ہوں کون ہے لائن پر"...... ارشاد عباسی نے اسی انداز میں کہا۔

"لل لل۔ لیڈی گھوسٹ"...... ریٹا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر ارشاد عباسی پہلے تو حیرت سے اس کی شکل دیکھتا رہا پھر وہ بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہا۔ لیڈی گھوسٹ۔ وہ پراسرار چور لڑکی جس نے پاکیشیا میں ہلچل مچا رکھی ہے"...... ارشاد عباسی نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"یس سر"...... ریٹا نے کہا تو ارشاد عباسی نے جھپٹ پڑنے والے انداز میں اس سے رسیور لے لیا۔

"یس۔ ارشاد عباسی چیف ایڈیٹر آف پاکیشیا ڈیلی نیوز"۔ ارشاد عباسی نے تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیڈی گھوسٹ سپیکنگ"...... دوسری طرف سے لیڈی گھوسٹ

کی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم۔ کیا مطلب۔ تم نے مجھے فون کیوں کیا ہے"...... ارشاد عباسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری بات غور سے سنو ایڈیٹر"...... دوسری طرف سے لیڈی گھوسٹ نے کہا اور پھر وہ ارشاد عباسی کو کچھ بتانا شروع ہو گئی۔ اس کی باتیں سن کر ارشاد عباسی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات پھیلنا شروع ہو گئے۔ ریٹا حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ لیڈی گھوسٹ سے بات کرتے ہوئے اے سی روم ہونے کے باوجود ارشاد عباسی کے ماتھے پر پسینے کے قطرے ابھرنا شروع ہو گئے تھے جیسے لیڈی گھوسٹ اسے انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے والی باتیں بتاتی جا رہی ہو۔

"کیا یہ کنفرم ہے"...... ارشاد عباسی نے کچھ دیر بعد تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اگر میری بات کا یقین نہیں تو اپنی آنکھوں سے جا کر دیکھ لو"...... لیڈی گھوسٹ کی پھنکارتی ہوئی آواز آئی۔

"ہونہہ۔ یہ سب تم مجھے کیوں بتا رہی ہو اور تم ہو کون۔ تم کسی کے سامنے کیوں نہیں آتی"...... ارشاد عباسی نے کہا۔

"میں چور ہوں اور چور کبھی کسی کے سامنے نہیں آتے نانسنس۔ رہی بات کہ میں نے تمہیں فون کر کے یہ ساری انفارمیشن کیوں دی

ہے تو اس کا جواب بھی تمہیں جلد ہی مل جائے گا''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''کب''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے چیف ایڈیٹر۔ ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ میں تمہیں ہر بات کا جواب دوں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''لیکن......'' ارشاد عباسی نے کہنا چاہا۔

''لیکن ویکن چھوڑو۔ جو کہا ہے اس پر عمل کرو اور ہاں۔ تمہارے ڈیپارٹمنٹ میں ایک لڑکی ہے جس کا نام ریٹا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم سے پہلے اسی نے فون اٹھایا تھا۔ وہ ایک ذہین لڑکی ہے۔ اسے تم اپنے ساتھ لے جانا۔ وہ تمہاری بہترین معاون ثابت ہو سکتی ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو ارشاد عباسی چونک کر ریٹا کی طرف دیکھنے لگا جو بدستور اس کی طرف متوجہ تھی۔

''تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ فون ریٹا نے اٹھایا تھا اور وہ اس وقت میرے آفس میں ہی موجود ہے''...... ارشاد عباسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اپنا نام سن کر ریٹا بھی بے اختیار چونک پڑی۔

''لیڈی گھوسٹ ہزاروں آنکھیں رکھتی ہے چیف ایڈیٹر۔ میں زمین کے نیچے چھپی ہوئی چیزیں دیکھ سکتی ہوں تو پھر میرے لئے یہ معلوم کرنا کیا مشکل ہے کہ تمہارے پاس اس وقت کون ہے۔ کہو تو میں تمہیں وہ سارا آرٹیکل پڑھ کر سنا دوں جسے ریٹا نے تحریر کیا ہے

اور جس کا تم نے ابھی ابھی مطالعہ کیا ہے''...... لیڈی گھوسٹ کی تمسخرانہ آواز سنائی دی اور ارشاد عباسی کی آنکھیں حیرت سے اور زیادہ پھیل گئیں اور اس نے بوکھلائی ہوئی نظروں سے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے لیڈی گھوسٹ اس کے آفس میں ہی کہیں موجود ہو۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ تم نے وہ آرٹیکل کیسے پڑھ لیا۔ کیا تم اس وقت میرے آفس میں موجود ہو''...... ارشاد عباسی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی سمجھ لو۔ بہرحال ان فضول باتوں کو چھوڑو۔ جو تم سے کہا ہے وہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ طوفانی خبر کسی اور نیوز پیپر ایڈیٹر کو مل جائے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر تمہارے اخبار کی وہ ویلیو نہیں رہے گی جو اس خبر کو سب سے چھاپ کر مل سکتی ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ یہ خبر تم کسی اور اخبار کو نہ دینا۔ میں ابھی جا رہا ہوں اور تمہاری بتائی ہوئی تمام باتوں پر عمل کروں گا۔ یہ خبر سب سے پہلے میرے اخبار میں ہی چھپے گی۔ ہر حال میں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''گڈ شو۔ اپنے ساتھ ریٹا کو لے جانا نہ بھولنا۔ اس خبر کی صحیح کوریج اس سے بہتر اور کوئی نہیں کر سکتا۔ تم بھی نہیں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ میں اسے ہی اپنے ساتھ لے جاؤں گا''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''اگر تم نے اور تمہاری ساتھی ریٹا نے میری ہدایات پر صحیح طریقے سے عمل کیا اور خبر اسی طرح سے اپنے اخبار میں شائع کی جس طرح میں نے کہا ہے تو میں روز تمہیں ایسی ہی انوکھی اور حیرت انگیز خبریں دیتی رہوں گی جس سے تمہارا اخبار دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے گا اور پاکیشیا میں تمہارے اخبار دوسرے اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا میں سرفہرست آ جائے گا''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ اگر تم نے مجھ سے اسی طرح سے تعاون جاری رکھا تو پھر واقعی میرا اخبار پاکیشیا کا سب سے مقبول اور سب سے زیادہ پسندیدہ اخبار بن جائے گا اور میرا برسوں کا خواب پورا ہو جائے گا کہ میں پاکیشیا ڈیلی نیوز پیپر پاکیشیا کے ہر فرد کے ہاتھوں میں دیکھ سکوں''...... ارشاد عباسی نے فرط جذبات سے کانپتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ تم فکر نہ کرو اور ایک بات اور''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہاں ہاں کہو۔ میں سن رہا ہوں''...... ارشاد عباسی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کسی کو اس بات کی خبر نہیں ہونی چاہئے کہ یہ تمام نیوز میں

یعنی لیڈی گھوسٹ تمہیں فراہم کر رہی ہوں۔ میں تمہاری سوچ سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہوں۔ جس وقت مجھے پتہ چلا کہ تم نے کسی کے سامنے میرا نام لیا ہے تو پھر وہ دن تمہاری زندگی کا آخری دن ہو گا پھر نہ تم رہو گے اور نہ تمہارا پاکیشیا ڈیلی نیوز پیپر۔ سمجھے تم''...... لیڈی گھوسٹ نے ایک بار پھر پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں ہاں۔ میں سمجھ گیا۔ تم بے فکر رہو۔ میں تمہارے بارے میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گا بلکہ میں خود بھی کبھی تمہارا نام اپنی زبان پر نہیں لاؤں گا''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''یہ بات ریٹا کو بھی سمجھا دینا۔ گڈ بائے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا اور پھر اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔ رسیور میں ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن ارشاد عباسی ابھی تک حیرت سے بت بنا ہوا تھا اور اس نے ابھی تک رسیور کان سے نہیں ہٹایا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ابھی تک رسیور سے اسے لیڈی گھوسٹ کی آواز سنائی دے رہی ہو۔

''سر''...... ریٹا نے ارشاد عباسی کو خاموش دیکھ کر پریشانی کے عالم میں کہا تو ارشاد عباسی بری طرح سے چونک پڑا۔ اس نے پہلے حیرت سے ریٹا کی طرف دیکھا پھر کان سے رسیور ہٹا کر اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔

''کیا ہوا سر۔ کیا وہ واقعی لیڈی گھوسٹ تھی''...... ریٹا نے

پوچھا۔ ارشاد عباسی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا دیا۔

''ہاں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن اس نے آپ کو فون کیوں کیا تھا۔ کیا کہہ رہی تھی وہ آپ سے''...... ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں۔ تم اٹھو۔ تمہیں ابھی میرے ساتھ چلنا ہے''۔ ارشاد عباسی نے کہا۔

''ساتھ چلنا ہے۔ لیکن کہاں''...... ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ابھی کوئی سوال مت کرو۔ راستے میں تمہیں میں ساری بات بتا دوں گا۔ تم اپنی نوٹ بک لو اور ایک منی کیمرہ بھی ساتھ لے لو ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس جگہ کیمرے کی بھی ضرورت پڑ جائے''۔ ارشاد عباسی نے سنجیدگی سے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو پھر ہم اپنے ساتھ کسی کیمرہ مین کو لے چلتے ہیں''...... ریٹا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ وہاں سوائے میرے اور تمہارے کوئی نہیں جائے گا۔ تم چلو''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''یس سر۔ کیا میں اپنا لیپ ٹاپ ساتھ لے جا سکتی ہوں''۔ ریٹا نے کہا۔

''نہیں۔ اسے یہیں رہنے دو۔ واپس آ کر لے لینا''...... ارشاد

عباسی نے کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ارشاد عباسی میز کے پیچھے سے نکلا اور وہ دونوں آفس سے نکلتے چلے گئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ ایک کار میں شہر کی مصروف سڑکوں پر اڑے جا رہے تھے۔ ارشاد عباسی نے ڈرائیور بھی ساتھ نہیں لیا تھا۔ وہ کار خود ڈرائیو کر رہا تھا اور ریٹا اس کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی جس کے چہرے پر ابھی تک حیرت کے بادل منڈلا رہے تھے کہ لیڈی گھوسٹ نے چیف ایڈیٹر کو کیوں فون کیا تھا اور اس نے اسے ایسی کیا بات بتائی تھی کہ چیف ایڈیٹر اسے ساتھ لے کر چل پڑا تھا۔

''سر۔ اب تو بتا دیں کہ ہم کہاں جا رہے ہیں اور لیڈی گھوسٹ نے آپ کو کیا بتایا ہے''...... ریٹا نے پوچھا۔

''ہم ہوٹل سی روز جا رہے ہیں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''ہوٹل سی روز۔ سیون سٹار ہوٹل''...... ریٹا نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... ارشاد عباسی نے مختصر سے انداز میں کہا۔

''لیکن کیوں۔ ہوٹل سی روز میں کیا ہے۔ کیا ہم وہاں کسی سے ملنے جا رہے ہیں''...... ریٹا نے پوچھا۔

''ہاں''...... ارشاد عباسی نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''لیکن کس سے''...... ریٹا نے پوچھا۔

''ایک لاش سے''...... ارشاد عباسی نے کہا اور ریٹا بری طرح سے اچھل پڑی۔

''لل لل۔ لاش۔ یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر''۔ ریٹا

نے لاش کا سن کر بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ ہم ہوٹل سی روز کے ایک کمرے میں ایک لاش سے ملنے جا رہے ہیں جس کے بارے میں مجھے لیڈی گھوسٹ نے بتایا ہے''...... ارشاد عباسی نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ لیکن وہ کس کی لاش ہے''...... ریٹا نے اسی طرح خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک غیر ملکی ایجنٹ کی''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''غیر ملکی ایجنٹ''...... ریٹا نے کہا۔

''ہاں۔ اور اس لاش کے پاس ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں تم سنوں گی تو تم بھی حیران رہ جاؤ گی بلکہ اس غیر ملکی ایجنٹ اور اس کے پاس موجود چیز کے بارے میں جب ہمارے اخبار میں ہیڈ لائن شائع ہو گی تو جو بھی پڑھے گا اس کے ہوش اڑ جائیں گے''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''اوہ۔ ایسی کیا چیز ہے اس غیر ملکی ایجنٹ کے پاس''...... ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔ وہاں چل کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا''...... ارشاد عباسی نے جواب دیا۔

''یس سر۔ لیکن سر جب آپ لیڈی گھوسٹ سے بات کر رہے تھے تو آپ نے میرا بھی دو بار نام لیا تھا۔ کیا میں آپ سے پوچھ سکتی ہوں کہ آپ نے میرا نام کیوں لیا تھا''...... ریٹا نے پوچھا۔

''لیڈی گھوسٹ کا تعلق ماورائی دنیا سے معلوم ہوتا ہے ریٹا۔ اس نے کہا تھا کہ اس کی ہزاروں آنکھیں ہیں اور وہ زمین میں چھپی ہوئی چیزوں کو بھی آسانی سے دیکھ سکتی ہے۔ اس نے کہا تھا کہ اسے معلوم ہے کہ تم اس وقت میرے آفس میں بیٹھی ہو اور تم نے ہی اس کی کال اٹنڈ کی تھی''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''ارے۔ اسے میرے بارے میں کیسے پتہ چلا اور وہ میرا نام کیسے جانتی ہے''...... ریٹا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم اور تمہیں یہ سن کر اور زیادہ شاک لگے گا کہ اس نے تمہارا لکھا ہوا آرٹیکل بھی پڑھ لیا تھا''...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا اس کی طرف آنکھیں پھاڑے دیکھتی رہ گئی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا وہ ہمارے ساتھ آفس میں موجود تھی''...... ریٹا نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں نے کہا ہے کہ مجھے اس کا تعلق ماورائی دنیا سے معلوم ہوتا ہے جو ایک لمحے میں کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے اور زمین میں چھپائی ہوئی چیزیں بھی ڈھونڈ نکالتی ہے جس کی وجہ سے اس کا شہرہ ہو رہا ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''حیرت ہے۔ اگر اس کا تعلق ماورائی دنیا سے ہے تو پھر وہ اس طرح چوریاں کیوں کرتی پھر رہی ہے''...... ریٹا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''جو بھی ہے۔ مجھے تو اس بات کی خوشی ہے کہ اس نے مجھ سے

وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے کارناموں کے بارے میں تمام نیوز سب
سے پہلے مجھے دیا کرے گی اور وہ جو کچھ بھی کرے گی اس کے
کارنامے کی تفصیل سب سے پہلے میرے ہی اخبار کی زینت بنے
گی۔ اگر ایسا ہوا تو سوچو ہمارا نیوز پیپر کہاں سے کہاں پہنچ جائے
گا''...... ارشاد عباسی نے کہا۔
''یس سر۔ اس وقت واقعی ہر پاکیشیائی کی زبان پر لیڈی
گھوسٹ کا ہی نام ہے۔ اگر اس کی چوریوں کی خبر ہمارا اخبار سب
سے پہلے شائع کر دے تو لوگ دوسرے اخبارات کو چھوڑ کر ہمارا
اخبار ہی حاصل کریں گے اور ہم دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی
کرتے چلے جائیں گے''...... ریٹا نے کہا۔
''یہی تو میں چاہتا ہوں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔
''لیکن سر۔ ایک بات سمجھ میں نہیں آئی''...... ریٹا نے کہا۔
''کون سی بات''...... ارشاد عباسی نے کار ہوٹل سی روز کے
کمپاؤنڈ کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔
''لیڈی گھوسٹ نے آپ کو ہی فون کیوں کیا اور اس نے آپ
کو ہی یہ آفر کیوں کی ہے کہ وہ اپنے تمام کارناموں کی خبر پہلے
آپ کو ہی دیا کرے گی''...... ریٹا نے ارشاد عباسی کی طرف غور
سے اور قدرے شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔
''میں نہیں جانتا اور تم میری طرف اس طرح شک بھری نظروں
سے نہ دیکھو۔ میں تمہاری آنکھوں کا مفہوم سمجھ رہا ہوں۔ تم شاید یہ

سمجھ رہی ہو کہ میرا لیڈی گھوسٹ سے کوئی تعلق ہے۔ اسی لئے وہ
ایسا کر رہی ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے سمجھی تم۔ اس نے مجھے ہی
فون کیوں کیا ہے اس کا بھی ابھی میرے پاس کوئی جواب نہیں
ہے''...... ارشاد عباسی نے سخت لہجے میں کہا اور پارکنگ میں لے جا
کر کار روک دی۔
''چلو آؤ''...... ارشاد عباسی نے کار کا انجن بند کرتے ہوئے اور
کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور کار سے باہر آ گیا۔ ریٹا بھی اپنا
ہینڈ بیگ لے کر باہر آ گئی۔
''کیا ہم ہوٹل انتظامیہ کو بتائیں گے کہ ہم کون ہیں اور یہاں
کس مقصد کے لئے آئے ہیں''...... ریٹا نے پوچھا۔
''نہیں۔ ابھی کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم یہاں
ایک گیسٹ کو ملنے آئے ہیں جو ہوٹل کے نائنتھ فلور کے کمرہ نمبر نو
سو چالیس میں ہے اور اس کا نام مارفلے ہے اور وہ نیدر لینڈ سے
آیا ہے''...... ارشاد عباسی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آہستہ آواز
میں کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے
تیز تیز چلتا ہوا ان کے قریب آیا اور اس نے ارشاد عباسی کو ایک
ٹوکن تھما دیا اور ٹوکن کا دوسرا حصہ اس کی کار کی سکرین کے وائپر
کے نیچے لگا دیا۔
''آؤ''...... ارشاد عباسی نے کہا اور وہ دونوں پارکنگ سے نکل
کر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہوٹل کے باہر

ایک خوش پوش دربان کھڑا تھا۔ انہیں آتے دیکھ کر اس نے انہیں مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر ان کے لئے گلاس ڈور کھول دیا۔ دونوں اطمینان بھرے انداز میں ہال میں داخل ہو گئے۔

ہال میں ہر طرف انتہائی بھینی بھینی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ زمین پر خوبصورت اور دبیز قالین بچھے ہوئے تھے جن پر ان کے پاؤں دھنس دھنس جا رہے تھے۔ ہال میں خوبصورت میزیں سجی ہوئی تھیں اور دیواروں کے ساتھ گیسٹ کے بیٹھنے کے لئے قیمتی اور نفیس صوفے اور کرسیاں ایک خاص ترتیب سے لگی ہوئیں تھی جبکہ بائیں جانب ایک بڑا سا کاؤنٹر بنا ہوا تھا جہاں مہمانوں کے لئے رومز کی بکنگ کی جاتی تھی۔ کاؤنٹر پر دو نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جن کے سامنے کمپیوٹرز رکھے ہوئے تھے اور وہ انہماکی سے ان پر کام کر رہی تھیں۔

''ایکسکیوز می پلیز''...... ارشاد عباسی نے کاؤنٹر کے پاس جا کر ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... لڑکی نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرا نام ارشاد الحسن عباسی ہے اور میں ایک نیشنل کمپنی کا چیئرمین ہوں۔ نیدرلینڈ سے مسٹر مارفلے آئے ہیں جو ہوٹل کے نائنتھ فلور کے کمرہ نمبر نو سو چالیس میں موجود ہیں۔ ہم ان سے ملنا

چاہتے ہیں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''یس سر۔ ایک منٹ پلیز۔ میں ان سے بات کر کے آپ کو بتاتی ہوں''...... کاؤنٹر گرل نے کہا تو ارشاد عباسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دل ہی دل میں ہنس رہا تھا کہ جس کمرے کا اس نے بتایا تھا وہاں ایک لاش موجود تھی اور لاش بھلا کاؤنٹر گرل کا فون کیسے اٹنڈ کر سکتی تھی۔ لڑکی نے کمپیوٹر کے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور کمرہ نمبر نو سو چالیس میں موجود مارفلے سے بات کرنے کے لئے نمبر پریس کرنے لگی۔ چند لمحوں تک اس نے رسیور کان سے لگائے رکھا پھر اس نے کریڈل پر ہاتھ مارا اور پھر ٹون آتے ہی اس نے ری ڈائل کا بٹن پریس کر دیا۔ اس نے پھر چند لمحے رسیور کان سے لگائے رکھا پھر اس نے رسیور کان سے ہٹا کر کریڈل پر رکھ دیا۔

''سوری سر۔ مسٹر مارفلے کال اٹنڈ نہیں کر رہے ہیں''...... کاؤنٹر گرل نے کہا۔

''حیرت ہے۔ ابھی چند لمحے قبل تو میری ان سے سیل فون پر بات ہوئی ہے وہ تو کہہ رہے تھے کہ وہ روم میں ہی موجود ہیں۔ پھر وہ آپ کی کال کیوں اٹنڈ نہیں کر رہے ہیں۔ کہیں وہ باہر تو نہیں چلے گئے''...... ارشاد عباسی نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ وہ ایک کامیاب نیوز پیپر کا چیف ایڈیٹر تھا جو ایک وقت میں کرائم رپورٹر رہ چکا تھا اس لئے وہ جانتا تھا کہ وہ کس

طریقے سے کاؤنٹر گرل کو اپنے دام میں لا سکتا ہے کہ وہ انہیں بغیر مارفلے سے بات کیے اس کے روم تک جانے کی اجازت دے سکتی ہے۔

''نو سر۔ ہمارے پاس ان کے روم اور ہوٹل سے باہر جانے کی کوئی انفارمیشن نہیں ہے۔ اگر وہ کمرے سے یا ہوٹل سے باہر گئے ہوتے تو ہمارے پاس اس کا ریکارڈ ہوتا''...... کاؤنٹر گرل نے کہا۔

''پھر ہو سکتا ہے کہ وہ واش روم میں ہوں۔ اگر آپ کہیں تو میں ان سے سیل فون پر بات کر کے آپ کو یقین دلا دوں کہ انہوں نے خود ہمیں بلایا ہے''...... ارشاد عباسی نے جیب سے اپنا قیمتی سیل فون نکالتے ہوئے کہا۔

''اوہ نو سر۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ ہمارے معزز گیسٹ کے معزز دوست ہیں۔ اس لئے ہمیں کسی تصدیق کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نائنتھ فلور پر چلے جائیں۔ ہر فلور پر ویٹنگ روم بھی موجود ہیں۔ آپ دیکھ لیں اگر مسٹر مارفلے کمرے میں نہ ہوئے تو آپ اس فلور کے ویٹنگ روم میں ان کا ویٹ کر سکتے ہیں''۔ کاؤنٹر گرل نے خوش اخلاقی سے کہا تو ارشاد عباسی کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

''تھینک یو۔ تھینک یو ویری مچ۔ اگر وہ روم میں نہ ہوئے تو ہم ان کا ویٹنگ روم میں انتظار کر لیں گے''...... ارشاد عباسی نے کہا اور پھر اس نے ریٹا کو اشارہ کیا اور پھر وہ دائیں طرف موجود اس

حصے کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں لفٹیں کام کر رہی تھیں۔

لفٹ میں سوار ہو کر دونوں نائنتھ فلور پر پہنچ گئے جہاں بے شمار خوبصورت راہداریاں بنی ہوئی تھیں۔ سیون سٹار ہوٹل ہونے کی وجہ سے ان راہداروں کو بھی قیمتی قالینوں اور سائیڈوں میں گلدانوں میں خوبصورت اور تازہ پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

دونوں مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے ایک راہداری کے آخری سرے میں آئے اور ایک کمرے کے دروازے کے سامنے آ کر رک گئے۔ کمرے کے دروازے پر نو سو چالیس نمبر لکھا ہوا تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ ارشاد عباسی نے دائیں بائیں دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ ارشاد عباسی نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی کہ دروازہ لاکڈ نہیں تھا۔ اس نے ہلکے سے جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔

''سر۔ کیا اس طرح ہمارا اس کمرے میں گھسنا مناسب ہو گا''۔ ریٹا نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''کچھ نہیں ہوتا۔ اس کمرے میں ہمیں جو ملنے والا ہے اس سے ہمارے وارے نیارے ہو جائیں گے اور پاکیشیا کی عوام کو آج شام کے سپیشل نیوز پیپر میں ایک دھماکہ خیز اور پاکیشیا کی بہت بڑی خبر پڑھنے کو ملے گی جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے''...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ارشاد عباسی نے احتیاطاً ایک بار پھر راہداری میں دائیں بائیں دیکھا اور پھر وہ دروازہ کھول

کر اندر داخل ہو گیا۔ ریٹا بھی اس کے پیچھے اندر آ گئی۔ یہ ایک چھوٹی راہداری تھی جس سے گزر کر وہ جیسے ہی ایک کمرے میں داخل ہوئے دونوں اس برح طرح سے اچھل پڑے جیسے اچانک ان کے پیروں کے پاس زور دار دھماکے سے بم پھٹ گیا ہو۔ ان کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئی تھیں۔

''لیڈی گھوسٹ۔ کیا مطلب۔ کون لیڈی گھوسٹ اور تم نے کیا کہا کہ تم اس علی عمران سے بات کرنا چاہتی ہو جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا حالانکہ لیڈی گھوسٹ کا نام اور اس کی بات سن کر اس کے دماغ میں چیونٹیاں سی رینگنا شروع ہو گئی تھیں۔

''ہاں۔ مسٹر علی عمران۔ میں تمہارے بارے میں سب جانتی ہوں کہ تم کون ہو اور کیا ہو''...... لیڈی گھوسٹ کی طنز بھری آواز سنائی دی۔

''دیکھیں محترمہ۔ آپ کے نام سے ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ کسی بھوت کمپنی سے بات کر رہی ہیں یا پھر آپ کا تعلق بھوتوں کی دنیا سے ہے لیکن مجھے آپ کی آواز سے لگ رہا ہے جیسے آپ کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے۔ آپ مجھ جیسے حقیر فقیر پر اتنا بڑا الزام کیسے لگا سکتی ہیں کہ میں کون ہوں اور میری حقیقت کیا ہے''۔ عمران

نے منہ بنا کر کہا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھ لیا تھا لیکن اس کے ارد گرد کوئی نہیں تھا جو اس کی باتیں سن سکے۔

''کیا یہ سب باتیں تم مجھ سے اس طرح گیلری میں کھڑے ہو کر کرو گے''...... لیڈگی گھوسٹ نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ جس گیلری میں کھڑا تھا اس کے ارد گرد تو کوئی نہیں تھا لیکن دو تین افراد سیڑیاں چڑھتے ہوئے اوپر ضرور آ رہے تھے لیکن وہ مرد تھے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور گیلری کے کنارے پر لگے جنگلے کے پاس آ کر سڑک کی طرف دیکھنے لگا۔ سڑک پر معمول کے مطابق گاڑیاں اور لوگ آ جا رہے تھے۔

''تم تو ہر طرف ایسے دیکھ رہے ہو جیسے میں تمہارے پاس ہی کہیں کھڑی ہوں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تو کیا تم میری حرکات کسی جادوئی آئینے میں دیکھ رہی ہو''۔ عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ بالکل۔ میرے پاس ایک جادوئی آئینہ ہے جس سے میں کسی کو بھی دیکھ سکتی ہوں''...... لیڈی گھوسٹ کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہونہہ۔ مجھے کیوں فون کیا ہے''...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔ اس کے کانوں میں ابھی تک لیڈی گھوسٹ کی آواز گونج رہی

تھی جس نے اسے ایکسٹو کہا تھا۔

''تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''کون سی بات''...... عمران نے کہا۔

''واپس اپنے فلیٹ میں چلو۔ پھر بتاتی ہوں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''اس وقت میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں۔ تم بعد میں بات کر لینا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے تم سے ابھی اور اسی وقت بات کرنی ہے۔ اگر تم نے انکار کیا تو پھر میں دوبارہ تم سے کبھی رابطہ نہیں کروں گی البتہ میں تمہارا۔ میرا مطلب ہے کہ ایکسٹو کا راز تمہارے ساتھیوں تک پہنچا دوں گی۔ اگر میں نے ایسا کر دیا تو پھر تم خود سمجھ جاؤ گے کہ میں نے جو کہا تھا وہ غلط نہیں تھا''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ کیا تم مجھے دھمکی دے رہی ہو''۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں بالکل۔ اس میں کوئی شک والی بات نہیں ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے نارمل لہجے میں کہا۔

''ہونہہ''...... عمران غرا کر رہ گیا اسے واقعی لیڈی گھوسٹ کی بے تکی باتوں پر غصہ آنا شروع ہو گیا تھا۔

''ہنکارہ بھرنے سے کچھ نہیں ہو گا مسٹر ایکسٹو۔ میں تمہارا سیٹ

اپ جانتی ہوں۔ اگر تمہیں میری باتوں پر اب بھی شک ہے تو چلو
میں تمہیں ایک اور کلیو دے دیتی ہوں جس سے تمہیں یقین ہو
جائے گا کہ میں جو کہہ رہی ہوں وہ غلط نہیں ہے۔ میں تمہیں
تمہارے ڈمی ایکسٹو کے بارے میں بتاتی ہوں جسے تم بلیک زیرو
کہتے ہو اور جس کا اصلی نام طاہر ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا
اور اس کی بات سن کر عمران کو واقعی اس بار اپنے پیروں تلے سے
زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''ایکسٹو کا راز، جس فائل میں ہے اس کا کوڈ نائن ون ون تھری
فور ڈبل ایکسٹو ہے''...... دوسری طرف سے آواز آئی اور عمران کو
اپنے سر پر ہتھوڑے سے برستے ہوئے محسوس ہوئے۔

''تم کہاں ہو''...... عمران نے خود کو حیرت انگیز طور پر سنبھالتے
ہوئے کہا۔

''تمہارے فلیٹ میں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران پلٹ
کر اپنے فلیٹ کے دروازے کی طرف دیکھنے لگا جسے اس نے ابھی
چند لمحے قبل لاک کیا تھا۔

''لیکن میں ابھی تو فلیٹ سے باہر آیا ہوں۔ اگر تم میرے فلیٹ
میں تھی تو تم میرے سامنے کیوں نہیں آئی تھی''...... عمران نے کہا۔

''ظاہری حالت میں تو میں اب بھی تمہارے فلیٹ میں نہیں
ہوں لیکن اس کے باوجود میں تمہارے قریب ہی ہوں اور تمہاری ہر
حرکت دیکھ سکتی ہوں اب تم فلیٹ میں چلو۔ باقی باتیں وہیں ہوں

گی''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا اور اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا
لیڈی گھوسٹ نے رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے
سیل فون کان سے ہٹایا اور پھر وہ لیڈی گھوسٹ کا نمبر دیکھنے لگا
لیکن یہ دیکھ کر وہ ایک بار پھر اچھلنے پر مجبور ہو گیا کہ کال کے ختم
ہوتے ہی اس کے سیل فون کی کال ریسیونگ لسٹ سے لیڈی
گھوسٹ کا نمبر غائب ہو گیا تھا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے خود اس کا نمبر دیکھا تھا پھر سیل
فون سے اس کا نمبر کیسے ڈیلیٹ ہو گیا''...... عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ذہن میں اب جیسے چیونٹیوں نے
رینگنے کے ساتھ ساتھ کاٹنا بھی شروع کر دیا تھا۔ چند لمحے وہ وہیں
کھڑا سڑک پر ادھر ادھر بھاگتی ہوئی گاڑیوں اور آتے جاتے لوگوں
کو دیکھتا رہا پھر وہ مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا اپنے فلیٹ کے دروازے
کے پاس آ گیا۔ اس نے فلیٹ کے دروازے کے اوپر موجود جھری
میں انگلیاں ڈال کر چابی نکالی اور پھر وہ فلیٹ کا لاک اور دروازہ
کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ جیسے ہی وہ فلیٹ میں داخل ہوا اسی لمحے
فلیٹ کے سپیشل روم میں موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

سپیشل روم میں موجود فون ایکسٹو کے لئے مخصوص تھا جس پر
بلیک زیرو اس سے یا وہ بلیک زیرو سے بات کرتا تھا اور ضرورت
پڑنے پر عمران بطور ایکسٹو اس فون سے ممبران کو کال کر کے
احکامات بھی دیتا تھا۔ عمران نے دروازہ بند کر کے اسے لاک لگایا

اور تیز تیز چلتا ہوا اندر آ گیا۔ اس کی نظریں ہر طرف گھوم رہی تھیں جیسے اسے یقین ہو کہ لیڈی گھوسٹ اس کے فلیٹ کے اندر ہی کہیں موجود ہو۔ اس نے ہر طرف دیکھ لیا لیکن اسے وہاں لیڈی گھوسٹ کہیں دکھائی نہیں دی اور نہ ہی عمران کو فلیٹ میں کسی کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا۔ سپیشل روم میں مسلسل فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔
جب عمران نے سارے فلیٹ کا جائزہ لے لیا تو وہ تیز تیز چلتا ہوا سپیشل روم میں آیا اور سامنے تپائی پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی جانب بڑھتا چلا گیا جس کی مسلسل گھنٹی بج رہی تھی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص انداز میں کہا کیونکہ اس نمبر پر اسے سیکرٹ سروس کے ممبران کی بھی کال موصول ہو سکتی تھی۔

''لیڈی گھوسٹ بول رہی ہوں''...... رسیور سے اسی لڑکی کی آواز سنائی دی جس سے عمران نے سیل فون پر بات کی تھی۔ لیڈی گھوسٹ کی سپیشل فون پر آواز سن کر عمران کا دماغ جھنجھنا اٹھا۔

''کیا مطلب۔ کون لیڈی گھوسٹ۔ میں کسی لیڈی گھوسٹ کو نہیں جانتا''...... عمران نے کہا اور اس نے فوراً رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ واقعی لیڈی گھوسٹ سے اب پریشان ہو گیا تھا جس نے سیل فون پر اس سے ناقابل یقین باتیں کی تھیں اور اب وہ اسے سپیشل فون پر بھی کال کر رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ واقعی عمران کی اصلیت کے بارے میں سب کچھ جانتی ہو۔

چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران پریشانی کے عالم میں فون کی طرف دیکھنے لگا جیسے وہ فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ وہ فون اٹھائے یا نہیں۔ پھر اس نے سر جھٹکتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''بولو''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''کیا بولوں۔ میری آواز سن کر تو تم یوں خوفزدہ ہو گئے ہو جیسے ایک ننھا بچہ اپنی غصیلی ماں کی آواز سن کر ڈر جاتا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور طنز کا عنصر تھا۔

''تمہیں یہ نمبر کس نے دیا ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''اگر میں تمہارا اتنا بڑا راز حاصل کر سکتی ہوں تو پھر تمہارا یہ نمبر حاصل کرنا میرے لئے کیا مشکل ہو سکتا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ تم چاہتی کیا ہو''...... عمران نے سر جھٹک کر پوچھا۔

''بس میں نے فی الحال تمہیں یہی بتانے کے لئے کال کی تھی کہ مجھ سے بچ کر رہنا۔ میں تمہاری سوچ اور تمہارے خیالوں سے بھی کہیں زیادہ تیز ہوں اور یہ سمجھ لو کہ میں تمہاری ایک ایک حرکت پر نظر رکھ سکتی ہوں۔ تم کہیں بھی جاؤ کچھ بھی کرو۔ مجھے اس کا علم ہو جائے گا۔ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تمہارے ڈی ایکسٹو نے

سیکرٹ سروس کے ممبران کو دانش منزل کس لئے بلایا ہے۔ وہ آفیشل طور پر ممبران کو میری تلاش میں لگانا چاہتا ہے اور وہ بھی اس بات کو بنیاد بنا کر کہ میں نے قبرستان میں چار ایکریمینز کو ہلاک کیا تھا''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم مجھ پر دباؤ ڈال کر یہ چاہتی ہو کہ میں ممبران کو تمہاری تلاش سے روک دوں''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''نہیں۔ میں نے یہ نہیں کہا۔ ممبران کے ساتھ تم بھی مجھے تلاش کرنا شروع کر دو گے تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں تمہارے پاس ہوتے ہوئے بھی تم سے کوسوں دور ہوں۔ تم کسی بھی طرح مجھ تک نہیں پہنچ سکتے اور نہ کبھی یہ جان سکتے ہو کہ میں کون ہوں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''تو پھر تمہارا مجھے فون کرنے کا مقصد کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جن چار غیر ملکیوں کو قبرستان میں ہلاک کیا گیا ہے ان کی ہلاکت میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''اگر ان کی ہلاکت میں تمہارا کوئی ہاتھ نہیں ہے تو پھر تمہیں کیا پریشانی ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''پریشانی ہے۔ میں نے اپنا نام صرف چوری کی دنیا تک محدود رکھا ہوا ہے۔ میں قتل و غارت پسند نہیں کرتی اور ابھی تک میرے ہاتھوں کوئی قتل نہیں ہوا ہے۔ وقت آنے پر شاید ایسا ہو جائے لیکن

بہرحال میں اس سے بچنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ اس لئے میں نہیں چاہتی کہ دنیا مجھے چور کی بجائے قاتل کے حوالے سے یاد کرے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا چوری کرنا یا ڈاکے ڈالنا کرائم نہیں ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں تھیف تھی۔ تھیف ہوں اور تھیف بن کر ہی رہنا چاہتی ہوں اور بس''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''کیا تم اس قبرستان میں گئی تھی جہاں چار ایکریمینز کا قتل ہوا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں گئی تھی''...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

''کیا تم نے انہیں وہاں بلایا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ میری ان سے ایک ڈیل ہوئی تھی۔ اس ڈیل کو پورا کرنے کے لئے میں نے ہی انہیں اس قبرستان میں بلایا تھا لیکن جب میں ان سے ملی تھی اس وقت تک وہ چاروں زندہ تھے''۔ لیڈگی گھوسٹ نے کہا۔

''تو تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تمہارے جانے کے بعد انہیں ہلاک کیا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں ایسا ہی ہوا تھا۔ وہاں تیز بارش ہو رہی تھی اس لئے میں زیادہ دیر وہاں رک نہیں سکتی تھی۔ میری ڈیل پوری ہو گئی تھی اس

لئے میں نے ان کی چیز انہیں دی اور ان سے اپنا معاوضہ لیا اور وہاں سے نکل گئی تھی''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''تو کیا تم نے ان چاروں کے علاوہ وہاں کسی اور کو نہیں دیکھا تھا''......عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ اگر دیکھا ہوتا تو میں اسے کسی بھی صورت میں ان ایکریمیز کو ہلاک نہ کرنے دیتی''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''اچھا چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ تم میرے جس راز کا ذکر کر رہی ہو یہ راز تمہیں کہاں سے ملا ہے''......عمران نے پوچھا۔

''ایکسٹو کے راز کی بات کر رہے ہو''...... لیڈی گھوسٹ نے پوچھا۔

''ہاں''......عمران نے جبڑے بھینچ کر کہا۔

''دانش منزل جاؤ گے تو تمہیں خود پتہ چل جائے گا کہ مجھے یہ راز کیسے ملا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم دانش منزل کے بارے میں بھی جانتی ہو''......عمران نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ ایکسٹو کا راز دانش منزل کے سٹرانگ روم میں تھا اس لئے مجھے وہاں مجبوراً جانا ہی پڑا تھا''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا ایکسٹو کی فائل تمہارے پاس ہے''...... عمران نے غرا کر پوچھا۔

''اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ دانش منزل جاؤ گے تو تمہیں پتہ

چلا جائے گا کہ ایکسٹو کے راز کی فائل وہاں موجود ہے یا نہیں۔ اگر وہاں تمہیں وہ فائل نہ ملی تو سمجھ لینا کہ وہ فائل لیڈی گھوسٹ کے پاس ہو گی''...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا اور عمران کو اپنے دماغ میں ایک بار پھر زہریلی چیونٹیوں کے کاٹنے کا احساس ہوا۔

''تم ہو کہاں اس وقت''......عمران نے غرا کر پوچھا۔

''کیوں تم ملنا چاہتے ہو مجھ سے''...... لیڈی گھوسٹ نے زہریلے انداز میں ہنس کر کہا۔

''ہاں''......عمران نے کہا۔

''سوری۔ یہ فیصلہ میں خود کروں گی کہ مجھے تم سے ملنا ہے یا نہیں اور ابھی تک میں نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے کہ میں تمہارے سامنے آؤں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران نے ایک بار پھر جبڑے بھینچ لئے۔

''تمہارا اصلی نام کیا ہے''......عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''ابھی نہیں بتا سکتی''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''کیوں نہیں بتا سکتی''......عمران نے کہا۔

''میری مرضی''...... لیڈی گھوسٹ نے جیسے اٹھلا کر کہا تو عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ لیڈی گھوسٹ اس کے خیالوں سے بھی کہیں تیز تھی۔

''اچھا ایک بات بتاؤ''......عمران نے کہا۔

"پوچھو"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"قبرستان میں جن ایکریمینز کو قتل کیا گیا ہے۔ ان سے تمہاری کیا ڈیل ہوئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"سوری۔ یہ سیکرٹ ہے اور میں اپنا سیکرٹ کسی کو نہیں بتاتی"۔ لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"اچھا۔ یہ تو بتا سکتی ہو نا کہ نیشنل میوزیم سے جو بلیو ڈائمنڈ چوری ہوا ہے وہ تم نے ہی کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کا اقرار میں اخبارات میں کر چکی ہوں۔ یہ میرا ہی کارنامہ ہے"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"کیا تم جانتی ہو کہ پاکیشیا کے لئے اس ڈائمنڈ کی کیا حیثیت تھی"...... عمران نے ایک بار پھر غرا کر کہا۔

"وہ ایک تاریخی اور قدیم ہیرا تھا جس کا تعلق فرعونوں سے تھا۔ قدیم اور تاریخی ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی مالیت بھی لاکھوں کروڑوں ڈالرز میں تھی۔ بس اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے اس ڈائمنڈ کی حقیقت"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"نہیں۔ اس ہیرے میں کچھ اور بھی تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہیرے میں کچھ اور بھی تھا۔ میں سمجھی نہیں"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"ہونہہ۔ میں تمہیں یہ سب نہیں بتا سکتا۔ اچھا کیا تم جانتی ہو کہ وہ ہیرا اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں جانتی ہوں"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کہاں ہے۔ بتاؤ مجھے"...... عمران نے کہا۔

"اس قاتل کے پاس جس نے سفارت خانے کے چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا تھا"...... لیڈی گھوسٹ نے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران نے غصے اور بے بسی سے آنکھیں بھینچ لیں۔

"تو تم نہیں بتانا چاہتی"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بتا تو دیا ہے۔ ہیرا اگر ان ایکریمینز کے پاس سے نہیں ملا ہے تو پھر اسے قاتل ہی لے گیا ہے اور ان افراد کا قتل شاید اس نے ہیرے کے لئے ہی کیا ہو"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"تو کیا تم جانتی ہو قاتل کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں جانتی ہوں اسے۔ میں نے اسے اپنی کوششوں سے ڈھونڈ نکالا ہے"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"اور ظاہر ہے تم مجھے اس کے بارے میں بھی کچھ بتانے کی بجائے سوری سے کام چلانا پسند کرو گی"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"نہیں۔ میں سوری نہیں کروں گی۔ اس کے بارے میں آج شام کو بذریعہ اخبار تمہیں پتہ چل جائے گا۔ میں نے ایک اخبار

کے چیف ایڈیٹر کو اس کے بارے میں ساری رپورٹ دے دی ہے۔ البتہ ایک بات تھی جس کے لئے میں پریشان تھی اور اسی لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''کس بات کے لئے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''بلیو ڈائمنڈ کے بارے میں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیا بتانا چاہتی ہو تم مجھے بلیو ڈائمنڈ کے بارے میں''۔ عمران نے پوچھا۔

''یہ کہ جس نے چاروں ایکریمینز کو ہلاک کیا تھا وہ ان سے بلیو ڈائمنڈ چھین کر لے گیا تھا اور اس نے فوری طور پر بلیو ڈائمنڈ اسرائیل پہنچا دیا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران اچھل پڑا۔

''اسرائیل''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اس وقت بلیو ڈائمنڈ اسرائیل میں سوپر ایجنسی کے کرنل اسکاٹ کی تحویل میں ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار اپنا سر پکڑ لیا۔

''اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ اگر بلیو ڈائمنڈ اسرائیلی سوپر ایجنسی کے پاس پہنچ چکا ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا اس وقت شدید خطرے میں ہے''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا خطرے میں۔ کیا مطلب۔ ایک ہیرے کی وجہ سے پاکیشیا کو اسرائیل سے کیا خطرات ہو سکتے ہیں''...... لیڈی گھوسٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ واقعی بلیو ڈائمنڈ کی اہمیت سے ناواقف ہو۔

''اس بلیو ڈائمنڈ میں پاکیشیا کا ایک اہم راز ہے۔ اگر وہ راز اسرائیل کے سامنے عیاں ہو گیا تو اسرائیل فوری طور پر پاکیشیا کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے اپنے ایجنٹ یہاں بھیج دے گا اور اگر اسرائیلی ایجنٹ یہاں پہنچ گئے تو وہ اپنا ٹارگٹ ہٹ کرنے کے لئے پاکیشیا میں قیامت برپا کر دیں گے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ بلیو ڈائمنڈ میں ایسا کون سا راز ہو سکتا ہے کہ اسرائیلی ایجنٹ پاکیشیا میں آ کر طوفان برپا کر سکیں۔ اگر ایسا ہوتا تو بلیو ڈائمنڈ پاکیشیا کے نیشنل میوزیم کی بجائے کہیں اور ہوتا''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے مجھے ساری بات تمہیں بتانی ہی پڑے گی''۔ عمران نے غرا کر کہا اور پھر اس نے لیڈی گھوسٹ کو پاکیشیا میں بننے والے نئے میزائل اسٹیشن کے بارے میں اور زیرو ٹائن ایجنسی کے ایکریمین ایجنٹ کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی جس نے میزائل اسٹیشن کی ماسٹر گن سے تصاویر لی تھیں اور پھر اس نے پکڑے جانے کے ڈر سے ماسٹر گن سے ریز ڈیٹا بلیو ڈائمنڈ میں

منتقل کر دیا تھا اور وہاں سے بھاگ نکلا تھا۔

''اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو کیا واقعی ایکریمین ایجنٹ نے ریز گن سے پاکیشیائی میزائل اسٹیشن کی تصاویر بلیو ڈائمنڈ میں منتقل کی تھیں''...... لیڈی گھوسٹ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں تم سے بار بار بلیو ڈائمنڈ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ مجھے اس ڈائمنڈ سے زیادہ اس میں موجود ان تصاویر کی فکر ہے جو اگر کسی دشمن ملک کے ہاتھ لگ گئی تو وہ اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے پوری فورس لے کر پاکیشیا پہنچ جائے گا اور پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان برداشت کرنا پڑے گا''۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ مجھ سے کیا ہو گیا میں نے تو اس ہیرے کو ایک عام ہیرا سمجھ کر چوری کیا تھا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ اس ہیرے میں پاکیشیا کا ایک اہم اور قیمتی راز بھی ہو سکتا ہے۔ اب میں سمجھ گئی کہ فرسٹ سیکرٹری نے میوزیم سے ہیرا چرانے کے بدلے مجھے اتنی بڑی رقم کیوں ادا کی تھی''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''فرسٹ سیکرٹری۔ کون فرسٹ سیکرٹری۔ اوہ کہیں یہ کام تم سے ایکریمین سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری جان اڈام نے تو نہیں کرایا''...... عمران نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ چونکہ تم نے مجھے اس ہیرے کی حقیقت کے بارے میں بتایا ہے اس لئے میں اب تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گی۔ مجھے اس

ہیرے کی چوری کے لئے ایکریمین سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری جان اڈام نے ہی ہائر کیا تھا اور میں نے ہیرا چوری کر کے انہیں اسی قبرستان میں بلایا تھا۔ فرسٹ سیکرٹری جان اڈام ہیرا لینے خود آنا چاہتا تھا لیکن اس کی طبیعت خراب تھی اس لئے اس نے مجھ سے ہیرے کے حصول کے لئے اپنے چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھ دو افراد کو بھیج دیا تھا۔ میں نے معاہدے کے تحت جان اڈام سے بات کر کے ہیرا ان کے حوالے کر دیا تھا لیکن وہاں ایک اور شخص بھی موجود تھا جس کا تعلق اسرائیل سے تھا اور وہ اسرائیلی سوپر ایجنسی کا ایجنٹ تھا۔ اسے شاید کسی طریقے سے معلوم ہو گیا تھا کہ میں نے ایکریمین سفارت خانے کے افراد کو ہیرا دینے کے لئے اس قبرستان میں بلایا ہے۔ وہ ہمارے آنے سے پہلے ہی وہاں آ کر چھپ گیا تھا اور جب میں نے ہیرا احتیاطاً کار کے ڈرائیور کے حوالے کیا تو اسرائیلی ایجنٹ نے اسے ہلاک کر کے اس سے ہیرا حاصل کر لیا اور پھر وہ ایک بار پھر چھپ کر بیٹھ گیا پھر جیسے ہی چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھی مجھ سے ملنے کے بعد کار کے پاس واپس آئے تو اس نے ان کو بھی ہلاک کر دیا اور وہاں سے نکل گیا اور وہ ادھر ادھر چھپنے کی بجائے فوری طور پر اسرائیل جانے کے لئے روانہ ہو گیا تھا۔ اس وقت تو مجھے ان سب باتوں کا علم نہیں ہوا لیکن اگلے دن اخبارات میں جب میں نے ایکریمین چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے تین ساتھیوں کی ہلاکت کا سنا تو میں

حیران رہ گئی۔ میں فوری طور پر جائے واردات پر گئی اور پھر میں نے وہاں جا کر تحقیقات کیں تو مجھے جائے حادثہ سے کچھ فاصلے پر موجود ایک برگد کے درخت کے پاس ایک کارڈ پڑا ہوا ملا تھا۔ اس کارڈ پر سرخ رنگ کا ایک سانپ بنا ہوا تھا اور کارڈ پر گرے ہولڈنگ کا نام اور اسرائیل کے تل ابیب کے ایک علاقے کا ایڈریس لکھا ہوا تھا۔ میں اسرائیلی کارڈ دیکھ کر بے حد حیران ہوئی اور جب میں نے اس کارڈ کے حوالے سے معلومات حاصل کی تو مجھے علم ہوگیا کہ یہ کارڈ اسرائیلی سوپر ایجنسی کے ایجنٹ گرے ہولڈنگ کا تھا جو اسرائیل سے پاکیشیا میں خصوصی طور پر فارن ایجنٹ بن کر آیا تھا اور اس کے کچھ کاغذات مس ہو گئے تھے اس لئے اس نے اسرائیل کی درخواست پر کچھ عرصہ کے لئے پاکیشیا میں موجود ایکریمین سفارت خانے میں پناہ حاصل کر لی تھی۔ جس روز فرسٹ سیکرٹری جان اڈام نے مجھ سے ہیرا لینے کے لئے اپنے آدمیوں کو قبرستان بھیجا تھا اسی روز سے گرے ہولڈنگ بھی سفارت خانے سے چلا گیا تھا۔ میں نے اپنے ذرائع سے جب اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں تو مجھے اس کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ اسرائیل پہنچ چکا ہے۔ اسرائیل میں اس کی ایک گرل فرینڈ تھی۔ گرے ہولڈنگ اپنی گرل فرینڈ جس کا نام ازابیلا تھا سے کچھ نہیں چھپاتا تھا۔ اس نے ازابیلا کو بتا دیا تھا کہ وہ وقتی طور پر پاکیشیا سے اسرائیل آیا ہے اور اس نے پاکیشیا سے حاصل کیا ہوا

ایک قیمتی ہیرا اپنے چیف کرنل اسکاٹ کو دیا ہے۔ کرنل اسکاٹ نے اس سے ہیرا لے کر اسے فوری طور پر پاکیشیا واپس جانے کے احکامات دیئے تھے اور وہ واپسی سے پہلے اپنی گرل فرینڈ ازابیلا سے مل کر پاکیشیا کے لئے روانہ ہوگیا تھا''...... لیڈی گھوسٹ نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ سب کیا ہوگیا۔ اس قدر قیمتی اور اہم راز اسرائیل پہنچ گیا ہے۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے لیڈی گھوسٹ۔ اگر تم میوزیم سے ہیرا چوری نہ کرتی تو یہ سب نہ ہوتا۔ اب مجھے اس ہیرے کو اسرائیل سے واپس لانے کے لئے نجانے کیا کیا کرنا پڑے گا''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''مجھے ان سب باتوں کا علم نہیں تھا اور یہ بات مجھے تم سے ہی معلوم ہوئی ہے کہ ہیرے میں پاکیشیا کا اہم راز بھی تھا ورنہ میں ہیرا کبھی چوری نہ کرتی۔ میں چوریاں ضرور کرتی ہوں لیکن میں تم سے زیادہ اپنے ملک پاکیشیا سے محبت کرتی ہوں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ اچھی حب الوطنی ہے کہ اپنے ہی ملک کے راز چوری کر کے پاکیشیا کے دشمنوں تک پہنچا رہی ہو''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میں نے کہا ہے نا کہ مجھے اس راز کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا''...... لیڈی گھوسٹ نے غرا کر کہا۔

''تم نے جس طریقے سے یہ سب معلوم کیا ہے کیا اس کے لئے تم نے باقاعدہ اپنا نیٹ ورک بنایا ہوا ہے کیونکہ تم نے مجھے جو معلومات دی ہیں وہ بغیر کسی نیٹ ورک کے حاصل کرنا ممکن ہی نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''میرا کوئی نیٹ ورک نہیں ہے بس میرے کچھ ایسے ذرائع ہیں کہ میں اپنے لئے کوئی بھی معلومات حاصل کر سکتی ہوں''...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

''تم کہہ رہی ہو کہ اسرائیلی ایجنٹ گرے ہولڈنگ، سوپر ایجنسی کے چیف کرنل اسکاٹ کو بلیو ڈائمنڈ دے کر واپس پاکیشیا آ گیا ہے۔ اگر تمہیں اس کی واپسی کا علم ہے تو پھر تم یہ بھی جانتی ہو گی کہ وہ اس وقت کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں میں جانتی ہوں''...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

''تو بتاؤ۔ کہاں ہے وہ''...... عمران نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

''عالم بالا میں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں''۔ عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

''تو میں کون سا تم سے مذاق کر رہی ہوں۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ گرے ہولڈنگ کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسے کرنل اسکاٹ کے حکم سے ہی ہلاک کیا گیا ہے۔ اب تم سمجھ سکتے ہو کہ کرنل

اسکاٹ کے کہنے پر اسے کون ہلاک کر سکتا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ظاہر ہے یہاں سوپر ایجنسی کا کوئی اور ایجنٹ بھی ہو گا جس سے یہ کام لیا گیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہوا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

''کیا اس ایجنٹ کے بارے میں بتا سکتی ہو جس نے گرے ہولڈنگ کو ہلاک کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ میرے پہنچنے سے پہلے ہی گرے ہولڈنگ کو ہلاک کر کے جا چکا تھا اور اس نے وہاں اپنا کوئی نشان نہیں چھوڑا تھا''۔ لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ سارا معاملہ الجھ کر رہ گیا ہے۔ اب میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں کس طرف توجہ دوں۔ تم پر یا پھر اسرائیل میں موجود بلیو ڈائمنڈ پر''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''مجھ پر توجہ دینے کی بجائے تم بلیو ڈائمنڈ پر توجہ دو تو زیادہ بہتر ہو گا۔ میں یہیں ہوں کہیں بھاگی نہیں جا رہی اور نہ میرا بھاگنے کا ارادہ ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''تمہارے پاس ایکسٹو کا راز ہے مجھے اس کی فکر ہے۔ اگر تم نے یہ راز فاش کر دیا تو میرا سارا سیٹ اپ ختم ہو جائے گا''۔ عمران نے کراہ کر کہا۔

''ایسا تو ہو گا''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران بری طرح

سے اچھل پڑا۔

''ایسا تو ہو گا۔ کیا مطلب۔ کیا تم یہ راز فاش کرو گی''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے یہ راز فاش کرنے کے لئے ہی تو حاصل کیا ہے۔ بہت جلد تمہارے ایک ایک ساتھی کو اس بات کا علم ہو جائے گا کہ تم ہی ایکسٹو ہو''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران نے ایک مرتبہ پھر غصے اور پریشانی سے جبڑے بھینچ لئے۔

''اگر ایسا ہوا تو میں تمہیں پاتال سے بھی کھینچ نکالوں گا لیڈی گھوسٹ اور پھر تمہارا کیا انجام ہو گا اس کے بارے میں تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی''...... عمران نے پھر غصے میں آتے ہوئے کہا۔

''مجھے اپنی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں نے تم سے انتقام لینا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''انتقام۔ کیسا انتقام''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''تم نے میرے ایک عزیز کا راز فاش کیا تھا جو پاکیشیا سے محبت کرتا تھا اور پاکیشیا سے کرائم کا خاتمہ کر دینا چاہتا تھا لیکن تم نے اسے کام کرنے سے روک دیا اور اسے بے نقاب کر کے پکڑ کر سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا۔ میں تم سے اپنے اس عزیز کا انتقام لوں گی اور میرا انتقام یہی ہے کہ میں تمہیں تمہارے سارے ساتھیوں کے سامنے بے نقاب کر دوں''...... لیڈی گھوسٹ نے ایک بار پھر پھنکارتے ہوئے کہا۔

''کس عزیز کی بات کر رہی ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وقت آنے پر تمہیں اس کا بھی پتہ چل جائے گا لیکن یہ بات اپنے ذہن سے نکال دو کہ میں تمہارا ایکسٹو کا راز کسی کے سامنے آشکار نہیں کروں گی''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''تو پھر تم اپنی زندگی کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع کر دو لیڈی گھوسٹ۔ اس سے پہلے کہ تم میرا راز کسی کے سامنے آشکار کرو۔ میں تمہیں جہنم واصل کر دوں گا''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارا یہ چیلنج منظور ہے۔ میں تمہیں ایک ہفتے کا وقت دیتی ہوں۔ ایک ہفتے تک تم میرے خلاف جو کچھ کر سکتے ہو کر لو اور مجھ تک پہنچ سکتے ہو تو پہنچ جاؤ۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ ایک ہفتے تک تمہارا ایکسٹو کا راز، راز ہی رہے گا لیکن اگر تم ایک ہفتے تک مجھ تک نہ پہنچ سکے یا میرے بارے میں تم کچھ بھی معلوم نہ کر سکے تو پھر میں آزاد ہوں گی اور تمہاری اصلیت کسی اور کے سامنے تو نہیں تمہاری سیکرٹ سروس کی ساری ٹیم کے سامنے ضرور آشکار کروں گی''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''تمہارا یہ چیلنج تمہارے لئے موت کا پھندہ بن جائے گا لیڈی گھوسٹ''...... عمران نے انتہائی خونخوار لہجے میں کہا تو لیڈی گھوسٹ بے اختیار ہنس دی۔ اس کی ہنسی میں بھی ناگنوں کی سی کاٹ تھی۔

"ٹھیک ہے اور کوئی بات کرنی ہے تم نے یا میں فون بند کر دوں"...... عمران نے پوچھا۔

"کر دو۔ تمہیں جو بتانا تھا میں نے بتا دیا ہے"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"مجھے اگر تم سے بات کرنی ہو تو میں کیسے کر سکتا ہوں"۔ عمران نے پوچھا۔

"میں ہر وقت سائے کی طرح تمہارے ساتھ ہوں۔ جب میں دیکھوں گی کہ تمہیں میری ضرورت ہے اور تمہیں مجھ سے بات کرنی ہے تو میں خود ہی تم سے رابطہ کر لوں گی"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"اچھا جاتے جاتے یہ بات تو بتا دو کہ سیل فون پر جب تمہاری کال ختم ہوئی تھی تو میرے سیل فون کے کال ریسیونگ آپشن سے تمہارا نمبر کیوں غائب ہو گیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے کیا تھا۔ میں اپنا کوئی ثبوت نہیں چھوڑتی"...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

"مطلب یہ کہ تم سارے کام سائنسی نظام سے کر رہی ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سچ ہے اور میں آج کی سائنس کی دنیا کی کوئین ہوں۔ میں نے ایسی چیزیں ایجاد کر رکھی ہیں کہ کوئی میری مرضی کے بغیر میری گرد کو بھی نہیں چھو سکتا ہے۔ اگر تمہیں کسی طرح

میرے سیل فون کا نمبر معلوم بھی ہو جائے اور تم جدید ٹریکر کی مدد سے میرا کھوج لگانا چاہو تو وہ بھی تمہارے لئے ممکن نہیں ہو گا۔ تم مجھ تک کبھی نہیں پہنچ سکو گے جبکہ میں تمہارے پاس کبھی بھی اور کہیں بھی پہنچ سکتی ہوں"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"خود پر اتنا غرور اچھا نہیں ہوتا لیڈی گھوسٹ۔ غرور کرنے والوں کا سر ہمیشہ نیچا ہی ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے کوئی غرور نہیں کیا اور نہ میں غرور کے لفظ سے آشنا ہوں۔ میں وہ کہتی ہوں جو کر سکتی ہوں اور بس۔ اب تم میری ان باتوں کو کسی بھی نام سے منسوب کرو۔ میری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"کیا تم مجھ سے واقعی نہیں مل سکتی۔ اصل میں مجھے تمہاری آواز بے حد سریلی لگ رہی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے دور کہیں کسی مندر کی مہین گھنٹیاں بج کر میرے کانوں میں رس گھول رہی ہوں۔ تمہاری آواز ہی اتنی سندر ہے تو پھر تم خود کتنی سندر ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"بس بس۔ یہ حماقت انگیز باتیں تم جولیانا فٹز واٹر تک ہی محدود رکھو۔ میں تمہاری ان چکنی چپڑی باتوں میں آنے والی نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے یہ سب باتیں پسند ہیں۔ بائے"...... لیڈی گھوسٹ نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا اور اس سے پہلے کہ عمران کچھ اور بات کرتا لیڈی گھوسٹ نے رابطہ ختم کر دیا اور عمران نے چیونگم چبانے

والے انداز میں منہ چلاتے ہوئے کان سے رسیور ہٹایا اور اسے یوں گھورنا شروع ہو گیا جیسے اگر وہ رسیور کو اسی طرح گھورتا رہے گا تو اس میں سے لیڈی گھوسٹ نکل کر اس کے سامنے آ جائے گی۔

''کوئی بات نہیں کالی بھتنی۔ تم خود پر جتنا اترا سکتی ہو اترا لو۔ آج نہیں تو کل تمہیں میرے سامنے آنا ہی پڑے گا اور اس کے لئے میں نے تمہیں مجبور نہ کر دیا تو میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) نہیں''...... عمران نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور تیز تیز چلتا ہوا سپیشل روم سے اور پھر فلیٹ سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے گہرے تاثرات دکھائی دے رہے تھے اور اس کے دماغ میں بدستور لیڈی گھوسٹ کی باتیں گھوم رہی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں وہ اپنی سرخ رنگ کی سپورٹس کار میں انتہائی برق رفتاری سے دانش منزل کی جانب اڑا جا رہا تھا۔

ان کے سامنے ایک لاش پڑی ہوئی تھی۔ جس کا سر تن سے جدا تھا اور فرش پر ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔ کمرے میں خون کی بو پھیلی ہوئی تھی۔

ریٹا نے خون اور سر کٹی لاش دیکھ کر دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا لیا تھا۔ خون کی بو سے اسے ابکائیاں آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ ارشاد عباسی بھی سر کٹی لاش دیکھ کر دہل گیا تھا۔ لاش ایک طرف جبکہ اس کا کٹا ہوا سر دوسری طرف پڑا ہوا تھا۔

''اسے کس قدر بے رحمی سے ہلاک کیا گیا ہے''...... ارشاد عباسی نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''یس سر۔ مجھ سے تو اس کمرے کا منظر نہیں دیکھا جا رہا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں باہر چلی جاؤں''...... ریٹا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''نہیں۔ اپنا دل مضبوط کرو اور آگے بڑھو۔ اس لاش کے پاس.

جو پیکٹ ہے وہ ہمیں ہر حال میں حاصل کرنا ہے۔ اگر پولیس آ گئی تو وہ پیکٹ ان کے ہاتھ لگ جائے گا اور ہم اس کا کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے''...... ارشاد عباسی نے سخت لہجے میں کہا۔

''لیکن سر......'' ریٹا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نو ریٹا۔ نو آرگومنٹس۔ جو کہہ رہا ہوں وہ کرو''...... ارشاد عباسی نے سخت لہجے میں کہا تو ریٹا پریشانی کے عالم میں اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''تت تت۔ تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس سرکٹی لاش کے پاس جاؤں''...... ریٹا نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''نہیں۔ تمہارے پاس کیمرہ ہے۔ پہلے کیمرے سے یہاں کی تصاویر اتارو۔ ہر جگہ کی اور ہر کونے کی تاکہ ہمارے پاس پروف رہے کہ ہم نے لاش اسی حال میں یہاں دیکھی تھی۔ جب تم تمام تصاویر اتار لو گی تو میں آگے جا کر لاش کی تلاشی لوں گا اور اس کی کمر سے چپکے ہوئے اس پیکٹ کو اتار لوں گا جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا آپ میں سرکٹی لاش کے پاس جانے کا حوصلہ ہے''...... ریٹا نے کہا۔

''میں اس سے بھی کہیں خوفناک لاشیں دیکھ چکا ہوں۔ کٹی پھٹی اور جلی ہوئی لاشیں دیکھنے کا منظر اس لاش کو دیکھنے سے کہیں بھیانک اور روح فرسا ہوتا ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''لیکن مجھ میں تو اس لاش کی طرف دیکھنے کا بھی حوصلہ نہیں ہو رہا ہے''...... ریٹا نے کہا۔

''ہو جائے گا۔ خود کو کنٹرول کرو اور بے دھڑک ہو کر کام کرو۔ خود کو کنٹرول کر لو گی تو تمہارے اندر خود ہی ہمت اور حوصلہ آ جائے گا''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''یس سر۔ میں کوشش کرتی ہوں''...... ریٹا نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس نے ہینڈ بیگ سے منی مگر انتہائی طاقتور کیمرہ نکالا اور اس سے لاش اور کمرے کے مختلف حصوں کی تصاویر بنانے لگی۔ اس کی خوف سے جان نکلی جا رہی تھی لیکن ارشاد عباسی کی ہمت دیکھ کر اس میں کچھ دلیری آ گئی تھی اور اس نے خود اعتمادی سے لاش کی مختلف زاویوں سے تصاویر لینا شروع کر دی تھیں۔

''میں نے تمام تصاویر اتار لی ہیں''...... ریٹا نے کہا۔

''گڈ شو۔ اب میں لاش کے پاس جاتا ہوں اور اس کی تلاشی لیتا ہوں۔ تم دروازے کا خیال رکھنا تاکہ کوئی اندر نہ آ جائے''۔ ارشاد عباسی نے کہا اور وہ فرش پر بکھرے ہوئے خون سے اپنے پیر بچاتا ہوا لاش کی طرف بڑھنے لگا۔ لاش کے نزدیک پہنچ کر اس نے لاش کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اس کی جیبیں خالی تھیں۔ لاش چونکہ سیدھی پڑی ہوئی تھی اس لئے ارشاد عباسی نے لاش کو گھما کر الٹا کیا اور اس کی کمر سے قمیض ہٹا دی۔ جیسے ہی اس نے لاش کی قمیض ہٹائی اسے لاش کی کمر پر سکن کلر کا ایک پیکٹ

چپکا ہوا دکھائی دیا۔ ارشاد عباسی کے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے اس نے لاش کی کمر سے چپکا ہوا پیکٹ اتارنا شروع کر دیا۔ پیکٹ اتار کر وہ خون سے بچتا ہوا سائیڈ میں آ گیا۔

''یہ کیا ہے''...... ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اس لاش کے غیر ملکی ایجنٹ ہونے کا ثبوت''...... ارشاد عباسی نے جواب دیا۔ وہ پیکٹ پر لگی ہوئی سیل کھولنے کی کوشش کر رہا تھا جو مضبوطی سے بند تھی۔

''غیر ملکی ایجنٹ''...... ریٹا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ یہ اسرائیلی ایجنٹ ہے جس کے بارے میں لیڈی گھوسٹ نے مجھے بتایا تھا۔ اس پیکٹ میں وہ تمام کاغذات ہیں جو اس کے ایجنٹ ہونے کا ثبوت ہیں۔ اس کے علاوہ لیڈی گھوسٹ نے بتایا تھا کہ اس کی کمر پر جو پیکٹ چپکا ہوا ہے اس میں کچھ ایسی تصاویر بھی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے ہی قبرستان میں سفارت خانے کے چار اہلکاروں کو ہلاک کیا تھا''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''یہ سب چھوڑیں۔ یہ بتائیں کہ کیا اس آدمی کو لیڈی گھوسٹ نے ہلاک کیا ہے''...... ریٹا نے پوچھا۔

''نہیں۔ لیڈی گھوسٹ نے اس کی ہلاکت کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔ اس نے مجھے اتنا ہی بتایا تھا کہ اس ہوٹل کے کمرے میں ایک لاش ہے جس کا تعلق اسرائیل سے ہے اور اس کی کمر پر

ایک پیکٹ چپکا ہوا ہے جس میں موجود کاغذات سے اس ایجنٹ کی اصلیت ظاہر ہو سکتی ہے اور لیڈی گھوسٹ نے اسی پیکٹ میں ایکریمین سفارت خانے کے چار اہلکاروں کی ہلاکت کے ثبوت بھی رکھ دیئے ہیں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''لیکن اس نے ایسا کیوں کیا ہے اور اسے کیسے معلوم ہوا کہ یہ اسرائیلی ایجنٹ ہے اور اسی نے چار ایکریمینز کو ہلاک کیا تھا''۔ ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''یہ اس نے نہیں بتایا البتہ اس نے یہ ضرور کہا تھا کہ وہ مجھے اس لاش تک اس لئے پہنچا رہی ہے تاکہ اس کے پاس موجود ثبوت حاصل کر کے میں اپنے اخبارات میں شائع کر سکوں اور اس پر ایکریمینز کے قتل کا جو الزام ہے وہ ختم ہو جائے کیونکہ اس کے کہنے کے مطابق وہ محض ایک چور ہے قاتل نہیں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''اوہ۔ تو اس نے یہ سب کچھ خود پر سے قتل کا الزام ہٹانے کے لئے کیا ہے''...... ریٹا نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا کر کہا۔

''ہاں۔ اور یہ خبر ہمارے اخبار کے لئے انتہائی اہم ثابت ہو گی کہ ہم اس شخص تک پہنچ گئے ہیں جس نے چار ایکریمینز کو ہلاک کیا تھا۔ اس خبر سے دارالحکومت بلکہ پورے پاکیشیا میں تہلکہ مچ جائے گا''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''یس سر اور اس خبر کی اشاعت سے لیڈی گھوسٹ بھی قتل کے الزام سے بری الزمہ ہو جائے گی کہ اس نے قبرستان میں آ کر چار غیر ملکیوں کو ہلاک کیا تھا''...... ریٹا نے کہا۔

''ہاں۔ اگر اس پیکٹ میں واقعی لیڈی گھوسٹ کے قاتل نہ ہونے کے ثبوت ہیں تو پھر ہم اس کی مدد ضرور کریں گے''۔ ارشاد عباسی نے کہا۔

''حیرت ہے۔ اگر یہاں لاش موجود تھی اور اس لاش کے پاس غیر ملکی ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ لیڈی گھوسٹ کی بے گناہی کے ثبوت بھی تھے تو پھر لیڈی گھوسٹ نے اس کے بارے میں آپ کو ہی آگاہ کیوں کیا۔ وہ پولیس کو بھی تو بتا سکتی تھی۔ پولیس کی مدد سے بھی تو اس کی اتنی ہی مدد ہوتی جتنی ہم کر سکتے ہیں''۔ ریٹا نے کہا۔

''پولیس ثبوتوں کو ادھر ادھر کر سکتی ہے۔ ان کے لئے یہی سر درد بہت ہے کہ لیڈی گھوسٹ ایک چور ہے اور وہ اس چور لڑکی کو پکڑنے کے لئے اب تک کچھ بھی نہیں کر سکے ہیں۔ جبکہ ہم اس خبر کو شائع کر کے ہر خاص و عام تک اس کے فراہم کردہ ثبوتوں کی بناء پر اسے بے گناہ ثابت کر سکتے ہیں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''پھر بھی میرے لئے یہ بات تعجب انگیز ہے کہ اس نے اپنے بارے میں خبر دینے کے لئے آپ کو ہی کیوں چنا ہے۔ پاکیشیا میں تو پاکیشیا ڈیلی نیوز سے بڑے بڑے نیوز پیپر موجود ہیں جو اس کی

ہر خبر آسانی سے شائع کر سکتے ہیں''...... ریٹا نے کہا۔

''اب اس نے مجھے کیوں چنا ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے اور یہ مت بھولو کہ اس نے مجھے خصوصی طور پر تمہیں بھی اس معاملے میں اپنے ساتھ رکھنے کا کہا تھا ورنہ تمہاری جگہ میں شاید ہی یہاں کسی کو لاتا''...... ارشاد عباسی نے منہ بنا کر کہا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ ریٹا اس پر شک کر رہی ہے کہ وہ لیڈی گھوسٹ کے بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ جانتا ہے یا پھر لیڈی گھوسٹ کے ہر کارنامے کے پیچھے اس کا کسی بھی انداز میں ہاتھ ضرور ہے۔

''ٹھیک ہے سر۔ آپ کہتے ہیں تو میں مان لیتی ہوں۔ ویسے بھی میں آپ کے اخبار میں نئی ہوں اور ایک چھوٹی سی رپورٹر ہوں۔ اگر آپ کے ساتھ لیڈی گھوسٹ مجھے بھی اہمیت دے رہی ہے تو یہ واقعی میری بھی خوش نصیبی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے مجھے بھی رپورٹنگ کی دنیا میں کوئی اہم مقام مل جائے''۔ ریٹا نے کہا۔

''ضرور ملے گا لیکن تمہیں وہی کرنا ہو گا جو میں تم سے کہوں گا اور میری اجازت کے بغیر تم کبھی بھی اور کسی کے بھی سامنے اپنی زبان نہیں کھولو گی۔ سمجھی تم''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''یس سر۔ سمجھ گئی''...... ریٹا نے اثبات میں سر ہلا کر بڑی سعادت مندی سے جواب دیا۔

''اب چلو۔ ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔ ہم اپنا کام کر چکے

ہیں۔ باقی کام اب پولیس کرے گی“...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ارشاد عباسی دروازے کی طرف مڑا تو ریٹا بھی اس کے پیچھے چل دی۔ اسی لمحے ریٹا کی نظریں سائیڈ کی دیوار کے پاس ایک ترے مڑے ہوئے کاغذ پڑیں ۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے وہ کاغذ اٹھا لیا۔ وہ کاغذ ایسا تھا جیسے کسی نے نوٹ پیڈ کے پیپر کو مروڑ تروڑ کر اس طرف اچھال دیا ہو۔ اس نے کاغذ کھولا تو اس پر اسے ایک سیل فون لکھا ہوا نظر آیا۔

”یہ کیا ہے“...... ارشاد عباسی نے کہا۔ اس نے ریٹا کو مڑا تڑا کاغذ اٹھاتے دیکھ لیا تھا۔

”اس پر کسی کا سیل فون نمبر لکھا ہوا ہے سر“...... ریٹا نے کہا۔

”مجھے دکھاؤ“...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا نے کاغذ کا ٹکڑا اس کی طرف بڑھا دیا۔ ارشاد عباسی نے نمبر دیکھا تو بری طرح سے اچھل پڑا۔

”ارے۔ یہ تو میرے سیل فون کا نمبر ہے“...... ارشاد عباسی نے تیز لہجے میں کہا۔

”آپ کا۔ اوہ لیکن یہ اس کمرے میں کیسے آ گیا۔ کیا یہ غیر ملکی جو لاش کی شکل میں یہاں پڑا ہے یہ آپ کو جانتا ہے“...... ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نن نن۔ نہیں نہیں۔ یہ بھلا مجھے کیسے جان سکتا ہے اور میں نے اسے پہلے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا“...... ارشاد عباسی نے پریشانی

کے عالم میں کہا۔

”تو پھر اس کے کمرے میں آپ کے سیل فون کا نمبر کہاں سے آ گیا“...... ریٹا نے اسی انداز میں کہا۔

”میں نہیں جانتا۔ ہو سکتا ہے کہ لیڈی گھوسٹ نے مجھے یہیں سے کال کی ہو اور اس کے پاس میرا نمبر لکھا ہوا ہو اور وہ جاتے ہوئے کاغذ یہیں پھینک گئی ہو“...... ارشاد عباسی نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

”شکر کریں سر کہ یہ نمبر ہمیں مل گیا ہے۔ ہمارے جانے کے بعد اگر یہاں پولیس آ جاتی اور انہیں آپ کا نمبر مل جاتا تو وہ سب سے پہلے آپ کے آفس میں آتے اور غیر ملکی کے قتل کے الزام میں آپ کو دھر لیتے۔ آپ بال بال بچ گئے ہیں سر“...... ریٹا نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ واقعی میں بچ گیا ہوں۔ اب چلو۔ مجھے یہاں گھٹن محسوس ہو رہی ہے“...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی اور پھر وہ دونوں خاموشی سے دروازے کی جانب بڑھتے چلے گئے اور انہوں نے کمرے اور پھر ہوٹل سے نکلنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا اسے دیکھ کر بلیک زیرو فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیسے ہیں آپ"...... سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بہت برے حال میں ہوں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو اس کی بات سن کر اور اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات دیکھ کر بلیک زیرو بری طرح سے چونک پڑا۔

"برے حال میں لیکن کیوں"...... بلیک زیرو نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ ممبران کو بریفنگ دے دی ہے تم نے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں اور میں نے انہیں ایڈورڈ کے ساتھ ساتھ لیڈی گھوسٹ کو تلاش کرنے کا حکم بھی دیا ہے جس کے لئے وہ پہلے سے

ہی ذہن بنائے ہوئے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو یہ کام تم پہلے ہی کر لیتے۔ اب تک وہ لیڈی گھوسٹ کو لا کر تمہارے سامنے کھڑا بھی کر چکے ہوتے"...... عمران نے کہا۔

"ایک چور عورت کے لئے میں ممبران کو کیسے حرکت میں لا سکتا تھا۔ یہ کام تو دوسری ایجنسیوں بلکہ انٹیلی جنس کا تھا اس لئے میں بھلا ان کے کاموں میں مداخلت کیسے کر سکتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"انٹیلی جنس میں سوپر فیاض جیسے آفیسرز ہیں اور ان جیسے آفیسروں سے ایک عام مرغی چور نہیں پکڑا جاتا تو وہ لیڈی گھوسٹ جیسی مہا چورنی کو کیسے پکڑ سکتے ہیں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ایسی بھی بات نہیں ہے۔ انٹیلی جنس بھی اپنا کام کرتی ہے اور سوپر فیاض آپ کی نظروں میں ایسا ہو گا لیکن وہ بھی بے حد کام کا آدمی ہے۔ آپ کی مدد کے بغیر بھی اس نے بہت کچھ کیا ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیا تو اس نے واقعی بہت کچھ ہے۔ بڑے بڑے جوا خانے، بار اور منشیات کے اڈے اسی کے زیر سایہ چلتے ہیں جہاں سے وہ باقاعدہ منتھلی وصول کرتا ہے اور اس کے خفیہ اکاؤنٹ دن بدن بھاری ہوتے جا رہے ہیں"...... عمران نے ہنس کر کہا تو بلیک زیرو بھی ہنس دیا۔

"یہ آپ کا اور سوپر فیاض کا معاملہ ہے جس کے بارے میں

میں کچھ نہیں کہہ سکتا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اچھا چھوڑو۔ فوراً سڑانگ روم میں جاؤ اور وہاں سے نائن ڈبل ون تھری فور ڈبل ایکسٹو کی فائل لے آؤ“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

”ایکسٹو کی فائل۔ کیوں۔ آپ کو اس وقت ایکسٹو کی فائل کی کیا ضرورت پیش آ گئی ہے“...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ضرورت پیش آئی ہے تو لانے کا کہہ رہا ہوں۔ جاؤ جلدی لے آؤ فائل“...... عمران نے اسی طرح سے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو چند لمحے حیرت سے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور آپریشن روم کے خفیہ دروازے سے نکلتا چلا گیا۔ عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات گہرے ہو گئے تھے۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مخصوص فون اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔ اس نے ٹون سنتے ہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس انکوائری پلیز“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”اسرائیل کے دارلحکومت تل ابیب کا کوڈ نمبر بتائیں“...... عمران نے کہا۔

”یس سر۔ ایک منٹ ہولڈ کریں“...... آپریٹر نے کہا اور پھر

دوسری طرف سے کھٹ پٹ کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے وہ کمپیوٹر کی بورڈ پر انگلیاں چلا کر کمپیوٹر سافٹ ویئر سے مخصوص نمبر سرچ کر رہی ہو۔

”نوٹ کریں سر“...... چند لمحوں کے بعد آپریٹر نے کہا تو عمران نے سامنے پڑا ہوا نوٹ پیڈ اور قلم اپنی طرف کھینچ لیا۔ آپریٹر نے اسے نمبر نوٹ کرایا تو عمران نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون بحال کی اور آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

”یس انکوائری پلیز“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے اسرائیلی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”مجھے تل ابیب کے بلیو آئی کلب کا نمبر چاہئے۔ میں انڈاشیا سے بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔ یہ چونکہ سیٹلائٹ فون تھا اس لئے وہ جانتا تھا کہ اس نمبر کو ٹریس نہیں کیا جا سکتا اور نہ چیک کیا جا سکتا ہے کہ فون کس ملک سے کیا جا رہا ہے۔

”یس سر۔ ایک منٹ ہولڈ کریں۔ میں دیکھتا ہوں“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران اوکے کہہ کر خاموش ہو گیا۔

”نمبر نوٹ کریں سر“...... چند لمحوں کے بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی تو عمران نے اس کا بتایا ہوا نمبر بھی نوٹ کر لیا۔ اس نے ایک بار پھر کریڈل پر ہاتھ مارا اور ٹون آتے ہی اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس بلیو آئی کلب“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔

''میں انڈاشیا سے ڈارک مین بول رہا ہوں۔ میری گولڈفش سے بات کراؤ''...... عمران نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ۔ میں ابھی بات کراتا ہوں''...... دوسری طرف سے انڈاشیا کے ڈارک مین کا نام سن کر بری طرح چونکتے ہوئے کہا گیا اور رسیور سائیڈ پر رکھ دیا گیا۔ رسیور میں خاموشی چھا گئی تھی۔ عمران بے چینی اور پریشانی کے عالم میں دانتوں سے اپنے ہونٹ کاٹنا شروع ہو گیا تھا۔

''یس۔ گولڈفش سپیکنگ''...... چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے ایک عورت کی تیز تیز سانس لیتی ہوئی آواز سنائی دی جیسے وہ فون سننے کے لئے دوڑتی ہوئی آئی ہو۔

''انڈاشیا سے ڈارک مین بول رہا ہوں''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ہاں ہاں۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ فرمائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں''...... خاتون نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا تمہارا فون محفوظ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اوہ۔ ایک منٹ''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فون میں ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ فون محفوظ ہو گیا ہے۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں''...... دوسری طرف سے گولڈفش کی اسی طرح سے مؤدبانہ

آواز سنائی دی۔ اسرائیلی فارن ایجنٹوں سے ایکسٹو اسی طرح نئے کوڈ ناموں سے بات کرتا تھا۔ گو کہ اس کا فون محفوظ ہوتا تھا لیکن عمران اس معاملے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا تھا اور حفاظت کے ہر پہلو کو مدنظر رکھتا تھا اسی لئے اس نے گولڈفش جو لیڈی فارن ایجنٹ تھی سے ایکسٹو سے ہٹ کر انڈاشیا کے ڈارک مین کے حوالے سے بات کی تھی تاکہ اگر اس کا فون غیر محفوظ ہو تو وہ اپنا فون محفوظ بنا سکے۔ گولڈفش پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فارن ایجنٹ تھی جس کا اصل نام تو کچھ اور تھا لیکن ایکسٹو نے اسرائیل میں ہونے کی وجہ سے اسے گولڈفش کا کوڈ نام دے رکھا تھا اس لئے جب بھی اسے گولڈفش اور ڈارک مین کے حوالے سے کال کی جاتی تھی تو وہ سمجھ جاتی تھی کہ پاکیشیا سے چیف ایکسٹو اس سے بات کرنا چاہتا ہے۔

''اسرائیلی سوپر ایجنسی کے بارے میں تم کیا جانتی ہو''۔ عمران نے اس بار ایکسٹو کے انداز میں پوچھا۔

''سوپر ایجنسی، اسرائیل کی انتہائی فعال اور طاقتور سیکرٹ ایجنسی ہے جس کے ایجنٹ بے حد منجھے ہوئے اور انتہائی خطرناک سمجھے جاتے ہیں۔ اس ایجنسی کا چیف کرنل اسکاٹ ہے جو بے حد مکار، سخت مزاج اور انتہائی بے رحم انسان ہے۔ وہ کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتا اور نہ ہی کسی کا لحاظ کرتا ہے۔ اس کے پنجوں میں کسی کی بھی گردن آ جائے تو وہ اسے توڑ کر ہی دم لیتا ہے''...... گولڈفش نے کہا۔

"کیا تمہیں سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہے"...... ایکسٹو نے پوچھا۔

"نو چیف۔ یہ سیکرٹ ایجنسی ہے اور اس ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر بھی انتہائی سیکرٹ رکھا گیا ہے جس کے بارے میں سوائے سوپر ایجنسی کے ایجنٹوں کے شاید ہی کوئی جانتا ہو"...... گولڈفش نے کہا۔

"کوئی ایسا ایجنٹ ہے جس کا تعلق سوپر ایجنسی سے ہو اور تم اس کے بارے میں جانتی ہو"...... ایکسٹو نے کہا۔

"یس چیف۔ ایک لیڈی ایجنٹ ہے لیڈی اینڈا۔ اس کے بارے میں مجھے انفارمیشن ملی تھی کہ اس کا تعلق سوپر ایجنسی سے ہے"...... گولڈفش نے کہا۔

"گڈ شو۔ کیا تم اسے اٹھا کر اپنے پاس لا سکتی ہو"...... ایکسٹو نے پوچھا۔

"یس چیف۔ مجھے اس کی رہائش گاہ کا بھی علم ہے۔ میں اس کی رہائش گاہ سے اسے اٹھا کر لا سکتی ہوں"...... گولڈفش نے کہا۔

"تو پھر یہ کام تمہیں آج ہی کرنا ہے اور لیڈی اینڈا کو اٹھا کر اپنے پاس لانا ہے اور اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں کہ سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... ایکسٹو نے گولڈفش کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں کوشش کرتی ہوں"...... گولڈفش نے کہا۔

"میں نے تمہیں کوشش کرنے کے لئے نہیں کہا۔ تمہیں یہ کام

کرنا ہے ہر حال میں۔ سمجھی تم"...... ایکسٹو نے غرا کر کہا۔

"یس۔ یس چیف۔ میں یہ کام کر لوں گی"...... گولڈفش نے ایکسٹو کی غراہٹ سن کر یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کب تک یہ کام ہو جائے گا"...... ایکسٹو نے پوچھا۔

"دو سے تین دن تک میں یہ کام کر لوں گی چیف۔ دو تین دن اس لئے مانگ رہی ہوں کہ اگر لیڈی اینڈا اپنی رہائش گاہ میں نہ ہوئی اور اپنی ایجنسی کے تحت کسی فارن مشن پر ہوئی تو پھر مجھے اس کا انتظار کرنا پڑے گا"...... گولڈفش نے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہیں تین دن دیتا ہوں۔ ان تین دنوں میں تمہارے پاس سوپر ایجنسی کے بارے میں مکمل معلومات ہونی چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف"...... گولڈفش نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا۔ وہ بے حد بوکھلایا ہوا تھا۔ اس کا رنگ ہلدی کی طرح سے زرد ہو رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں خوف دکھائی دے رہا تھا۔

"عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے عمران کی جانب دیکھ کر بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔ تمہارے چہرے سے طوطوں کی طرح کوے اور کبوتر کیوں اڑے ہوئے ہیں"...... عمران نے اپنے مخصوص موڈ میں آتے ہوئے کہا۔

"وہ وہ"...... بلیک زیرو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں وہ وہ کرنے کے لئے نہیں۔ سٹرانگ روم سے ایکسٹو کی فائل لانے کا کہا تھا اور یہ کیا تمہارے ہاتھ تو خالی ہیں۔ کہاں ہے فائل"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"فف فف۔ فائل سٹرانگ روم میں نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"فائل نہیں ہے۔ کیا مطلب۔ اگر فائل سٹرانگ روم میں نہیں ہے تو کہاں ہے"...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"مم مم۔ میں نہیں جانتا۔ میں نے فائل سٹرانگ روم کے سیکرٹ سیف میں رکھی ہوئی تھی لیکن اب فائل وہاں نہیں ہے"۔ بلیک زیرو نے اسی انداز میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ فائل دانش منزل کے سٹرانگ روم میں ہو اور تمہاری نگرانی میں ہو اس کے باوجود فائل سیف سے غائب ہو جائے۔ کیا تم مذاق کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں مذاق نہیں کر رہا ہوں۔ فائل واقعی سیف میں نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے ہکلاتے ہوئے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ تمہاری موجودگی اور اس قدر حفاظتی

انتظامات کے باوجود فائل سیف سے کیسے غائب ہو گئی ہے۔ کیا تم یہاں پڑے سوئے رہتے ہو کہ تمہیں کسی بات کا ہوش ہی نہیں ہوتا۔ کوئی ایکسٹو کے ہیڈ کوارٹر آتا ہے اور سٹرانگ روم میں جا کر سیکرٹ سیف کھولتا ہے اور بڑے آرام سے وہاں سے ایکسٹو کی فائل نکال کر لے جاتا ہے اور تمہیں اس بات کا علم ہی نہیں ہوتا۔ کیا یہ ہے دانش منزل کی فول پروف سیکورٹی"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو اس کا غصہ دیکھ کر بلیک زیرو کا رنگ اور زیادہ زرد ہو گیا۔ عمران کو واقعی بلیک زیرو پر غصہ آ رہا تھا جس کی موجودگی میں اور انتہائی حفاظت میں ہونے کے باوجود سٹرانگ روم کے خفیہ سیف سے ایکسٹو کی فائل چوری کر لی گئی تھی اور اس بات کا بلیک زیرو کو علم تک نہیں ہوا تھا۔

"مم مم۔ میں میں"...... بلیک زیرو ہکلا کر رہ گیا۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ عمران کو اس بات کا کیا جواب دے۔ سٹرانگ روم کی حفاظت کے انتظامات اس قدر سخت تھے کہ اگر وہاں کوئی مکھی بھی داخل ہو جاتی تو اس کا بلیک زیرو کو آپریشن روم میں بیٹھے بیٹھے پتہ چل سکتا تھا اور بلیک زیرو ایک خاص لیزر گن سے اس مکھی کو بھی ہلاک کر سکتا تھا اور اب ایسا لگ رہا تھا جیسے واقعی بلیک زیرو کو اس بات کا علم ہی نہ ہوا ہو کہ کون کب اس کی موجودگی میں سٹرانگ روم میں داخل ہوا تھا اور کیسے سیکرٹ سیف کھول کر اس میں موجود ایکسٹو کے خفیہ راز والی فائل نکال کر لے گیا تھا۔

"اسے میں تمہاری لاپرواہی سمجھوں یا کچھ اور"...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے غرا کر کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں عمران صاحب۔ اس میں میری کوئی لاپرواہی نہیں ہے۔ سٹرانگ روم میں کوئی نہیں گیا تھا اور نہ ہی خفیہ سیف کھولنے اور اس میں سے فائل نکالے جانے کا مجھے کوئی کاشن ملا تھا۔ سٹرانگ روم کے تمام انتظامات آپ نے کر رکھے ہیں وہاں جانے والے ایک مکھی کا بھی مجھے علم ہو جاتا ہے تو پھر ایسا کیسے ممکن ہے کہ کوئی دانش منزل میں آیا ہو، آپریشن روم میں داخل ہوا ہو اور پھر وہ سٹرانگ روم کا کوڈ والا ڈور کھول کر اندر گیا ہو اور خفیہ سیف تلاش کر کے اسے بھی کھول کر اس میں سے فائل نکال کر لے گیا ہو۔ سٹرانگ روم میں سوائے میرے اور آپ کے کسی اور کے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے"...... بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اگر تم نے وہاں سے فائل نہیں نکالی تو اسے میں نکال کر لے گیا ہوں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس کے علاوہ دوسرا کوئی آپشن بھی نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے تلخ لہجے میں کہا۔

"ایک اور آپشن ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ ہم دونوں کے علاوہ وہاں اور کون جا سکتا ہے

اور وہ کوڈز"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ سب تو میں نہیں جانتا لیکن مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ سٹرانگ روم سے فائل کس نے حاصل کی ہے"...... عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا تو بلیک زیرو حیرت سے اس کی شکل دیکھنا شروع ہو گیا۔

"سٹرانگ روم سے کسی اور نے فائل نکالی ہے۔ یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے ایک بار پھر ہکلاتے ہوئے کہا۔

"وہی جو حقیقت ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیسی حقیقت۔ ہم دونوں کے سوا کون جا سکتا ہے سٹرانگ روم میں"...... بلیک زیرو نے غصے اور پریشانی سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیڈی گھوسٹ"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"لیڈی گھوسٹ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ لیڈی گھوسٹ کا اس فائل سے کیا تعلق اور وہ میرے ہوتے ہوئے سٹرانگ روم میں کیسے جا سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ لیڈی بھی ہے اور گھوسٹ بھی اور اس کے پاس سائنس کا جادو بھی ہے۔ اب تک اس نے جتنی بھی چوری کی وارداتیں کی ہیں اس کے پیچھے اس کا سائنس کا جادو کام کر رہا ہے اور مجھے یقین

ہے کہ اس نے یہاں بھی کچھ ایسا ہی کیا ہوگا۔ وہ سائنس کے جادو کے ساتھ یہاں آئی ہوگی اور تمہاری موجودگی میں بلکہ تمہاری ناک کے نیچے سے فائل اُڑا لے گئی ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو عمران کی طرف ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے عمران مذاق کر رہا ہو۔

''نہیں۔ میں نہیں مان سکتا یہ سب۔ لیڈی گھوسٹ اگر بھوتوں کی دنیا سے بھی تعلق رکھتی ہے تب بھی وہ آپ کے بنائے ہوئے حفاظتی انتظامات کو توڑ کر یہاں نہیں آ سکتی اور اس کے لئے سٹرانگ روم میں جانا ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن''...... بلیک زیرو نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

''اس کا مجھے فون آیا تھا''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر چونک پڑا۔

''لیڈی گھوسٹ کا فون''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اوہ۔ کیا کہا ہے اس نے''...... بلیک زیرو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

''یہی کہ وہ ایکسٹو کا راز جانتی ہے اور نائن ڈبل ون تھری فور فائل اس کے پاس موجود ہے''...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

''وہ فائل کا کوڈ بھی جانتی ہے''...... بلیک زیرو نے جیسے ڈوبتے

ہوئے لہجے میں کہا۔

''فائل ہی اس کے پاس ہے تو پھر اسے فائل کے کوڈ کا کیسے علم نہیں ہوگا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''لل لل۔ لیکن فائل اس تک پہنچی کیسے اور......'' بلیک زیرو نے اسی انداز میں کہا۔

''اس نے دانش منزل میں نقب لگائی تھی اور تمہاری موجودگی میں وہ سٹرانگ روم سے فائل نکال کر لے گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا اسے واقعی ہمارے راز کا علم ہو چکا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ وہ سب کچھ جان چکی ہے اور اس نے مجھے دھمکی بھی دی ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر پکڑ کر دھب سے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جیسے یہ سب سن کر اس کی جان ہی نکل گئی ہو۔

''کیسی دھمکی''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''اس نے مجھے چیلنج کیا ہے کہ اگر ایک ہفتے کے اندر اندر میں اس تک نہ پہنچا یا میں نے اسے بے نقاب نہ کیا کہ وہ کون ہے تو پھر وہ سیکرٹ سروس کے ممبران کے سامنے ایکسٹو کا راز اوپن کر دے گی''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کا رنگ متغیر ہو گیا۔

''اوہ میرے خدا۔ یہ لیڈی گھوسٹ آخر ہے کیا بلا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ بہت بڑی بلا ہے جس نے پاکیشیا کا ایک بہت بڑا راز داؤ پر لگا دیا ہے اور اگر وہ راز لیک آؤٹ ہو گیا تو پھر ہم کہیں کے نہیں رہیں گے''...... عمران نے بھی اسی انداز میں کہا۔

''یہ سب کیا ہو گیا ہے عمران صاحب۔ اگر اس نے واقعی سب کے سامنے ایکسٹو کا راز اوپن کر دیا تو کیا ہو گا''...... بلیک زیرو نے پریشان لہجے میں کہا۔

''پھر ایکسٹو کو اپنا بوریا بستر گول کرنا پڑے گا اور کیا۔ جب سارا سیٹ اپ ہی ختم ہو جائے گا تو پھر ہم کیا کر سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ میں لیڈی گھوسٹ کو ایسا نہیں کرنے دوں گا۔ وہ ایکسٹو کا راز اتنی آسانی سے اوپن نہیں کر سکتی''...... بلیک زیرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس کام کے لئے ہمارے پاس صرف سات دنوں کا وقت ہے۔ اس کے بعد ہم کچھ بھی نہیں کر سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''سات دن بہت ہیں۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ میں لیڈی گھوسٹ کے خلاف خود کام کروں گا۔ اس نے یہاں میری موجودگی میں خفیہ سٹرانگ روم سے فائل حاصل کی ہے تو میں خود ہی اسے تلاش کروں گا اور اس سے پہلے کہ وہ ایکسٹو کا راز کسی پر ظاہر کرے میں اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم واصل کر دوں گا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ایسا کرنا ہی پڑے گا ہر قیمت پر اور ہر حال میں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ لیڈی گھوسٹ نے مجھے بلیو ڈائمنڈ کے بارے میں بھی بتایا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا''...... بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران نے اسے لیڈی گھوسٹ سے ہونے والی باتیں تفصیل سے بتا دیں۔

''حیرت ہے ایک طرف وہ خود کو محبِ وطن کہتی ہے اور دوسری طرف وہ ملک کے خلاف ہی کام کرتی پھر رہی ہے اور وہ کون ہو سکتا ہے جس کے لئے وہ آپ سے انتقام لینے کے لئے تیار ہو گئی ہے کہ وہ ایکسٹو کا راز ہی اوپن کر دینا چاہتی ہے''...... بلیک زیرو نے ساری بات سن کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے بارے میں اس نے کچھ نہیں بتایا ہے۔ اس نے صرف اتنا ہی کہا تھا کہ اس کا عزیز بھی محبِ وطن تھا جو ملک کی فلاح کے لئے کام کر رہا تھا اور میں نے اسے پکڑ کر سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا تھا''...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''کوئی ملک کی فلاح کے لئے کام کرے اور اسے آپ پکڑ کر سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیں ایسا کیسے ممکن ہے۔ آپ تو ملک دشمن عناصر کے خلاف کام کرتے ہیں پھر ایسا کون سا محبِ وطن ہو سکتا ہے جسے آپ نے مجرم بنا کر سلاخوں کے پیچھے ڈالا ہے''۔ بلیک زیرو نے اسی انداز میں کہا۔

''یہی سوچ سوچ کر تو میرا سر دکھنا شروع ہو گیا ہے کہ ایسا کون

ہو سکتا ہے جس کی خاطر لیڈی گھوسٹ میری بجائے ایکسٹو سے بدلہ لینے کی کوشش کر رہی ہے“...... عمران نے کہا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں وہ واقعی آپ کی نہیں بلکہ ایکسٹو کی دشمن ہے اور ایکسٹو کے خلاف ہی کام کر رہی ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ایک بات کی مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آئی ہے“...... عمران نے کہا۔

”کس بات کی“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”لیڈی گھوسٹ نے اب تک جتنی بھی چوریاں کی ہیں وہ علی الاعلان کی ہیں اور چوری کرنے کا وہ باقاعدہ وقت بتاتی ہے اور چیلنج کرتی ہے کہ جس چیز کو وہ چوری کرنا چاہتی ہے اس کی حفاظت کا جو بھی بندوبست کیا جا سکتا ہے کر لیا جائے اس کے باوجود وہ مقررہ وقت پر وہ چیز حاصل کر لے گی اور اس نے ایسا ہی کیا تھا۔ پھر اس نے ایکسٹو کی فائل کے لئے کوئی چیلنج کیوں نہیں کیا۔ اگر اس نے فائل چوری کرنی ہی تھی تو اس کے لئے وہ پہلے بھی تو مجھ سے رابطہ کر سکتی تھی۔ اگر میں یہاں نہیں تھا اور وہ دانش منزل پہنچ گئی تھی تو پھر تمہیں بھی تو چیلنج کر سکتی تھی کہ وہ دانش منزل آ رہی ہے اور وہ یہاں سے ایکسٹو کی فائل لے جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ واقعی ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ مجھے نہ تو کسی کی کال

آئی تھی اور نہ ہی لیڈی گھوسٹ کا ایسا کوئی چیلنج پڑھنے کو ملا تھا“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ لیڈی گھوسٹ آخر دانش منزل میں پہنچی کیسے تھی اور اسے اس بات کا علم کیسے ہوا تھا کہ ایکسٹو کی فائل سٹرانگ روم میں کہاں اور کس خفیہ سیف میں موجود تھی“...... عمران نے کہا۔

”لیکن اس کا پتہ کیسے چلے گا“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”تم بتاؤ۔ جب تم سٹرانگ روم گئے تھے تو کیا سٹرانگ روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نے لاک کا کوڈ اوپن کر کے ہی دروازہ کھولا تھا“...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

”اور سیف۔ وہ کس پوزیشن میں تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”وہ بھی بند تھا اور اس پر بھی باقاعدہ کوڈ لگا ہوا تھا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”گویا کہ لیڈی گھوسٹ نے یہاں آنے اور سٹرانگ روم تک پہنچنے میں زور زبردستی کام نہیں کیا تھا۔ اس نے تمام کوڈ اوپن کئے تھے اور پھر فائل لے کر وہ سیف اور سٹرانگ روم کا ڈور بند کر کے نکل گئی تھی تا کہ تمہیں اس بات کا فوری علم نہ ہو سکے کہ وہ کب یہاں آئی تھی اور کب سٹرانگ روم میں جا کر اس نے فائل حاصل کی تھی“...... عمران نے کہا۔

”لگتا تو ایسا ہی ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”تم نے کسی بھی دن یہاں کوئی انوکھی اور حیرت انگیز بات نوٹ نہیں کی تھی۔ کوئی ایسی بات جو انہونی بھی ہو اور ناقابلِ یقین بھی“...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اگر ایسا ہوا ہوتا تو میں اس کا ذکر آپ سے ضرور کرتا۔ تمام دن نارمل انداز میں ہی گزرے تھے کبھی کوئی انوکھی اور انہونی بات نہیں ہوئی تھی“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”آج سے پہلے تم سٹرانگ روم میں کب گئے تھے“...... عمران نے پوچھا۔

”فارغ اوقات میں آئے دن میں فائلیں پڑھتا رہتا ہوں اور ظاہر ہے ساری فائلیں سٹرانگ روم میں ہی ہیں اس لئے میں وہاں جاتا رہتا ہوں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ لیڈی گھوسٹ اس وقت یہاں آئی تھی جب تم سٹرانگ روم میں موجود تھے۔ اس نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور سٹرانگ روم سے ایکسٹو کی فائل نکال کر لے گئی“...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر وہ میری موجودگی میں آئی ہوتی تو کیا مجھے اس کا علم نہ ہو جاتا“...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

”میں نے بتایا ہے نا کہ اس کے پاس سائنس کا جادو ہے اور یہ جادو نئے اور خاص قسم کا ہے جس کی مدد سے وہ اس قدر کامیاب

وارداتیں کر رہی ہے“...... عمران نے کہا۔

”جو بھی ہے ایکسٹو کا راز معلوم کر کے وہ غداری کا مرتکب ہوئی ہے اس لئے اسے زندہ نہیں چھوڑا جا سکتا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اب میرے سامنے دو مسائل ہیں“...... عمران نے کہا۔

”کیسے مسائل“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ایک تو بلیو ڈائمنڈ اسرائیل پہنچ چکا ہے۔ اسے واپس لانا ضروری ہے اور ادھر ایک بھتنی نجانے کہاں سے وارد ہو گئی ہے اور اس نے ایکسٹو کو ایک ہفتے کا چیلنج دے دیا ہے کہ اگر ایکسٹو نے ایک ہفتے تک اسے تلاش نہ کیا تو وہ سب کے سامنے ایکسٹو کا راز کھول دے گی“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ واقعی دونوں مسئلے اہم ہیں اور دونوں میں سے کسی ایک سے بھی دستبرداری اختیار نہیں کی جا سکتی“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”تو بتاؤ کیا کیا جائے“...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

”مجھ سے بہتر آپ جانتے ہیں۔ آپ ہی بتائیں کیا کرنا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”میں تو کہتا ہوں کہ دونوں بھائی ایکسٹو کا دھندہ چھوڑ کر پھلوں کی ریڑھیاں لگا لیتے ہیں اور گلی گلی اور کوچے کوچے میں گھومتے ہیں۔ نہ ہم ایکسٹو رہیں گے اور نہ ہمارا بھید کھلنے کا کوئی خطرہ ہو

گا''......عمران نے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو کے ہونٹوں پر بھی
مسکراہٹ آ گئی۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اب آپ کہاں چل دیئے''...... عمران کو اٹھتے دیکھ کر بلیک
زیرو نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''تمہارے اور اپنے لئے کرائے پر دو ریڑھیاں اور بیچنے کے
لئے ادھار پھل یا سبزیاں لینے جا رہا ہوں اور کہاں جا سکتا ہوں''۔
عمران نے کراہ کر کہا تو بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''یہ عمران صاحب کہاں رہ گئے ہیں۔ انہیں تو چیف کی بریفنگ
سننے کے لئے ہمارے ساتھ ہی میٹنگ روم میں آنا تھا''...... کیپٹن
شکیل نے میٹنگ روم سے نکلتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ عمران صاحب نے کہا تو تھا کہ ہم چلیں وہ بعد میں آ
جائیں گے پھر پتہ نہیں وہ اب تک آئے کیوں نہیں ہیں''...... صفدر
نے کہا۔

''چیف نے بھی عمران صاحب کے بارے میں ہم سے کوئی
بات نہیں کی تھی''...... صالحہ نے کہا۔

''چیف کا مقصد ہمیں بریف کرنا تھا اور انہوں نے ساری
صورتحال سے ہمیں آگاہ کر دیا ہے۔ اس کام کے لئے عمران کی
مجھے تو کہیں ضرورت محسوس نہیں ہو رہی تھی اس لئے میں نے بھی
اس کے نہ آنے پر کوئی توجہ نہیں دی تھی''...... جولیا نے کہا۔

''چلیں۔ ہم جس کام کے لئے عمران صاحب کی مدد لینے گئے

تھے وہ کام چیف نے ہمارے لئے خود ہی آسان کر دیا ہے اور اب ہم آفیشل طور پر لیڈی گھوسٹ کے کیس پر کام کر سکتے ہیں''۔ صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ اب ہمیں یہ پتہ کرنا ہے کہ آخر یہ لیڈی گھوسٹ بقول عمران صاحب کے بھتنی ہے کون اور مخصوص انداز میں چوریاں کیوں کر رہی ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''اس وقت وہ سو پردوں میں چھپی ہوئی ہے۔ اسے تلاش کرنا اتنا بھی آسان نہیں ہے اور اگر چیف کے کہنے کے مطابق وہ سائنسی ایجادات کا سہارا لے کر یہ ساری وارداتیں کر رہی ہے تو پھر اس تک پہنچنا ہمارے لئے اور زیادہ مشکل اور کٹھن ثابت ہو سکتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''جو بھی ہے ہمیں نہ صرف اس تک پہنچنا ہے بلکہ ہمیں اس کی اصلیت بھی سب کے سامنے لانی ہے کہ وہ ہے کون اور اس نے خاص طور پر علی الاعلان چوری کا پیشہ ہی کیوں منتخب کیا ہے''۔ خاور نے کہا۔

''اس کی کوئی نہ کوئی تو ریزن ضرور ہو گی''...... چوہان نے کہا۔

''تمہارے خیال میں کیا ریزن ہو سکتی ہے''...... نعمانی نے کہا۔

وہ سب دانش منزل کے کمپاؤنڈ سے گزرتے ہوئے پورچ کی طرف آ گئے تھے اور وہاں موجود اپنی کاروں کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''سستی شہرت حاصل کرنا اور کیا''...... چوہان نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے وہ یہ سب کچھ شہرت حاصل کرنے کے لئے کر رہی ہے''...... صدیقی نے اس کی طرف غور سے دیکھ کر کہا۔ وہ سب ایک ساتھ کھڑے ہو گئے تھے تا کہ ایک دوسرے سے بات کر سکیں۔

''ظاہر ہے۔ اس کے سوا اور اس کا مقصد کیا ہو سکتا ہے۔ وہ جو بھی چوری کرتی ہے اس کی پہلے وہ تشہیر کرتی ہے۔ جس چیز کی اس نے چوری کرنی ہوتی ہے اس کے بارے میں وہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو باخبر کرتی ہے اور پھر ان کے ذریعے حکومت کو باقاعدہ چیلنج کرنے کے بعد ہی اپنا کام کرتی ہے۔ اسی لئے تو آج کل ہر جگہ اس کے نام کا چرچا ہو رہا ہے''...... چوہان نے کہا۔

''لیکن اسے اس قدر شہرت حاصل کرنے کا کیا فائدہ۔ اگر اس کا مقصد شہرت حاصل کرنا ہی ہوتا تو وہ اپنا فیک نام۔کیوں استعمال کرتی۔ چوری کرنا بھی جرم ہے اور جرم کرنے والے کو کبھی اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا۔ اس قدر شہرت حاصل کرنے کے باوجود وہ خود کو بدنام ہی کر رہی ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''کہیں یہ سب کر کے وہ ہم سے اپنی طاقت کا لوہا تو نہیں منوانا چاہتی''...... تنویر نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا مطلب۔ ہم سے وہ اپنی طاقت کا لوہا کیوں منوائے گی''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم سے نہیں۔ میرا مطلب تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنسیوں سے اپنی طاقت کا لوہا منوانا چاہتی ہے کہ وہ کچھ بھی کر لیں اسے پکڑا نہیں جا سکتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات تو وہ خود بھی کہتی ہے کہ اسے پکڑنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے''...... چوہان نے کہا۔

''ہمیں ان باتوں کی بجائے یہ سوچنا چاہئے کہ آخر اس کا ان چوریوں کے پیچھے اصل مقصد کیا ہے۔ وہ علی الاعلان یہ چوریاں کیوں کر رہی ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''پہلے یہ تو پتہ چل جائے کہ وہ ہے کون اور چوریاں کرنے کے لئے وہ کیا طریق کار اختیار کر رہی ہے۔ اگر ہمیں اس کی وارداتیں کرنے کے طریقے کا علم ہو جائے تو ہم آسانی سے اس تک پہنچ سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''کیا تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ لیڈی گھوسٹ سے رابطہ کا ذریعہ کیا ہے''...... جولیا نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''اس نے اپنی ایک ویب سائٹ بنا رکھی ہے جس پر کلائنٹ کو اپنا نام اور فون نمبر بتانا پڑتا ہے اور پھر وہ اس سے خود ہی رابطہ کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اس سے رابطے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے''...... تنویر نے کہا۔

''تو کیوں نہ ہم بھی اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں ایک کلائنٹ بن کر''...... جولیا نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف

دیکھنے لگے۔

''گڈ شو۔ واقعی اس طریقے پر عمل کر کے ہم لیڈی گھوسٹ سے بات کر سکتے ہیں۔ وہ یقیناً سیل فون یا کسی بھی فون سے بات کرے گی اور ایک بار اس کے فون کا نمبر پتہ چل گیا تو ہم اسے ٹریک کر لیں گے اور اس کی شہ رگ تک پہنچ جائیں گے''...... خاور نے کہا۔

''اس معاملے میں ہم کہیں اور چل کر بات کرتے ہیں۔ میرے ذہن میں اس حوالے سے ایک زبردست پلاننگ آئی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کہاں چلیں''...... تنویر نے پوچھا۔

''میرے فلیٹ میں یا پھر کسی ریسٹورنٹ کے الگ کیبن میں''۔ جولیا نے کہا۔

''فلیٹ کی بجائے ریسٹورنٹ ہی ٹھیک رہے گا۔ ہم وہاں لنچ بھی کر لیں گے اور اپنی پلاننگ پر ڈسکس بھی''...... تنویر نے کہا تو جولیا کی ہر بات کا تنویر کو جواب دیتے دیکھ کر ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''اوکے۔ چلو پھر''...... جولیا نے کہا اور وہ سب اپنی اپنی گاڑیوں میں سوار ہو گئے۔ کچھ ہی دیر میں ان کی کاریں دانش منزل سے نکلی جا رہی تھیں۔

وہ سب تین کاروں میں سوار تھے۔ جولیا کے ساتھ صالحہ موجود

تھیں۔ جبکہ دوسری کار میں صفدر کے ساتھ کیپٹن شکیل اور تنویر تھے اور تیسری کار میں فور سٹارز۔ جولیا کی کار آگے تھی، صفدر اور صدیقی اپنی کاریں جولیا کی کار کے پیچھے دوڑا رہے تھے کیونکہ جولیا نے ہی ریسٹورنٹ کا انتخاب کرنا تھا کہ کہاں جانا ہے۔

کاریں شہر کی سڑکوں سے گزرتی ہوئیں ایک کمرشل ایریئے میں آ گئی۔ جولیا نے کار سڑک کے کنارے پر موجود ایک نئے اور جدید طرز کے بنے ہوئے ریسٹورنٹ کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور کار پارکنگ کی طرف لے گئی۔ صفدر اور صدیقی بھی اپنی کاریں اس کے پیچھے لے آئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب ریسٹورنٹ کے ایک الگ کیبن میں موجود تھے۔ انہوں نے ویٹر کو لنچ کا آرڈر دیا اور پھر وہ سب جولیا کی طرف غور سے دیکھنے لگے جس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ گہرے خیالوں میں کھوئی ہوئی ہے۔

''کیا سوچ رہی ہیں آپ''...... صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''میں اپنی اسی پلاننگ کے بارے میں سوچ رہی ہوں جس پر عمل کر کے ہم لیڈی گھوسٹ تک پہنچنے کا راستہ بنا سکتے ہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''پلاننگ کیا ہے''...... صالحہ نے پوچھا۔

''اگر میں کہوں کہ میں لیڈی گھوسٹ سے ایک چوری کرانا چاہتی ہوں۔ تو''...... جولیا نے کہا تو وہ سب اچھل پڑے اور حیرت سے

جولیا کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے جیسے جولیا نے کوئی انوکھی اور ناقابلِ یقین بات کر دی ہو۔

''میں سمجھ گیا۔ آپ لیڈی گھوسٹ کے لئے ایسا جال بنانا چاہتی ہیں جس میں وہ پھنس بھی جائے اور پھڑپھڑا بھی نہ سکے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس تک پہنچنے کا یہی ایک بہترین راستہ ہے۔ ہم اس کے لئے ایک ایسا جال پھیلائیں گے جس میں وہ پھنس گئی تو پھر اسے واقعی پھڑپھڑانے کا بھی موقع نہیں ملے گا''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن اس سے آپ چوری کیا کرائیں گی اور کیا وہ آپ کے لئے چوری کرنے پر آمادہ ہو جائے گی''...... صدیقی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس پر ہی تو میں غور کر رہی تھی کہ ایسی کیا چیز ہونی چاہئے جو لیڈی گھوسٹ کے لئے بھی انٹرسٹنگ ثابت ہو اور وہ چیلنج کے طور پر ہمارے لئے چوری پر آمادہ ہو جائے۔ ویسے بھی اسے چیلنج کرنے اور اسے پورا کرنے کا بے حد شوق ہے۔ اگر ہم اس کے شوق کا فائدہ اٹھائیں گے تو وہ یقیناً ہمارے بچھائے ہوئے جال میں پھنس جائے گی''...... جولیا نے کہا۔

''تو پھر ہم سب سوچتے ہیں کہ اگر ہمیں لیڈی گھوسٹ سے کوئی چیز چوری کرانا مقصود ہو تو وہ کیا ہو سکتی ہے اور یہ کہ ہم اپنے بچھائے ہوئے جال میں کس طریقے سے اسے پکڑ سکتے ہیں''۔ صفدر

نے کہا۔

''وہ ایک بڑی چور ہے اور بڑی چور کے لئے ہمیں جال بھی سوچ سمجھ کر بڑا ہی بچھانا ہوگا''...... صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے بغیر بات بھی نہیں بنے گی''...... جولیا نے کہا۔

''ہمارے پاس ایک اور راستہ بھی تو ہے اس تک پہنچنے کا''۔ چوہان نے کہا۔

''کون سا راستہ''...... جولیا نے پوچھا۔ باقی سب بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

اس کی ویب سائٹ''...... چوہان نے کہا۔

''اس سے کیا ہوتا ہے''...... خاور نے کہا۔

''اگر ہم کسی ماہر سافٹ ویئر انجینئر یا ہیکر کی خدمات حاصل کریں تو اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ لیڈی گھوسٹ اپنی ویب سائٹ کہاں سے استعمال کرتی ہے۔ اس کے کمپیوٹر کا آئی پی ایڈریس ملتے ہی اس کی کمین گاہ کا بھی پتہ چل سکتا ہے''۔ چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو تو سکتا ہے لیکن جیسا کہ چیف نے بتایا ہے کہ لیڈی گھوسٹ وارداتوں کے لئے خصوصی طور پر سائنسی ایجادات کا استعمال کر رہی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ یا تو خود سائنس دان ہے یا پھر کوئی سائنس دان اس کے ساتھ شامل ہے جو اس کی سائنسی طریقوں سے امداد کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر لیڈی

گھوسٹ نے اپنی ویب سائٹ کی حفاظت کا بھی کوئی نہ کوئی بندوبست کر رکھا ہوگا اور اسے ہیکرز سے بچانے کا انتظام بھی کر رکھا ہوگا اور یہ تو ظاہر ہے کہ اس کی ویب سائٹ عارضی ہوگی جسے وہ کبھی بھی اور کسی بھی کمپیوٹر سے انٹرنیٹ کے ذریعے استعمال میں لا سکتی ہے۔ اپنی ویب سائٹ کی چیکنگ کے لئے وہ شہروں میں موجود عام نیٹ کیفے میں بھی تو جا کر یہ کام کر سکتی ہے''۔ صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی اس طریقے سے لیڈی گھوسٹ تک پہنچنا مشکل ہو جائے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''جولیا کا آئیڈیا ہی بہتر ہے۔ اس طرح ہم لیڈی گھوسٹ کو اسی کے جال میں پھنسا کر پکڑ سکتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''لیکن اس کے لئے ہمیں بہت سوچ سمجھ کر اور انتہائی راز داری سے ایک ایسا جال بچھانا ہوگا جس پر لیڈی گھوسٹ کو ذرہ بھر بھی شک نہ ہو اور وہ ہمارے لئے کام کرنے پر آمادہ ہو جائے''۔ چوہان نے کہا۔

''یہ سوچ لو کہ وہ عام چوریاں نہیں کرتی اور جو چیز بھی چوری کرتی ہے اس کے لئے وہ باقاعدہ معاوضہ لیتی ہے''...... نعمانی نے کہا۔

''معاوضے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اسے پکڑنے کے لئے ہم اسے بڑے سے بڑا معاوضہ بھی ادا کر سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

”چوری کے لئے ہمیں کس چیز کا انتخاب کرنا ہے اور پھر ہمارے لئے یہ سوچنا بھی ضروری ہے کہ ہم لیڈی گھوسٹ سے چوری کرانے کے لئے ایسا کون سا پوائنٹ منتخب کرے جہاں سے اس کے لئے بچ نکلنا ناممکن ہو جائے“...... صفدر نے کہا۔

”میرے خیال میں رانا ہاؤس سے بڑھ کر اسے پھنسانے کے لئے اور کوئی پوائنٹ نہیں ہوسکتا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”گڈ شو۔ واقعی رانا ہاؤس کے حفاظتی انتظامات لیڈی گھوسٹ کے لئے بہترین پنجرے کا کام کر سکتے ہیں“...... صفدر نے خوش ہو کر کہا۔

”اس کے لئے ہمیں چیف اور عمران صاحب سے بات کرنی پڑے گی۔ اگر اس معاملے میں عمران صاحب ہمارے ساتھ مل جائیں تو وہ رانا ہاؤس میں ایسے سائنسی انتظامات کر سکتے ہیں کہ اگر لیڈی گھوسٹ وہاں آ گئی تو پھر اس کے لئے وہاں سے نکلنا ناممکن ہو جائے گا“...... صدیقی نے کہا۔

”ہاں۔ عمران صاحب واقعی لیڈی گھوسٹ کو پکڑنے کے لئے بہترین سائنسی جال بُن سکتے ہیں۔ ان کے بنائے ہوئے سائنسی جال سے وہ کسی بھی صورت میں نہیں نکل سکے گی“...... صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”لیڈی گھوسٹ چونکہ سائنسی جادو کا استعمال کر رہی ہے اس لئے ہمیں بھی اس کے خلاف ایسے ہی سائنسی جادو کا استعمال کرنا

پڑے گا ورنہ وہ ہاتھ نہیں آئے گی“...... خاور نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم یہاں سے ایک بار پھر عمران سے بات کرنے جائیں گے اور مجھے امید ہے کہ وہ اس سلسلے میں ہماری مدد کے لئے ضرور آمادہ ہو جائے گا“...... جولیا نے کہا۔

”اگر وہ نہ مانا تو“...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”تو میں چیف سے کہہ کر اسے منوا لوں گی“...... جولیا نے جواباً منہ بنا کر کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”لیڈی گھوسٹ جیسی چڑیا کو پکڑنے کے لئے ہم نے پنجرے کا انتظام تو سمجھو کر ہی لیا ہے۔ یہ پنجرہ رانا ہاؤس ہی ہوگا۔ اب ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ لیڈی گھوسٹ کو کونسا دانہ ڈالا جائے جسے چگنے کے لئے وہ اس پنجرے تک لازمی آ جائے“...... صدیقی نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

”جب چڑیا کے لئے پنجرے کا انتظام ہوگیا ہے تو پھر اس کے دانے دنکے کا بھی انتظام ہو جائے گا“...... جولیا نے مطمئن انداز میں کہا۔ اسی لمحے ویٹروں نے انہیں لنچ کے لوازمات سرو کرنے شروع کر دیئے اور ویٹروں کو آتے دیکھ کر وہ سب خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔

عمران کی کار ایک چوراہے پر سگنل پر رکی ہوئی تھی کہ اسی لمحے سائیڈ سے ایک لڑکی تیز تیز چلتی ہوئی آئی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ سمجھتا اسی لمحے لڑکی نے اس کی کار کے پاس آ کر سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی جیسے عمران نے کار اسی کے انتظار میں وہاں روکی ہوئی ہو۔

لڑکی نے جینز اور سرخ شرٹ پر سیاہ رنگ کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں چمڑے کا بنا ہوا ایک ہینڈ بیگ تھا۔ وہ بے حد خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی چمک دار اور بڑی بڑی آنکھوں سے اس کی ذہانت کی چمک دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے اخروٹی رنگ کے بال اس کے شانوں تک لہرا رہے تھے۔ لڑکی جیسے ہی کار میں بیٹھی کار یوڈی کلون کی تیز خوشبو سے مہک اٹھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے لڑکی اپنے لباس پر یوڈی کلون کی پوری بوتل

ہی انڈیل کر آئی ہو۔

''ارے ارے۔ کرایہ ہے آپ کے پاس''...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔

''نہیں۔ میں تمہارے ساتھ بغیر کرائے کے سفر کروں گی''۔ لڑکی نے بے باکی سے مسکرا کر کہا تو عمران دیدے گھما کر رہ گیا۔

''آئی ایم سوری۔ کیا میں آپ کو جانتا ہوں''...... عمران نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں''...... لڑکی نے اس کی طرف دیکھے بغیر بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''لگتا ہے کہ آپ غلطی سے میری کار میں آ کر بیٹھ گئی ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''میں نے کب کہا ہے کہ میں غلطی سے تمہاری کار میں بیٹھی ہوں''...... لڑکی نے عمران کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''کک کک۔ کیا مطلب''...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔

''سگنل کھل گیا ہے۔ کار آگے بڑھاؤ''...... لڑکی نے کہا۔

''سگنل۔ کک کک۔ کون سا سگنل''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ٹریفک سگنل نانسنس۔ چلو جلدی کرو مجھے پہلے ہی بے حد دیر ہو رہی ہے''...... لڑکی نے کہا تو عمران نے چونک کر سگنل کی طرف دیکھا تو وہ واقعی گرین ہو گیا تھا اور اس کے پیچھے موجود گاڑیوں نے

زور زور سے ہارن بجانا شروع کر دیا تھا۔ عمران نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پیچھے سے ہارنوں کے شور نے اسے بولنے کا موقع ہی نہ دیا اور اسے مجبوراً کار آگے بڑھانی پڑی۔ کار آگے بڑھا کر عمران نے دائیں طرف موڑنی چاہی تو لڑکی چیخ اٹھی۔

''دائیں طرف نہیں۔ سیدھے چلو نانسنس۔ میرا آفس اس طرف ہے''......لڑکی نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لے کر کار سیدھی سڑک کی طرف بڑھا دی۔

''ہاں۔ اب ٹھیک ہے''......لڑکی نے کہا۔

''کیا ٹھیک ہے''......عمران نے پوچھا۔

''اب تم ٹھیک راستے پر جا رہے ہو''......لڑکی نے کہا۔

''لیکن یہ میرا نہیں آپ کا راستہ ہے۔ مجھے تو دوسری طرف جانا تھا''......عمران نے کراہ کر کہا۔

''تو چلے جانا۔ میں تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ تو نہیں لے جا رہی۔ مجھے میرے آفس تک پہنچا دو اس کے بعد تمہیں جہاں جانا ہو چلے جانا میں تمہیں نہیں روکوں گی نانسنس''......لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا آپ علم نجوم جانتی ہیں''......عمران نے پوچھا۔

''علم نجوم۔ نہیں۔ کیوں''......لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکی ہو۔

''آپ کے خاندان میں کوئی علم نجوم سے وابستہ رہا ہو''۔ عمران

نے اسی انداز میں کہا۔

''نہیں۔ میرے خاندان میں علم نجوم سے کوئی وابستہ نہیں رہا ہے اور نہ ہی مجھے اس کا شوق ہے''......لڑکی نے کہا۔

''تو پھر آپ کا کسی جادوگر سے تو ضرور کوئی نہ کوئی رابطہ رہا ہو گا''......عمران نے کہا تو لڑکی اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

''اب یہ جادوگر کہاں سے آ گیا''......لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔

''مجھے کیا معلوم۔ آپ کو پتہ ہو گا جس نے جادو کے زور سے آپ کو میرا نام بتایا ہے''......عمران نے کہا تو لڑکی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''تمہارا نام۔ مگر میں تو تمہارا نام نہیں جانتی اور میں نے تمہارا نام لیا بھی نہیں ہے''......لڑکی نے کہا۔

''تو پھر یہ نانسنس کون ہے''......عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''کون نانسنس۔ اوہ۔ اب سمجھی۔ میں تمہیں بار بار نانسنس کہہ رہی ہوں اور تم سمجھ رہے ہو کہ میں تمہارا نام لے رہی ہوں''۔ لڑکی نے پہلے حیرت سے پھر اچانک چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں''......عمران نے کہا۔

''کیوں۔ کیا تمہارا نام نانسنس ہے''......لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ جس ادا اور جس خوبصورت انداز میں کہہ رہی ہیں اس

پر میرا تو دل کر رہا ہے کہ میں اپنا نام بدل کر نانسنس ہی رکھ لوں''...... عمران نے کہا تو لڑکی پہلے حیرت سے اس کی طرف دیکھتی رہی پھر جیسے ہی اسے بات سمجھ میں آئی وہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''گڈ جوک۔ رئیلی گڈ جوک''...... لڑکی نے کہا۔

''نہیں۔ جوک سے نانسنس نام ہی بہتر ہے۔ جوک کے ساتھ اگر 'ر' لگا دیا جائے تو 'جوکر' بن جاتا ہے اور میں کسی سرکس میں کام نہیں کرتا جو خود کو 'جوکر' کہتا پھروں''...... عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''شکل تو اچھی ہے لیکن تمہارے چہرے پر حماقتوں کی جو آبشار بہہ رہی ہے اس سے تم جوکر ہی دکھائی دیتے ہو''...... لڑکی نے اس کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

''چلیں۔ آپ ایک بار ہاں کر لیں تو پھر میں آپ کے لئے جوکر بھی بن جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ کس بات کی ہاں''...... لڑکی نے ایک بار پھر چونک کر کہا۔

''اسی بات کی ہاں جس میں سہرے سجتے ہیں۔ دلہن کو عروسی لباس میں سجایا جاتا ہے۔ بینڈ باجا بجتا ہے اور پھر دوسری رسومات کے بعد دعوت ولیمہ کی جاتی ہے اور......'' عمران نے مخصوص انداز میں کہا۔

''تمہارا مطلب ہے شادی''...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں ہاں۔ اللہ تمہارا بھلا کرے۔ خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ تم ذہین بھی ہو''...... عمران نے دانت نکال کر کہا تو پہلے تو لڑکی حیرت سے اس کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''ماشاء اللہ۔ تمہاری ہنسی بھی تمہاری طرح حسین ہے اور تمہارے یہ موتیوں جیسے چمکتے ہوئے دانت دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے تم روز تین ٹائم ٹوتھ برش استعمال کرتی ہو''...... عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنسنے لگی۔

''تو تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں نے تمہیں شادی کے لئے پسند کیا ہے اور تم سے بات چیت کرنے کے لئے تمہاری کار میں بیٹھی ہوں''...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اور نہیں تو کیا۔ میں شہر کے بازاروں، گلیوں اور کوچوں میں کار لے کر اسی لئے تو گھوم رہا تھا کہ جہاں میرے نصیب میں کوئی ہو گی تو وہ خود ہی میری کار میں آ کر بیٹھ جائے گی''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو لڑکی کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''نانسنس''...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مجھ سے شادی کر لو پھر میں تمہارے لئے ہمیشہ کے لئے نانسنس بن جاؤں گا''...... عمران نے تھرڈ کلاس عاشق کے انداز

میں کہا۔

"یو شٹ اپ۔ میں تم سے شادی کرنے کے لئے نہیں۔ اپنی ضرورت کے لئے تمہاری کار میں بیٹھی تھی نانسنس۔ مجھے اپنے آفس میں جلدی پہنچنا تھا اور میں ٹیکسی کا انتظار کر رہی تھی لیکن کوئی خالی ٹیکسی آ ہی نہیں رہی تھی۔ باس کا بار بار فون آ رہا تھا اس لئے میں نے تمہاری کار خالی دیکھی تو میں اس میں آ کر بیٹھ گئی اور بس"۔ لڑکی نے کہا۔

"اور بس۔ اس کے آگے اور کچھ نہیں"...... عمران نے کہا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے بادل چھا گئے تھے جیسے لڑکی کی بات سن کر اس کے ارمانوں پر اوس پڑ گئی ہو۔

"ہاں۔ اس کے آگے اور کچھ نہیں"...... لڑکی نے مسکرا کر کہا۔

"تو کیا مجھے اپنی دلہن کی تلاش کے لئے پھر سے شہر گردی کرنی پڑے گی"...... عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"دلہنیں سڑکوں پر نہیں ملتیں نانسنس"...... لڑکی نے کہا۔

"تو کہاں ملتی ہیں۔ بتا دو میں وہیں جا کر تلاش کر لیتا ہوں"۔ عمران نے حماقت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تم دودھ پیتے بچے معلوم ہو رہے ہو۔ ابھی جا کر اپنی تعلیم مکمل کرو۔ جب تمہارے ماں باپ کو پتہ چلے گا کہ تم بڑے ہو چکے ہو تو وہ خود ہی تمہارے لئے اچھی سی اور پیاری سی دلہن ڈھونڈ لیں گے"...... لڑکی نے کہا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر

بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب۔ ابھی میں بڑا ہوا ہی نہیں ہوں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں۔ بالکل بھی نہیں"...... لڑکی نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اسی لمحے لڑکی کے ہاتھوں میں موجود ہینڈ بیگ میں سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"تمہارا ہینڈ بیگ بج رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہینڈ بیگ نہیں۔ ہینڈ بیگ میں موجود میرے سیل فون کی بیل بج رہی ہے نانسنس۔ میں جانتی ہوں پھر باس کی کال ہو گی۔ تم جلدی کرو اور کار کی رفتار تیز کر دو۔ میں اب جلد سے جلد باس کے پاس پہنچ جانا چاہتی ہوں تا کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے ورنہ اس نے کال کر کے میری جان کھا جانی ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کچھ نہیں"...... لڑکی نے کہا۔

"اچھا نام ہے"...... عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"آپ کے باس کا کیا نام ہے اور آپ کہاں کام کرتی ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"کیا یہ سب پوچھ کر تم اپنی کار میں لفٹ دینے کا کرایہ وصول کرنا چاہتے ہو"...... لڑکی نے اسے تیز نظروں سے گھور کر کہا۔

"کرائے کے ساتھ ٹپ بھی لوں گا"...... عمران نے دانت نکوستے ہوئے کہا تو لڑکی اسے گھور کر رہ گئی۔

"ٹھیک ہے دے دوں گی"......لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کو جانا کہاں ہے"......عمران نے پوچھا۔

"سیدھے چلتے چلو۔ جب میرا آفس آ جائے گا تو میں بتا دوں گی"......لڑکی نے کہا۔

"جی اچھا"......عمران نے بڑی سعادت مندی سے کہا اور پھر اس نے کار سائیڈ میں روک دی اور کار کا دروازہ کھول دیا۔

"یہ کیا۔ تم نے کار کیوں روک دی اور کہاں جا رہے ہو"۔ لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے ہی تو کہا ہے کہ سیدھے چلتے چلو۔ اب چلنے کے لئے کار روکنی بھی ضروری تھی۔ اب کار میں تو پیدل نہیں چلا جا سکتا"......عمران نے کہا تو لڑکی نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"میں نے کار سیدھی لے جانے کو کہا تھا نانسنس"......لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھا آپ مجھے پیدل سیدھا چلنے کے لئے کہہ رہی ہیں"......عمران نے کہا اور ایک بار پھر کار میں بیٹھ گیا اور کار آگے بڑھا دی۔

"تم کیا کرتے ہو"......لڑکی نے چند لمحے توقف کے بعد عمران

سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بتایا تو ہے۔ آوارہ گردی کرتے ہوئے اپنی دلہن کی تلاش میں رہتا ہوں لیکن افسوس۔ زمانہ بیت گیا ہے۔ دلہن کی تلاش میں اب تک میں کروڑوں روپوں کا کار میں تیل پھونک چکا ہوں۔ اس کے باوجود ابھی تک کوئی نہیں ملی ہے"......عمران نے جان بوجھ کر سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"مل جائے گی۔ مل جائے گی۔ فکر نہ کرو۔ کوشش کرتے رہو۔ ایک نہ ایک دن تمہاری کوشش ضرور رنگ لائے گی"......لڑکی نے مسکرا کر کہا۔

"آپ کے منہ میں گھی شکر۔ خدا کرے کہ ایسا ہو ورنہ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ میں شہر کے چکر کاٹ کاٹ کر ہی بوڑھا ہو جاؤں گا"......عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار ہنسنا شروع ہو گئی۔

"وہ سامنے کمرشل پلازہ کی طرف چلو"......لڑکی نے کچھ فاصلے پر موجود ایک بڑے کمرشل پلازہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور کار پلازہ کی طرف لے گیا۔

"بس بس۔ رک جاؤ۔ یہیں ہے میرا آفس"......لڑکی نے کہا تو عمران نے سائیڈ میں کار روک دی۔ کمرشل پلازہ پر بے شمار ملکی اور غیر ملکی کمپنیوں کے بورڈز لگے ہوئے تھے۔ سب سے اوپر ایک مقامی اخبار پاکیشیا ڈیلی نیوز کا نیون سائن چمک رہا تھا۔

کار رکتے ہی لڑکی دروازہ کھول کر باہر نکلی اور اس نے ہینڈ بیگ

کھولنا شروع کر دیا۔

''تو آپ۔ پاکیشیا ڈیلی نیوز میں کام کرتی ہیں''...... عمران نے کہا تو لڑکی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''کیا مطلب۔ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں پاکیشیا ڈیلی نیوز میں کام کرتی ہوں''...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کے ہینڈ بیگ پر پی ڈی این لکھا ہوا ہے جس کا مطلب پاکیشیا ڈیلی نیوز ہی ہو سکتا ہے اور پی ڈی این کے نیچے اخبار کا مخصوص مونوگرام بھی ہے''...... عمران نے کہا تو لڑکی اپنے ہینڈ بیگ پر چھوٹے سے بنے ہوئے پی ڈی این اور مقامی اخبار کے مخصوص نشان کو دیکھنے لگی۔

''بڑی تیز نظریں ہیں تمہاری''...... لڑکی نے تحسین بھرے لہجے میں کہا ساتھ ہی اس نے ہینڈ بیگ سے ایک بڑا نوٹ نکال لیا۔

''یہ لو۔ جتنا کرایہ کاٹنا ہے کاٹ لو اور اپنی ٹپ بھی لے لو تاکہ لفٹ دینے کے لئے مجھے تمہارا احسان لینے کے بدلے میں شکریہ نہ کہنا پڑے''...... لڑکی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''رہنے دیں۔ ابھی مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ جب ضرورت ہو گی تو میں آپ کے آفس میں آ کر آپ سے خود ہی مانگ لوں گا مس ریٹا''...... عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ لڑکی کچھ کہتی عمران نے کار آگے بڑھا دی اور لڑکی اس کے منہ سے اپنا نام سن کر آنکھیں پھاڑ کر اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔ پھر اچانک اس

کی نظر اپنے بیگ کی سائیڈ پر لگے مقامی اخبار کے پرنٹڈ کارڈ پر پڑی جس پر اس کا نام اور عہدہ لکھا ہوا تھا۔ لڑکی نے سر جھٹکا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی پلازہ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمران نے کار سائیڈ سڑک پر موڑی اور پھر وہ اسے مختلف سڑکوں پر گھماتے ہوئے ایک طرف لیتا چلا گیا۔

''نجانے کیوں اس لڑکی کی شکل مجھے جانی پہچانی سی لگ رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے میں اسے پہلے کبھی ملا تو نہیں لیکن اس کے باوجود میں اسے پہچانتا ہوں۔ کون ہو سکتی ہے یہ''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے دماغ میں لڑکی کا چہرہ گھوم رہا تھا۔ لڑکی شکل وصورت سے انتہائی معصوم اور ہنس مکھ دکھائی دے رہی تھی لیکن اس کے باوجود عمران کو نجانے کیوں ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس لڑکی کو بخوبی جانتا ہو۔

عمران کافی دیر تک لڑکی کے بارے میں سوچتا رہا لیکن کوشش کے باوجود اسے یاد نہیں آ سکا تھا کہ وہ اس لڑکی سے پہلے کہاں ملا ہے یا یہ کہ وہ اسے کیسے جانتا ہے۔ جب اسے کچھ یاد نہ آیا تو اس نے سر جھٹکا اور کار سیدھا آگے بڑھا لے گیا۔ دانش منزل سے وہ نکل تو آیا تھا لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں جائے اور اس تیز طرار اور بھوتوں جیسی خصلت رکھنے والی لیڈی گھوسٹ کی تلاش کے لئے وہ کیا قدم اٹھائے۔ اس کے ذہن میں بدستور لیڈی گھوسٹ کی باتیں گردش کر رہی تھیں اور وہ رہ رہ کر اس بات کو یاد

کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ آخر لیڈی گھوسٹ اس سے کس بات کا انتقام لینے کی کوشش کر رہی ہے اور وہ کون ہے جسے اس نے بے گناہ ہونے کے باوجود پکڑ کر سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا تھا۔

وہ جو بھی تھا سلاخوں کے پیچھے تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ ابھی زندہ ہے لیکن عمران کے لئے حیرت اس بات کی تھی کہ اس نے آج تک مظلوموں کی مدد کی ہے اور اس نے کسی بھی محب وطن اور بے گناہ انسان کو معمولی سا بھی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی تھی بلکہ اس کی تو ہمیشہ سے یہی کوشش رہی تھی کہ وہ ظالموں کے پنجوں سے مظلوموں کو بچا سکے اور ہر بے گناہ اور معصوم انسان کی جس حد تک ممکن ہو مدد کر سکے اور غلطی سے بھی اس سے ایسا کوئی کام نہ ہو جس سے کسی بے گناہ اور معصوم کی دل آزاری ہو جبکہ لیڈی گھوسٹ نے اس پر الزام عائد کر دیا تھا کہ اس نے ملک کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے والے ایک نیک انسان کو اس کے کام سے روکا بھی تھا اور اسے قید بھی کرا دیا تھا۔

عمران اسی شش و پنج میں شہر گردی کر رہا تھا کہ اسی لمحے اچانک سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے اپنا سیل فون کار کے ڈیش بورڈ پر رکھا ہوا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھایا اور اس کا ڈسپلے دیکھنے لگا۔ ڈسپلے پر جولیا کا مخصوص نمبر فلیش کر رہا تھا۔

''یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) شہر گرداں سپیکنگ''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''شہر گرداں سے تمہاری کیا مراد ہے''...... جولیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''شہر گردی کرنے کا مطلب شہر میں بلا وجہ گھومنا اور اپنے سر پر گرد جمع کرنا ہوتا ہے اور جب سر شہر کی گرد سے بھر جائے تو اسے شہر گرداں ہی کہا جاتا ہے''...... عمران نے شہر گرداں کی نئی اختراع کرتے ہوئے کہا۔

''مطلب تم آوارہ گردی کر رہے ہو''...... جولیا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''میں اکیلا نہیں۔ میرے ساتھ کوئی اور بھی اس آوارہ گردی میں شامل ہے''...... عمران نے کہا۔

''کوئی اور۔ کیا مطلب۔ کون ہے وہ''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

''ہے ایک۔ حسین اور انتہائی معصوم۔ جس نے سرخ رنگ کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور دلہن کی طرح چمک دمک رہی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو تمہارے ساتھ کوئی لڑکی ہے''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''چمکتی دمکتی دلہن مونث ہی ہو سکتی ہے دلہن بننا کسی مذکر کے بس کی بات تو نہیں ہوتی''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہونہہ۔ کون ہے وہ۔ بولو۔ کسے ساتھ لئے گھوم رہے ہو''۔

جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں وہ مجھے اپنے ساتھ لئے گھوم رہی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ میں پوچھ رہی ہوں وہ ہے کون۔ کیا نام ہے اس کا اور وہ تمہارے ساتھ کیا کر رہی ہے۔ بولو۔ جواب دو مجھے''۔ جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''کہا ہے نا کہ ایک مؤنث ہے اس کا نام ابھی معلوم نہیں ہے اور وہ میرے ساتھ اور میں اس کے ساتھ شہر کی گلیوں بازاروں میں گھومتے پھر رہے ہیں اور ہماری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا ہے کہ ہم ایسی کون سی جگہ جائیں جہاں نہ کوئی آدم ہو اور نہ آدم زاد''۔ عمران نے مسکرا کر کہا تو دوسری طرف سے جولیا کے تیز تیز سانس لینے کی آوازیں سنائی دیں جیسے وہ عمران کی بات سن کر سیخ پا ہو گئی ہو۔

''تم کون سی سڑک پر ہو اس وقت۔ مجھے بتاؤ میں ابھی وہاں آ کر اس حرافہ کا چہرہ نوچتی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں تمہارا بھی ایسا حشر کروں گی کہ تم زندگی بھر یاد رکھو گے۔ بتاؤ مجھے کہاں ہو تم۔ جلدی بتاؤ''...... جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار سیل فون کان سے ہٹا لیا۔

''جواب دو مجھے۔ بولو۔ کہاں ہو تم''...... عمران کا جواب نہ پا کر جولیا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''وہ میں میں''...... عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''بکریوں کی طرح منمنانا بند کرو اور مجھے جلدی بتاؤ کہ تم کہاں ہو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ سمجھے تم''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''بکری کو چھری تلے دم تو لینے دو۔ تم بتانے کا موقع دو گی تو میں کچھ بتاؤں گا۔ تم تو سچ مچ شکی مزاج بیویوں کی طرح لٹھ لے کر میرے سر پر سوار ہو گئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''کیا کہا۔ میں شکی مزاج ہوں۔ میں لٹھ لے کر تمہارے سر پر سوار ہو گئی ہوں۔ بولو۔ کیا میں اتنی ہی بری ہوں کہ تمہارے سر پر لٹھ لے کر سوار ہو جاؤں۔ بولو اب بول کیوں نہیں رہے۔ چپ کیوں ہو گئے ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تم بتاؤ۔ تم کہاں ہو۔ میں اسے لے کر وہیں آ جاتا ہوں پھر تم اس سے خود ہی پوچھ لینا کہ وہ مجھے لے کر شہر کی گلیوں اور بازاروں مین کیوں گھوم رہی تھی۔ پھر چاہے لٹھ لے کر میرے سر پر مار دینا یا اس کے سر پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''میں سب کے ساتھ رانا ہاؤس میں ہوں۔ وہیں آ جاؤ اور اگر تم واقعی زبان کے پکے ہو تو اس حرافہ کو ساتھ ضرور لانا۔ پھر دیکھنا میں اس کا کیا حشر کرتی ہوں''...... جولیا نے اسی طرح سے غصیلے لہجے میں کہا جیسے دوسری لڑکی کا احساس ہوتے ہی اس کے دماغ

میں چھپکلی سوار ہو گئی ہو۔ یہ بات کرتے ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا تھا۔ اس کا ساتھیوں سمیت رانا ہاؤس میں ہونے کا سن کر عمران چونک پڑا تھا۔

''یہ سب رانا ہاؤس میں کیا کر رہے ہیں''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ایک سڑک پر کار گھمائی اور تیزی سے اسے رانا ہاؤس کی طرف بڑھاتا لے گیا۔ تقریباً بیس منٹ کے بعد وہ رانا ہاؤس کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو رہا تھا۔ اس کے لئے گیٹ جوزف نے کھولا تھا۔ عمران کو دیکھ کر جوزف نے بے اختیار دانت نکالنے شروع کر دیئے تھے اور یہ دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی کہ جولیا سمیت اس کے تمام ساتھی کمپاؤنڈ میں کھڑے تھے اور سب کی نظریں عمران کی کار پر جمی ہوئی تھیں۔

عمران نے کار پورچ میں روکی اور کار کا انجن بند کر کے دروازہ کھول کر وہ باہر آ گیا۔ اسے کار سے نکلتے دیکھ کر جولیا تیز تیز چلتی ہوئی اس کی طرف آئی۔ اس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا اور وہ عمران کی طرف تیز نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

''کہاں ہے وہ''...... جولیا نے عمران کے قریب آ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''کون وہ''...... عمران نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔

''وہی جو تمہارے ساتھ شہر گردی کر رہی تھی''...... جولیا نے اسی

انداز میں کہا۔ صفدر اور باقی سب بھی عمران کے پاس آ گئے۔

''مس جولیا۔ میں نے آپ سے کہا تھا نا کہ عمران صاحب آپ کو جان بوجھ کر چڑانے کے لئے کہہ رہے تھے۔ ان کے ساتھ بھلا کون ہو سکتی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ اس نے جس انداز میں مجھ سے بات کی تھی وہ غلط نہیں ہو سکتی۔ مجھے اس کے لہجے سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی ضرور ہے۔ اس نے کہا تھا کہ یہ اسے ساتھ لائے گا۔ اب لایا کیوں نہیں ساتھ''...... جولیا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''لایا تو ہوں اور کیسے لاؤں''...... عمران نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی اچھل پڑے۔

''لائے ہو تو کہاں ہے وہ۔ بولو۔ کیا اسے گیٹ کے باہر چھوڑ آئے ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ تمہارے سامنے اپنی چار ٹانگوں پر کھڑی ہے''۔ عمران نے اپنی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک کر عمران کی سرخ سپورٹس کار کی طرف دیکھنے لگے۔ کار دیکھ کر ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹیں بکھر گئیں۔

''تو آپ کو یہ اپنے ساتھ شہر میں گھماتی پھر رہی تھی اور سرخ لبادہ اوڑھنے سے آپ کی مراد اس کے سرخ رنگ سے تھی''۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ دلہن سرخ لباس میں ہوتی ہے اور اس کا رنگ بھی سرخ ہے اس لئے میں اسے دلہن ہی سمجھتا ہوں''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ جولیا بھی کار دیکھ کر خفیف سی ہو کر رہ گئی تھی۔

''تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا تم نے واقعی کار کے بارے میں وہ سب کہا تھا''...... جولیا نے اس کی طرف شکی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں کار میں ایک لڑکی دلہن کے روپ میں بیٹھی تھی میں اس کے بارے میں کہہ رہا تھا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو جولیا اس بار بے اختیار پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گئی۔ اس کے انداز پر ممبران بے اختیار مسکرا رہے تھے۔ جولیا نے اس سے پہلے عمران پر اس قدر کبھی شک نہیں کیا تھا اور نہ ہی وہ عمران سے کبھی اس انداز میں پیش آئی تھی۔ اس کا انداز عمران کے ساتھ اس بار ایسا تھا جیسے وہ واقعی شکی مزاج بیوی بن چکی ہو اور عمران کے ساتھ کسی اور لڑکی کا سن کر اس کا دماغ گھوم گیا ہو۔

''مجھے یقین ہے کہ عمران پہلے کسی لڑکی کے بارے میں ہی بات کر رہا تھا اب اس نے تمہارا غصہ دیکھ کر بات بدل دی ہے''۔ تنویر نے جلتی میں تیل ڈالنے والے انداز میں کہا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم خواہ مخواہ آگ کو ہوا نہ دو''۔

صفدر نے منہ بنا کر کہا۔

''میں آگ کو ہوا نہیں دے رہا۔ تم مانو یا نہ مانو مگر میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ عمران کے ساتھ کار میں ایک لڑکی بھی موجود تھی جسے اس نے کہیں ڈراپ کر دیا ہے''...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

''تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ عمران کے ساتھ کوئی لڑکی بھی تھی اور عمران نے اسے کہیں ڈراپ کیا ہے۔ بولو''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''کیا ہم میں سے کسی نے یوڈی کلون لگا رکھا ہے''...... تنویر نے جولیا کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا ان سب سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

''یوڈی کلون پرفیوم۔ وہ ہم کیسے لگا سکتے ہیں۔ یہ پرفیوم تو لیڈیز لگاتی ہیں اور میرے خیال میں ہمارے ساتھ موجود دونوں خواتین میں سے کسی نے بھی یوڈی کلون نہیں لگایا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تو پھر عمران جیسے ہی کار اندر لایا تھا تو ہر طرف تیز یوڈی کلون کی خوشبو کیسے پھیل گئی تھی''...... تنویر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے اور ہوا میں یوڈی کلون کی خوشبو محسوس کرنے لگے اور پھر سب کی نظریں عمران کی کار کی طرف اٹھ گئیں۔ جولیا چند لمحے اس کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ تیزی سے عمران کی کار کی طرف بڑھی اور پھر کار

میں تیز یوڈی کلون کی خوشبو محسوس کرتے ہی اس کا چہرہ متغیر ہوتا چلا
گیا۔ اسی لمحے جولیا کی نظریں سائیڈ سیٹ کے پائیدان پر پڑیں تو
وہ بری طرح سے چونک پڑی۔ وہ تیزی سے کار کی سائیڈ سے ہوتی
ہوئی سائیڈ سیٹ کی طرف بڑھی۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور پھر
ہاتھ بڑھا کر اس نے پائیدان پر پڑا ہوا ایک کارڈ اٹھا لیا۔ کارڈ کے
ساتھ ایک لپ سٹک بھی گری ہوئی تھی۔ اس نے دونوں چیزیں
اٹھائیں اور پھر جیسے ہی اس کی نظر کارڈ پر لکھے ہوئے نام پر پڑی
اس کا چہرہ ایک بار پھر غصے سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

فون کی گھنٹی بجی تو کرنل اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر سفید رنگ
کے فون کا رسیور اٹھا لیا جس کی گھنٹی بجنے کے ساتھ ہی اس پر لگا ہوا
بلب سپارک کرنا شروع ہو گیا تھا۔

''یس کرنل اسکاٹ سپیکنگ''...... کرنل اسکاٹ نے بے حد
سپاٹ اور خشک لہجے میں کہا۔

''مائٹی بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔

''یس مائٹی بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے اسی
انداز میں کہا۔

''چیف۔ لیڈی ایجنٹ لیڈی اینڈا کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا
کر لیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے مائٹی نے کہا تو کرنل اسکاٹ
بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کس نے اغوا کیا ہے لیڈی اینڈا کو اور

کیوں''...... کرنل اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''اغوا کنندگان کا مجھے ابھی علم نہیں ہوا ہے چیف۔ میں ایک ضروری کام سے لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ میں گیا تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو اس کی رہائش گاہ میں ہڑبونگ مچی ہوئی تھی۔ وہاں ہر طرف لاشیں پڑی تھیں اور لیڈی اینڈا وہاں سے غائب تھی''۔ مائٹی نے کہا۔

''اوہ۔ تو کسی نے لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ پر حملہ کیا تھا''۔ کرنل اسکاٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ حملہ آوروں نے رہائش گاہ میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ ان میں سے ایک ملازم جو شدید زخمی تھا اس نے بتایا کہ رات کے وقت اچانک چند نقاب پوش دیواریں کود کر رہائش گاہ میں داخل ہو گئے تھے اور انہوں نے اندر آتے ہی ہر طرف فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔ لیڈی اینڈا اس وقت رہائش گاہ میں ہی موجود تھی۔ اس نے کمرے سے نکل کر حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی لیکن اسے بھی گولی مار دی گئی اور پھر ایک نقاب پوش اس کی طرف لپکا اور اس نے لیڈی اینڈا کے سر پر کوئی چیز مار کر اسے بے ہوش کر دیا۔ باقی نقاب پوشوں نے رہائش گاہ میں موجود تمام افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا اور وہ بے ہوش لیڈی اینڈا کو اٹھا کر لے گئے تھے''...... مائٹی نے بتایا۔

''ہونہہ۔ کیا وہ ملازم ابھی زندہ ہے اور ان حملہ آوروں میں

سے کسی کو پہچان سکتا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

''نو چیف۔ اس کے کہنے کے مطابق حملہ آوروں نے نقاب پہنے ہوئے تھے اور اسے کئی گولیاں لگی تھیں وہ آخری سانسوں پر تھا جب میں نے اس سے بات کی تھی''...... مائٹی نے کہا۔

''رات کس وقت لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ پر حملہ کیا گیا تھا''۔ کرنل اسکاٹ نے جبڑے بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''رات کے دو بجے چیف''...... مائٹی نے کہا۔

''تم اب کہاں ہو''...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

''میں لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ میں ہی ہوں۔ یہاں متعلقہ پولیس پہنچ چکی ہے اور وہ انویسٹی گیشن کر رہی ہے۔ میں بھی خصوصی پاس دکھا کر ان کے ساتھ سرچ کر رہا ہوں تا کہ حملہ آوروں کا کوئی کلیو ڈھونڈ سکوں''...... مائٹی نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہارے پاس کارٹر کو بھیج رہا ہوں۔ وہ بھی تمہارے ساتھ مل کر کلیو تلاش کرے گا اور جیسے ہی تم دونوں کو حملہ آوروں کا علم ہو تم فوری طور پر لیڈی اینڈا کی بازیابی کے لئے ان پر حملہ کر دینا۔ تمہیں نہ صرف ان سے لیڈی اینڈا کو بچانا ہے بلکہ یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ وہ حملہ آور کون تھے اور انہوں نے لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ پر کیوں حملہ کیا تھا اور اسے اغوا کر کے کیوں لے گئے تھے''۔ کرنل اسکاٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... مائٹی نے کہا اور کرنل اسکاٹ نے اسے چند

مزید ہدایات دے کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کہ آخر وہ حملہ آور کون ہو سکتے تھے جنہوں نے سوپر ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ پر اس قدر جرأت کے ساتھ حملہ کیا تھا اور وہاں قتل و غارت کر کے لیڈی اینڈا کو بھی زخمی حالت میں اٹھا کر لے گئے تھے۔

چند لمحوں تک کرنل اسکاٹ سوچتا رہا پھر اس نے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اسے کان سے لگا کر دوسرے ہاتھ سے فون کے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس''...... رابطہ ملتے ہی اس کے نمبر ٹو کی آواز سنائی دی۔

''کرنل اسکاٹ بول رہا ہوں''...... کرنل اسکاٹ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس چیف۔ کارٹر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کارٹر نے کرنل اسکاٹ کی آواز سن کر یکلخت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کہاں ہو تم اس وقت''...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

''میں اپنے فلیٹ میں ہوں چیف۔ بس تیار ہو کر ہیڈ کوارٹر کے لئے نکلنے ہی والا تھا''...... کارٹر نے جواب دیا۔

''ہیڈ کوارٹر آنے کی بجائے تم لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ پر چلے جاؤ''۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ پر۔ لیکن چیف......'' کارٹر نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیڈی اینڈا کو اغوا کیا گیا ہے نانسنس۔ رات کو اس کی رہائش گاہ پر حملہ کیا گیا تھا۔ حملہ آوروں نے لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے اور لیڈی اینڈا کو زخمی حالت میں اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اس لئے تم فوراً لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ جاؤ اور پتہ لگاؤ کہ سوپر ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ کے خلاف ایسی گھناؤنی کارروائی کس نے کی ہے اور جس نے بھی ایسا کیا ہے اس کے خلاف سخت کارروائی کرو۔ جتنی جلد ممکن ہو سکے لیڈی اینڈا اور اس کے اغوا کاروں کو میرے سامنے لاؤ۔ سمجھے تم''...... کرنل اسکاٹ نے غصے سے گرجتے ہوئے کہا۔

''یس۔ یس چیف''...... کرنل اسکاٹ کا غصیلا لہجہ سن کر کارٹر نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

''مائیکی اس وقت لیڈی اینڈا کی ہی رہائش گاہ میں موجود ہے۔ اس سے مل لینا وہ تمہیں ساری صورتحال سے آگاہ کر دے گا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف''...... کارٹر نے دھیمی آواز میں کہا اور کرنل اسکاٹ نے اسے چند مزید ہدایات دے کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''آخر لیڈی اینڈا کو اس طرح کون اٹھا کر لے جا سکتا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے پریشانی کے عالم میں سوچتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کے سامنے پڑے ہوئے نیلے رنگ

کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ نیلے رنگ کا فون فارن ایجنٹوں کے لئے مخصوص تھا۔ سوپر ایجنسی کے ایجنٹ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے تھے جو کرنل اسکاٹ کے انڈر تھے اور وہ اپنی تمام رپورٹس دینے کے لیے کرنل اسکاٹ کو ڈائریکٹ فون کرتے تھے۔ یہ سیٹلائٹ فون تھا اور ایجنٹ بھی سیٹلائٹس فون سے ہی اس سے رابطہ کرتے تھے جس کی نہ تو کال کہیں سنی جا سکتی تھی اور نہ ٹریس کی جا سکتی تھی۔ اس فون کی وجہ سے کرنل اسکاٹ کو ٹرانسمیٹر کے جھنجھٹ سے نجات مل گئی تھی جس میں بار بار اوور کہنے کی زحمت کرنی پڑتی تھی۔

''یہ اب کس کا فون آ گیا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے نیلے رنگ کے فون سیٹ پر جلتے بجھتے بلب کو دیکھتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس کرنل اسکاٹ چیف آف سوپر ایجنسی سپیکنگ''...... کرنل اسکاٹ نے رسیور کان سے لگا کر کرخت لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سے ڈائمر بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس بولو''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''آپ کو ایک رپورٹ دینی ہے چیف''...... ڈائمر نے کہا۔

''بولو۔ کیا رپورٹ دینی ہے''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''کارٹر نے مجھے جس کام کے لئے کہا تھا میں نے پورا کر دیا ہے۔ گرے پاکیشیا کے ایک ہوٹل میں آ کر ٹھہرا ہوا تھا۔ میں نے

اسے ہوٹل میں جا کر ہلاک کر دیا ہے''...... ڈائمر نے کہا۔

''تفصیل سے بتاؤ اور تم نے وہاں اپنا کوئی ثبوت تو نہیں چھوڑا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

''نو چیف۔ میں اپنا ہر کام انتہائی راز داری اور صفائی سے کرتا ہوں۔ ایئر پورٹ سے ہی میں گرے کے پیچھے لگ گیا تھا وہ ایک سیون سٹار ہوٹل گیا تھا۔ میں اس کے پیچھے ہوٹل پہنچ گیا۔ میں نے ہوٹل سے ہی اس کے روم میں اس سے بات کی۔ وہ مجھے نہیں جانتا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں آپ کا ایک خصوصی پیغام لایا ہوں تو وہ مجھ سے ملنے پر آمادہ ہو گیا اور اس نے مجھے اپنے کمرے میں بلا لیا۔ میں نے اس کے کمرے میں جاتے ہی اس پر گیس پسٹل سے فائر کر کے اسے بے ہوش کیا اور پھر میں نے ایک خنجر سے اس کی گردن کاٹ کر الگ کر دی اور فوراً وہاں سے نکل گیا''...... ڈائمر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ یہ تم نے اچھا کیا ہے۔ گرے کے اس طرح کے قتل سے وہاں یہی تاثر ملے گا کہ اسے کسی جنونی قاتل نے ہلاک کیا ہے اور وہاں کی پولیس اس جنونی قاتل کو ڈھونڈتی پھرے گی''۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن ایک مسئلہ ہو گیا ہے''...... ڈائمر نے کہا تو کرنل اسکاٹ چونک پڑا۔

''مسئلہ۔ کیسا مسئلہ''...... کرنل اسکاٹ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

'' پاکیشیا کے ایک مقامی اخبار جس کا نام پاکیشیا ڈیلی نیوز ہے
نے گرے کے قتل اور اس کے بارے میں ہر بات تفصیل سے شائع
کی ہے۔ اس اخبار میں کچھ ایسے ثبوت بھی پیش کیے گئے ہیں جن
سے پتہ چلتا ہے کہ گرے نے ایک مقامی قبرستان میں چار
ایکریمینز کو ہلاک کیا تھا۔ اس خبر کو مقامی اخبار میں نمایاں کر کے
شائع کیا گیا ہے''...... ڈائمر نے کہا تو کرنل اسکاٹ نے غصے اور
پریشانی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

''اور کیا شائع ہوا ہے گرے کے بارے میں''...... کرنل اسکاٹ
نے پوچھا۔

''یہی سب کچھ ہے۔ اس اخبار کی تمام خبروں کی کٹنگ میں
آپ کے فیکس کر دیتا ہوں آپ خود دیکھ لیں''...... ڈائمر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم فیکس کرو۔ میں دیکھ لیتا ہوں''...... کرنل
اسکاٹ نے کہا اور اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''یہ سب ہو کیا رہا ہے۔ یہاں حملہ آوروں کا ایک گروپ لیڈی
اینڈا کی رہائش گاہ میں داخل ہو کر قتل و غارت کرتا ہے اور لیڈی
اینڈا کو زخمی کر کے لے جاتا ہے ادھر پاکیشیا میں گرے کے بارے
میں ثبوتوں کے ساتھ سب کچھ مقامی اخبار میں شائع ہوا ہے۔ اگر
اخبار والوں کے پاس اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ ان چاروں
ایکریمینز کو گرے نے ہی ہلاک کیا ہے اور گرے کا تعلق اسرائیل
اور میری ایجنسی سے ہے تو پھر ایکریمین ایجنسی زیرو نائن کو اس

بات کا بھی آسانی سے علم ہو جائے گا کہ گرے نے ایکریمینز کو
ہلاک کر کے جو بلیو ڈائمنڈ حاصل کیا تھا وہ کہاں ہے''...... کرنل
اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اب ایکریمیا سے خصوصی طور پر ماسٹر گن بھی منگوانی مشکل ہو
جائے گی جس کی مدد سے بلیو ڈائمنڈ میں موجود ڈیٹا نکالا جا سکتا
ہے۔ اب میں کیا کروں''...... کرنل اسکاٹ نے اسی طرح سے
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ایک گھنٹے کے بعد اس کے سیل فون کی گھنٹی بجی تو وہ اپنے
خیالوں سے نکل آیا اور اس نے میز پر پڑا ہوا سیل فون اٹھا لیا۔
سکرین پر کارٹر کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''یس کرنل اسکاٹ سپیکنگ''...... کرنل اسکاٹ نے کال رسیونگ
کا بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''کارٹر بول رہا ہوں چیف''...... کارٹر کی آواز سنائی دی۔

''ہاں بولو۔ کیا رپورٹ ہے۔ حملہ آوروں کا کوئی سراغ ملا''۔
کرنل اسکاٹ نے بے چینی سے پوچھا۔

''یس چیف۔ حملہ آوروں کا پتہ چل گیا ہے۔ ان کا تعلق بلیو
آئی کلب سے ہے''...... کارٹر نے جواب دیا تو کرنل اسکاٹ بے
اختیار اچھل پڑا۔

''بلیو آئی کلب''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ یہ ایک مقامی کلب ہے جو غنڈوں اور بدمعاشوں

کا اڈہ ہے اور اس کلب کی مالکہ ایک ایکریمین عورت ہے جس کے
اصل نام کا تو علم نہیں ہو سکا ہے لیکن وہ خود کو گولڈ فش کہتی ہے''۔
کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا لیڈی اینڈا کو اس گولڈ فش نے اغوا کرایا
ہے''...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ کلب کے تمام غنڈے اور بدمعاش گولڈ فش کے
ہی تابع ہیں اور اس کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے''...... کارٹر
نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ گولڈ فش کا تعلق زیرو نائن ایجنسی
سے ہے اور زیرو نائن ایجنسی کو پتہ چل چکا ہے کہ گرے پاکیشیا سے
بلیو ڈائمنڈ یہاں لایا تھا اور اب زیرو نائن ایجنسی بلیو ڈائمنڈ کے
حصول کے لئے یہاں حرکت میں آ چکی ہے''...... کرنل اسکاٹ
نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ مجھے بھی ایسا ہی شک ہے۔ چونکہ سوپر ایجنسی کا
ہیڈ کوارٹر سیکرٹ ہے اس لئے وہ لیڈی اینڈا کی زبان کھلوا کر اس
سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم کر سکتے ہیں اور پھر......'' کارٹر
نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر اچانک بولتے بولتے خاموش ہو
گیا جیسے وہ مزید بات نہ کرنا چاہتا ہو۔

''تاکہ وہ ہیڈ کوارٹر پر اٹیک کر سکیں اور مجھ تک پہنچ سکیں اور مجھ
سے بلیو ڈائمنڈ حاصل کر سکیں''...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے

کارٹر کی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... کارٹر نے دھیمی آواز میں کہا۔

''کیا زیرو نائن ایجنسی میں اتنی قوت ہے کہ وہ مجھ تک پہنچ
سکیں''...... کرنل اسکاٹ نے اسی انداز میں کہا۔

''نو چیف۔ ہماری ایجنسی ان کی ایجنسی کے مقابلے میں زیادہ
طاقتور اور فعال ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں گولڈ فش کے
خلاف کارروائی کر کے لیڈی اینڈا کو چھڑا سکتا ہوں''...... کارٹر نے
کہا۔

''نہیں۔ ابھی تک یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ گولڈ فش کا تعلق
ایکریمین زیرو نائن ایجنسی سے ہی ہے۔ اس کا تعلق کسی اور ایجنسی
سے بھی ہو سکتا ہے۔ ہمیں بہت احتیاط سے کام لینا ہو گا۔ ایکریمیا
ہمارا حلیف ملک ہے۔ ہم اسی کے بل بوتے پر پھل پھول رہے
ہیں اگر ہم نے ایکریمین ایجنٹوں کے خلاف کام کیا تو ہمیں لینے
کے دینے پڑ سکتے ہیں۔ اس لئے ہم ایسا کچھ نہیں کریں گے جس
سے اسرائیل اور ایکریمیا کے تعلقات میں کسی بھی قسم کی کوئی دراڑ
پڑے''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''تو پھر کیا کرنا ہے چیف۔ کیا ہم لیڈی اینڈا کو گولڈ فش کے رحم
و کرم پر چھوڑ دیں۔ اگر گولڈ فش نے لیڈی اینڈا کی زبان کھلوا لی اور
اسے سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گیا تو وہ ہیڈ کوارٹر پر بھی
اٹیک کر سکتی ہے۔ وہ اکیلی نہیں ہو گی اس کے ساتھ پورا گینگ ہے

جسے سنبھالنا مشکل ہو سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے گینگ میں ایکریمین ایجنٹ بھی ہوں''...... کارٹر نے کہا۔

''میں سمجھ رہا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو لیکن اس کے باوجود میں اس کے خلاف فوری ایکشن نہیں لینا چاہتا''...... کرنل اسکاٹ نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو پھر جیسا آپ کا حکم''...... کارٹر نے کہا۔

''تم کسی طریقے سے گولڈفش کو اس کلب سے لا سکتے ہو''۔ کرنل اسکاٹ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''آپ کا مطلب گولڈفش کے اغوا سے ہے''...... کارٹر نے پوچھا۔

''تو اور میں کیا کہہ رہا ہوں نانسنس''...... کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا۔

''اوہ۔ سوری۔ لیس چیف۔ میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ میں بلیو آئی کلب میں کئی بار جا چکا ہوں اور مجھے بلیو آئی کلب کے ایک ایک حصے کا بخوبی علم ہے بلکہ اس کلب میں جانے کا میں ایک خفیہ راستہ بھی جانتا ہوں اور مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ گولڈفش کلب میں کہاں موجود ہوتی ہے۔ اگر میں خفیہ راستے سے جاؤں تو میں گولڈفش تک پہنچ سکتا ہوں اور اسے وہاں سے اغوا کر کے لا سکتا ہوں''...... کارٹر نے کہا۔

''گڈ شو۔ پھر تم فوری طور پر جاؤ اور وہاں سے گولڈفش کو نکال

لاؤ۔ اس نے ہماری ایجنٹ کو جس خفیہ طریقے سے اغوا کیا ہے ہم بھی اسی طریقے پر عمل کریں گے اور ایک بار گولڈفش ہمارے ہاتھ لگ جائے تو پھر اس کے بدلے میں ہم لیڈی اینڈا کو اس سے واپس حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم خود کو شو نہیں کریں گے بلکہ ایسا ظاہر کریں گے جیسے اسرائیل کے کسی گینگ نے گولڈفش کو اغوا کیا ہو''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''اور لیڈی اینڈا۔ اگر اس نے زبان کھول دی ہو گی تو''۔ کارٹر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''لیڈی اینڈا کو میں بخوبی جانتا ہوں۔ اس پر کسی بھی تشدد کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک منجھی ہوئی اور انتہائی تربیت یافتہ لیڈی ایجنٹ ہے اس کی زبان اتنی آسانی سے نہیں کھلے گی''۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''لیس چیف۔ میں سمجھ گیا۔ میں جس خفیہ راستے سے کلب میں جاؤں گا کوشش کروں گا کہ گولڈفش کے ساتھ وہاں سے لیڈی اینڈا کو بھی واپس لا سکوں کیونکہ اگر انہوں نے لیڈی اینڈا کو کلب کے کسی تہہ خانے میں رکھا ہوا ہو گا تو مجھے اسے ڈھونڈنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا''...... کارٹر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ اگر لیڈی اینڈا کو بھی تم لا سکتے ہو تو ہمارا بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا اور پھر ہم یہاں اپنے طریقے سے گولڈفش کی زبان کھلوائیں گے۔ اگر اس کا تعلق واقعی ایکریمین

ایجنسی زیرو نائن سے ہوا تو ہم خاموشی سے اسے چھوڑ دیں گے اور اگر اس کا تعلق کسی اور ایجنسی یا کسی دوسرے ملک سے ہوا تو پھر میں اس کا اس قدر بھیانک حشر کروں گا کہ مرنے کے بعد بھی اس کی روح سینکڑوں برسوں تک بلبلاتی رہے گی''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''تو کیا آپ کے خیال میں گولڈفش کا تعلق کسی اور ملک سے بھی ہوسکتا ہے''...... کارٹر نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ضروری نہیں کہ ایکریمین کارڈ ہولڈر ہونے کی وجہ سے وہ ایکریمیا سے ہی تعلق رکھتی ہو۔ اس کا تعلق ہمارے کسی دشمن ملک سے بھی ہوسکتا ہے اور وہ یہاں فارن ایجنٹ کے طور پر کام کر رہی ہو اور اپنی حفاظت کے لئے اس نے ایکریمین گرین کارڈ حاصل کر رکھا ہو''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ واقعی یہ سب ممکن ہے اور غیر ملکی ایجنٹ کچھ بھی کر سکتے ہیں''...... کارٹر نے کہا۔

''تو پھر جاؤ۔ دیر نہ کرو۔ اس سے پہلے کہ لیڈی اینڈا کو غیر ضروری تشدد کا نشانہ بنا کر اس کی زبان کھلوانے کی کوشش کی جائے اسے رہا کرانے اور گولڈفش کو اس کے کلب سے لانے کا کام جلدی مکمل کرو''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف''...... کارٹر نے جواب دیا تو کرنل اسکاٹ نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''کاش کہ تمہارا تعلق ایکریمین ایجنسی زیرو نائن سے نہ ہو گولڈ فش۔ پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں''...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ گہرے خیالوں میں کھو گیا جیسے وہ خیالوں ہی خیالوں میں گولڈفش کے ٹکڑے کر رہا ہو۔

"یہ کیا ہے"...... جولیا نے کارڈ اور لپ سٹک عمران کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایک کارڈ اور ایک لپ سٹک"...... عمران نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"کس کا ہے یہ کارڈ اور لپ سٹک"...... جولیا نے انتہائی جارحانہ انداز میں عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"قسم سے یہ دونوں چیزیں میری نہیں ہیں"...... عمران نے جولیا کا انداز دیکھ کر سہم جانے والے انداز میں کہا۔

"یہ کارڈ ایک لڑکی کا ہے"...... جولیا نے عمران کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

"لڑکی کا کارڈ لیکن یہ تو مجھے پرغلط گتے کا کارڈ لگ رہا ہے"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"فضول باتیں مت کرو اور بتاؤ کہ یہ کارڈ اور لپ سٹک تمہاری

کار میں کہاں سے آئے ہیں"...... جولیا نے اسی انداز میں پوچھا۔

"اڑ کر آگئی ہوں گی دونوں چیزیں۔ میں نے تو نہیں رکھیں"۔ عمران نے کہا۔

"کون تھی تمہارے ساتھ کار میں"...... جولیا نے پوچھا۔

"کوئی نہیں"...... عمران نے اسی طرح ڈھٹائی سے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کارڈ پر ایک مقامی اخبار کی لیڈی رپورٹر ریٹا کا نام"...... جولیا نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"دیکھا۔ میں نے کہا تھا نا کہ عمران جھوٹ بول رہا ہے کہ اس کے ساتھ کار میں اور کوئی نہیں تھی"...... تنویر نے دانت نکال کر کہا۔

"شٹ اپ۔ تم اپنا منہ بند رکھو۔ مجھے بات کرنے دو اس سے"...... جولیا، تنویر پر ہی الٹ پڑی اور تنویر جولیا کی ڈانٹ سن کر برے برے منہ بنانا شروع ہو گیا۔

"عمران میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں"...... جولیا نے ایک بار پھر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کک کک۔ کیا پوچھ رہی ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں پوچھ رہی ہوں کہ کون ہے یہ ریٹا"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"خود ہی تو بتا رہی ہو کہ ایک مقامی اخبار کی لیڈی رپورٹر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کی لپ سٹک اور کارڈ تمہاری کار میں کیا کر رہے

تھے اور یوڈی کلون کی خوشبو جو تمہاری کار میں رچی ہوئی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ لڑکی کافی دیر تک تمہاری کار میں موجود رہی تھی''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں تو میں نے کب انکار کیا ہے کہ کار میں لڑکی نہیں تھی''۔ عمران نے کہا۔

''کون تھی وہ اور تمہاری کار میں کیا کر رہی تھی''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ عمران کا جواب سن کر اس کی آنکھوں میں نمی سی آ گئی تھی۔

''ایک لڑکی ہی تھی جس کا نام و پتہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اب یہ نہ پوچھنا کہ وہ میری کیا لگتی تھی یا وہ میری کار میں کیوں آئی تھی۔ میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ وہ میری شناسا نہیں تھی اور ایک چوراہے پر میری کار میں زبردستی آ کر بیٹھ گئی تھی۔ میں نے اسے اپنی کار میں بیٹھنے کے لئے مجبور نہیں کیا تھا''...... عمران نے جولیا کے لہجہ سن کر ناگوار اور انتہائی سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اسے ساری بات بتا دی کہ وہ لڑکی کس طرح اس کی کار میں اچانک آ کر بیٹھ گئی تھی۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ خود ہی لفٹ لینے تمہاری کار میں بیٹھی تھی''...... عمران کا جواب سن کر جولیا نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

''ایک بار میں نے جو کہہ دیا سو کہہ دیا۔ اب تم اس بات کو

جس رنگ میں چاہو ڈھال لو۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ مجھے یہاں کس لئے بلایا گیا ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا کا رنگ بدل گیا۔ عمران کا انداز بتا رہا تھا جیسے اسے جولیا کی باتوں سے شدید کوفت ہوئی ہو اور اگر جولیا نے اس موضوع پر مزید بات کی تو عمران یقیناً بھڑک اٹھے گا۔

''مس جولیا۔ آپ اس بات کو یہیں دفن کر دیں۔ جب عمران صاحب نے کہہ دیا ہے کہ ان کا مس ریٹا سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ زبردستی ان کی کار میں آ کر بیٹھ گئی تھی تو آپ کو اس موضوع پر مزید کوئی بات نہیں کرنی چاہئے بلکہ ہمیں اس موضوع پر بات کرنی چاہئے جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں''...... صفدر نے بھی عمران کے چہرے پر ناگواریت اور غصے کے تاثرات دیکھ کر تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ سنو۔ ہم نے یہاں لیڈی گھوسٹ کے شکار کا پروگرام بنایا ہے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیڈی گھوسٹ کا شکار۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر کہا تو جولیا نے اسے ساری بات تفصیل سے بتانی شروع کر دی۔

''آئیڈیا تو اچھا ہے لیکن مجھے نہیں لگ رہا کہ لیڈی گھوسٹ اس قدر آسانی سے تمہارے بچھائے ہوئے جال میں پھنس جائے گی''۔ ساری بات سن کر عمران نے کہا۔

''کیوں۔ وہ کیوں نہیں پھنسے گی ہمارے جال میں''...... جولیا

نے کہا۔

''وہ بے حد تیز اور انتہائی ذہین ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق اس کی ہزاروں آنکھیں ہیں جس سے وہ اپنے خلاف ہونے والی ہر سازش آسانی سے دیکھ لیتی ہے۔ اگر اسے پتہ چل گیا کہ یہاں اس کے خلاف گیم کی جا رہی ہے تو وہ اس گیم کا بھی تارو پود بکھیر دے گی اور الٹا ہمیں نقصان بھی پہنچا سکتی ہے اور ابھی تک ہمارے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے جس سے ہم یہ ثابت کر سکیں کہ اس کا تعلق انسانوں سے ہے بھی یا نہیں۔ ہوسکتا ہے وہ سچ مچ کوئی بھٹنی ہی ہو۔ ایسی صورت میں ہمارے سائنسی جال اس کا راستہ کیسے روک سکیں گے''...... عمران کہتا چلا گیا۔

''پھر بھی ہم کوشش تو کر سکتے ہیں۔ اب ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے بھی تو کام نہیں چلتا''...... صفدر نے کہا۔

''تو ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ جاؤ۔ ایسے تو چل ہی جائے گا کام۔ بے چاری ٹانگوں کو مفت میں بھاگ دوڑ کر تھکنا تو نہیں پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''پلیز عمران۔ ہم سب اس وقت سنجیدہ ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن میں نہیں ہوں''...... عمران نے کہا۔

''وہ تو تم کبھی ہو بھی نہیں سکتے''...... تنویر نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

''بالکل۔ لیکن تم بھی سنجیدہ ہو یہ سن کر مجھے حیرت ہوئی ہے''۔

عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کیوں اس میں حیرت والی کون سی بات ہے''...... تنویر نے کہا۔

''سنجیدہ مؤنث ہوتی ہے اور تم......'' عمران نے کہا تو وہ سب نہ چاہتے ہوئے بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا جیسے اس نے کونین کی گولیوں کا پورا پیکٹ منہ میں ڈال لیا ہو۔

''بتاؤ۔ اس معاملے میں تم ہماری مدد کر سکتے ہو یا نہیں''۔ جولیا نے ایک بار پھر سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا مدد چاہتی ہو مجھ سے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہی کہ اگر ہم لیڈی گھوسٹ کو یہاں لانے میں کامیاب ہو جائیں تو وہ یہاں سے نکل نہ سکے''...... جولیا نے کہا۔

''اس کے لئے تو مجھے بے حد محنت کرنی پڑے گی۔ اس محنت کے صلے میں مجھے کیا ملے گا''...... عمران نے کہا۔

''جو تم مانگو گے ہم دے دیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''مجھے اور کچھ نہیں۔ تنویر کی ہاں چاہئے۔ کیوں تنویر''...... عمران نے کہا تو تنویر غصے سے بل کھا کر رہ گیا۔ عمران کی ہر بات کی تان اسی پر آ کر ٹوٹتی تھی۔

''اس کی میری طرف سے ہاں سمجھو۔ یہ میری کسی بھی بات پر اختلاف نہیں کرے گا''...... جولیا نے کہا تو اس کی بات سن کر تنویر

کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ تنویر کے چہرے پر ہوائیاں اڑتے دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ میں بینڈ باجا لے کر آؤں تو تمہارا بھائی میری بارات روکنے کے لئے بیچ سڑک میں بیٹھ جائے''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''نہیں۔ بیٹھے گا یہ بیچ سڑک میں۔ تم بارات لانے کی تیاری تو کرو''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا اور عمران کو اس طرح جولیا کے جواب پر لاجواب ہوتے دیکھ کر وہ سب ہنسنے لگے۔

''کیوں عمران بھائی۔ پھر آپ کب لا رہے ہیں بارات''۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جب میرے پاس چھوہارے بانٹنے اور دعوت ولیمہ کے لئے رقم جمع ہو جائے گی''...... عمران نے بے ساختہ کہا تو ان سب کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''اب بولو''...... جولیا نے عمران کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر کہا۔

''اب کیا بولوں میں۔ جب تم نے تیاری کر ہی لی ہے تو پھر مجھے اب بارات لانی ہی پڑے گی''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ مطلب۔ تم ہمارا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو''۔ جولیا

نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیوں تنویر۔ کر دوں ہاں''...... عمران نے جان بوجھ کر ایک بار پھر تنویر کو زچ کرتے ہوئے کہا تو تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

''مجھے نہیں پتہ''...... تنویر نے سر جھٹک کر کہا۔

''چلو۔ بارات دیکھ کر تمہیں سب پتہ چل جائے گا''...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا اور ماحول ان سب کے تیز کھلکھلاتے ہوئے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ایک لڑکی سیاہ رنگ کا چست اور چمکدار لباس جس کے ساتھ سینگوں والی ایک ٹوپی بھی لگی ہوئی تھی پہنے اور چہرے پر نقاب چڑھائے ایک لیپ ٹاپ کمپیوٹر کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔

لڑکی کے ایک ہاتھ کی کلائی پر سفید رنگ کی انتہائی خوبصورت گھڑی تھی جس کا ڈائل بے حد بڑا تھا اور اس پر رنگ برنگے بلب جل بجھ رہے تھے۔ دیکھنے میں یہ گھڑی بچوں کے کھلونے جیسی لگ رہی تھی۔ جس کا سائز عام گھڑیوں سے کہیں بڑا تھا اور اس پر چاروں طرف بے شمار بٹن لگے ہوئے تھے۔ لڑکی کے سامنے کمپیوٹر کھلا ہوا تھا اور لڑکی اس کمپیوٹر سے ایک ای میل سروس آن کر رہی تھی۔ ای میلز کی ویب سائٹ کھلتے ہی اس کے سامنے بے شمار ای میلز کھلتے چلے گئے۔

نقاب کے پیچھے لڑکی کی نیلی، بڑی بڑی اور چمکدار آنکھیں لیپ ٹاپ کمپیوٹر کی سکرین کی چمک کی وجہ سے اور زیادہ چمک رہی تھیں۔

سائٹ پر بے شمار ای میلز دیکھ کر اس کی آنکھیں اور زیادہ چمک اٹھیں۔ وہ لیپ ٹاپ پر لگے فنگر ماؤس سے سکرول کرنے لگی اور ای میلز بھیجنے والوں کے نام دیکھنے لگیں۔ ویب سائٹ پر بیس سے زائد ای میلز تھیں۔ لڑکی نے ایک ای میل کھولی اور اسے پڑھنے لگی۔ ایک ای میل پڑھ کر اس نے دوسری اور پھر تیسری ای میل چیک کرنی شروع کر دی اور پھر وہ آٹھویں یا نویں ای میل پڑھتے ہوئے بے اختیار چونک پڑی۔

"گڈ شو۔ یہ فضل بھائی مٹر والے کی ای میل کام کی ثابت ہو رہی ہے"...... لڑکی نے کہا اور پھر وہ انہماک سے اس ای میل میں لکھی ہوئی عبارت پڑھنے لگی۔ ای میل بھیجنے والے نے اپنا فون نمبر لکھا ہوا تھا۔ لڑکی نے ای میل ختم کی تو اس نے لیپ ٹاپ کے ساتھ رکھی ہوئی ایک وائر جس کی ایک سائیڈ پر پن اور دوسری سائیڈ پر یو ایس بی فلیش ڈرائیو لگی ہوئی تھی اٹھائی۔ فلیش ڈرائیو اس نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی کھلونے جیسی واچ میں لگائی اور یو ایس بی پن اس نے لیپ ٹاپ میں لگا دی پھر اس نے اپنی ٹوائے واچ کا ایک بٹن پریس کیا تو ڈائل میں جلتے بجھتے بلب بجھ گئے اور ڈائل میں سرخ رنگ کے جلتے بجھتے بلبوں کی ایک قطار سی سرکل کرنے لگی اور ڈائل کے درمیانی حصے میں نیلے رنگ کا ایک بلب روشن ہوگیا۔ لڑکی نے لیپ ٹاپ سے ای میل سائٹ آف کی اور اس کی جگہ کمپیوٹر کے ڈیسک ٹاپ پر موجود ایک جدید سافٹ ویئر

اوپن کرنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی سکرین پر سافٹ ویئر اوپن ہوا
سکرین پر دو ونڈوز بن گئیں۔ ان میں ایک ونڈو بلینک تھی جبکہ
دوسرے حصے میں ایک نقشہ سا پھیل گیا تھا۔ نچلے حصے میں نمبر پیڈ
بن گئے تھے اور ان نمبروں کے ساتھ فون آن اور آف کرنے کے
بٹن بھی بنے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ لڑکی نے اپنی ریسٹ
واچ کا ایک اور بٹن پریس کیا تو اچانک ریسٹ واچ سے ہلکی ہلکی
ٹوں ٹوں کی آواز نکلنے لگی۔ لڑکی نے فنگر ماؤس کے ذریعے سکرین
پر نمبر پیڈ کو ایک ایک کر کے پریس کرنا شروع کر دیا۔ وہ ای میل
بھیجنے والے کے سیل فون کے نمبر پریس کر رہی تھی۔ تمام نمبر پریس
کرنے کے بعد اس نے نمبر پیڈ کے ساتھ بنا ہوا کال کرنے والا
بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا اسی لمحے اس کی
ٹوائے ریسٹ واچ میں لگے ہوئے اسپیکر سے دوسری طرف کال
جانے کی بیل سنائی دی۔

”یس سیٹھ پھجل بھائی مٹر والا سپیکنگ“۔ دوسرے ہی لمحے
ریسٹ واچ کے اسپیکر سے ایک بلغم زدہ اور کانپتی ہوئی آواز سنائی
دی۔

”لیڈی گھوسٹ بول رہی ہوں“...... لڑکی نے ریسٹ واچ اپنے
منہ کے پاس لا کر کسی ناگن کی طرح سے پھنکار کر کہا۔

”لیڈی غھوسٹ۔ ارے باپ رے۔ یہ تمہاری آواج اس قدر
کھوفناک کیوں ہے لیڈی بہن۔ کیا تم نے اپنے گلے ملے میں کسی

ناگن واگن کی آواج پھٹ کرا رکھی ہے“...... دوسری طرف سے
فضل بھائی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے فضول باتوں کے لئے فون نہیں کیا ہے۔ یہ بتاؤ کیا
تم نے میری ویب سائٹ پر جو میل بھیجی ہے وہ درست ہے“۔
لیڈی گھوسٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”اے مج سالے کو کا پتہ تم کس میل فی میل کی بات کر رئی
ہو۔ مجے تو اتنا پتہ ہے کہ میں نے تم کو ایک کام بولا ہے جو اگر تم
کر سکتی ہو تو مجے پھون وون کرو اور بتاؤ کہ میرے اس کام وام
کے کتنے پیسے ویسے لوغی“...... فضل بھائی نے اسی انداز میں کہا۔

”مجھے اپنا پتہ بتاؤ۔ میں تم سے خود آ کر ملنا چاہتی ہوں“۔
لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”اے غھوسٹ مائی۔ تمہیں پتہ وتہ لینے کی کیا جرورت ہے۔ تم
کام کرو اور اس کے دام لو۔ بس کام کھتم پیسہ ہجم“...... فضل بھائی
نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم نہیں ملنا چاہتے تو نہ سہی۔ لیکن تم نے مجھ سے
جو کام لینا ہے اس کے میں تم سے ڈبل چارجز لوں گی۔ بولو دے
سکتے ہو“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”اے غھوسٹ مائی۔ مجے ڈبل مبل کا نہیں پتہ۔ تم دام بولو
بس۔ مگر سرط یہ ہے کہ تم میرا کام لاجمی کرنا ہاں“...... فضل بھائی
نے کہا۔

”بے فکر رہو۔ تمہارا کام ہو جائے گا اور بلیک پرل تم تک حفاظت سے پہنچ بھی جائے گا۔ اس کام کے لئے میں تم سے بیس لاکھ روپے لوں گی۔ آدھے کام ہونے سے پہلے اور آدھے کام ہونے کے بعد“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”میں تم کو ساری رقم ایک ساتھ دے دوں گا مائی۔ مگر اس بات کی کیا گارنٹی وارنٹی ہے کہ تم میرا کام کرو گی اور میری رقم ہجم وجم نہیں کرو غی“...... فضل بھائی نے شکی لہجے میں کہا۔

”بے فکر رہو۔ لیڈی گھوسٹ اپنے پروفیشن سے کبھی دھوکہ نہیں کرتی۔ جو ڈیل کرتی ہے اسے پورا کرتی ہے اور قیمتی سے قیمتی چیز بھی اپنے پاس نہیں رکھتی۔ بلیک پرل تم تک لازمی پہنچے گا۔ رہی گارنٹی کی بات تو لیڈی گھوسٹ کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ گارنٹی ہوتی ہے۔ اگر تمہیں کام کرانا ہے تو بولو ورنہ فون بند کر دو“۔ لیڈی گھوسٹ نے پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

”ارے نہیں نہیں۔ غھوسٹ مائی۔ تم تو کھواہ مکھواہ ناراج ماراج ہو غی۔ ہمے اپنا کام وام کرانا ہے۔ تم بولو ہمے تم کو جو رقم دینی ہے وہ کیسے دینی ہے اور کہاں دینی ہے۔ مجھے تو بابا اپنی چیج سے مطلب وطلب ہے۔ وہ چیج ہمے مل جائے تو میری بابا عید مید ہی ہو جائے غی“...... فضل بھائی نے کہا۔

”میں تمہیں ایک فارن اکاؤنٹ بتا دیتی ہوں۔ رقم اس اکاؤنٹ میں جمع کرا دو۔ رقم جمع ہوتے ہی مجھے اس کی رسید مل

جائے گی اور رقم ملتے ہی میں اپنا کام شروع کر دوں گی اور اگلے دو روز میں تمہارا کام ہو جائے گا اور بلیک پرل تم تک پہنچ جائے گا۔ جیسے ہی بلیک پرل تمہارے پاس پہنچے گا تم فوری طور پر میرے اسی اکاؤنٹ میں باقی کی رقم بھی منتقل کرا دینا“...... لیڈی گھوسٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

”سمجھ غیا نا مائی۔ تم پھکر مکر کیوں کرتی ہو۔ لیکن ایک بات ہے مائی“...... فضل بھائی نے کہا۔

”کیا“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”بابا۔ کسی کو اس بات مات کا پتہ متہ نہیں لغنا چاہئے کہ کالا موتی میں نے تم سے چوری موری کرایا ہے۔ اگر کسی کو پتہ چل غیا نا تو سالا سارا جمانا ومانا میرا دشمن ہو جائے گا اور میں سب کے سامنے رسوا ہو جاؤں غا۔ پھجل بھائی سب کوچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن اپنا نام وام مٹی میں نہیں ملا سکتا نا بابا“...... فضل بھائی نے کہا۔

”بے فکر رہو۔ میں اپنے کلائنٹ کا راز اپنے تک ہی محدود رکھتی ہوں۔ کسی کے سامنے اوپن نہیں کرتی اور کسی کا مجھ تک پہنچنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے اس لئے تمہارا راز ہمیشہ محفوظ رہے گا“۔ لیڈی گھوست نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے نی بابا۔ تم نے جو کہا میں نے اسے مان وان لیا۔ اب تم جلدی ملدی سے اپنا نام پتہ بتاؤ تا کہ میں تم کو کام کی قیمت

پیمنٹ دے سکوں“...... فضل بھائی نے کہا تو لیڈی گھوسٹ نے اسے اپنے فرضی نام کا ایک فارن اکاؤنٹ نوٹ کرانا شروع کر دیا۔

”ٹھیک ہے بابا۔ میں ابھی پھل پھور دس لاکھ روپے اس اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کراتا ہوں“...... فضل بھائی نے کہا اور لیڈی گھوسٹ نے اوکے کہہ کر فنگر ماؤس سے کال ڈسکنکٹ کا بٹن پریس کر کے کال ختم کر دی۔

”ہونہہ۔ کوئی احمق سیٹھ معلوم ہو رہا تھا“...... لیڈی گھوسٹ نے منہ بنا کر کہا اور سکرین کے اس حصے کی طرف دیکھنے لگی جو بلینک تھی۔ اس نے اپنی ٹوائے واچ کا ایک بٹن پریس کیا تو اسی لمحے نقشے پر سرخ رنگ کا ایک دائرہ سا تیزی سے حرکت کرنا شروع ہو گیا پھر سکرین پر نقشہ پھیلا اور ایک شہر کا نام اور پھر ایک مخصوص علاقے کا نام کلوز ہونا شروع ہو گیا۔ ساتھ ہی بلینک سکرین پر تیزی سے کچھ الفاظ پرنٹ ہوتے چلے گئے۔ وہاں ایک مکمل ایڈریس نوٹ ہو گیا تھا۔

”تو یہ ہے فضل بھائی مٹر والے کا ایڈریس“...... لیڈی گھوسٹ نے ایڈریس پڑھتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ غور سے ایڈریس دیکھتی رہی پھر وہ اچانک سے اچھل پڑی۔

”کیا مطلب۔ یہ ایڈریس تو“...... اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

”گڈ شو۔ تو یہاں مجھے ٹریپ کرنے کی پلاننگ کی گئی ہے“۔ لیڈی گھوسٹ نے زہریلے انداز میں کہا۔

”میں سمجھ گئی کہ یہ کام کس کا ہو سکتا ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

چند لمحے وہ سوچتی رہی پھر اس نے لیپ ٹاپ بند کرنا شروع کر دیا۔ لیپ ٹاپ بند کر کے اس نے میز پر رکھی ہوئی چیزیں سمیٹیں اور پھر اس نے ساری چیزیں میز کی دراز کھول کر اس میں رکھنی شروع کر دیں۔ لیپ ٹاپ بھی اس نے میز کی دراز میں رکھ دیا تھا۔ پھر وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے ٹوائے ریسٹ واچ کے مختلف بٹن پریس کئے تو ریسٹ واچ پر پہلے کی طرح رنگ برنگے بلب رقص کرنا شروع ہو گئے۔

”مجھے ابھی جا کر دیکھنا چاہئے کہ اس نے مجھے ٹریپ کرنے کے لئے کیا کیا ہے۔ وہ واقعی بے حد ذہین انسان ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں وہاں جا کر اس کے ٹریپ کا شکار ہو جاؤں“...... لیڈی گھوسٹ نے اسی طرح سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے اپنی ٹوائے ریسٹ واچ کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ریسٹ واچ کا ایک بٹن پریس کیا تو ٹوائے ریسٹ واچ کے نچلے حصے سے ایک چھوٹا سا کی بورڈ سرکتا ہوا باہر آ گیا۔ لیڈی گھوسٹ نے سائیڈ میں لگا ہوا ایک اور بٹن دبایا تو اس کے سامنے ہوا میں تھری ڈی لائٹ سے ایک بڑا سا کی بورڈ بن کر

واضح ہو گیا۔ تھری ڈی لائٹ اس کے ٹوائے ریسٹ واچ سے نکل رہی تھی۔ لیڈی گھوسٹ نے ٹوائے ریسٹ واچ کا ایک اور بٹن پریس کیا تو ریسٹ واچ کا ڈائل یکلخت سیاہ ہو کر بلینک سکرین جیسا بن گیا۔ لیڈی گھوسٹ کی انگلیاں اس کے سامنے لائٹ سے بنے ہوئے کی پیڈ پر تیزی سے حرکت کرنا شروع ہو گئیں۔ وہ کی بورڈ پر جو کچھ ٹائپ کر رہی تھی وہ سب اس کے ٹوائے ریسٹ واچ کی سکرین پر ابھرتا جا رہا تھا۔ لیڈی گھوسٹ فضل بھائی کا مکمل ایڈریس ٹائپ کر رہی تھی۔ ایڈریس ٹائپ کرنے کے بعد اس نے اس عمارت کی لوکیشن اس کا اپنے ٹھکانے سے فاصلہ اور اس کی سمت ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ جب تمام کام مکمل ہو گیا تو اس نے کی بورڈ کی سائیڈ کا ایک بٹن پریس کیا تو روشن کی بورڈ سمٹ کر واپس اسی کی بورڈ میں چلا گیا جس سے نکل کر وہ لیڈی گھوسٹ کے سامنے پھیلا تھا۔ کی بورڈ کے سمٹتے ہی ریسٹ واچ سے نکلا ہوا چھوٹا سا کی بورڈ بھی واپس ریسٹ واچ میں چلا گیا تھا۔ سکرین پر ایڈریس کے ساتھ مکمل اعداد و شمار تھے جو اس عمارت کے متعلق تھے جہاں اس کی کال رسیو کی گئی تھی۔

''میں آ رہی ہوں عمران۔ دیکھتی ہوں کہ تم نے رانا ہاؤس میں مجھے اپنے جال میں پھنسانے کے لئے کیا انتظامات کئے ہیں۔ تم کچھ بھی کر لو لیکن میں تمہارے ہاتھ آنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میں تمہارے بنائے ہوئے اس جال کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر

دوں تو میرا نام لیڈی گھوسٹ نہیں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا اور اس نے ریسٹ واچ کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جیسے جیسے وہ بٹن پریس کرتی جا رہی تھی ریسٹ واچ پر پھر سے رنگ برنگے بلب جلنا بجھنا شروع ہو گئے تھے اور کلاک، اینٹی کلاک وائز گھومنا شروع ہو گئے تھے اور سکرین کے ڈائل پر روشنی کے ایسے دائرے بنتے جا رہے تھے جیسے پانی میں بھنور بن رہا ہو اور گھومتا ہوا پانی تیزی سے اس بھنور میں گم ہوتا جا رہا ہو۔ روشنی کے یہ دائرے تین رنگ کے تھے۔ ایک سرخ ایک نیلا اور ایک سفید۔ جیسے جیسے دائروں کی گھومنے کی رفتار تیز ہوتی جا رہی تھی ریسٹ واچ سے زوں زوں کی آوازوں کے ساتھ ڈائل سے تیز روشنی بھی پھوٹنا شروع ہو گئی تھی۔ اس تیز ہوتی ہوئی روشنی کے ساتھ ہی لیڈی گھوسٹ کے سیاہ چمڑے کے لباس میں بھی بجلی کی لہریں سی چمکنا شروع ہو گئی تھیں اور پھر اچانک ایک جھماکہ سا ہوا۔ ٹوائے ریسٹ واچ سے تیز روشنی نکلی اور غائب ہو گئی۔ یہ عمل کسی فلیش لائٹ جیسا ہی تھا۔ جیسے ہی فلیش لائٹ ختم ہوئی لیڈی گھوسٹ وہاں سے غائب ہو چکی تھی جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے یکلخت وہاں سے غائب کر دیا ہو۔

عمران نے منہ چلاتے ہوئے سیل فون آف کیا اور سکرین دیکھنے لگا۔ یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ جس نمبر سے اسے کال کی گئی تھی وہ نمبر کال ختم ہوتے ہی خود بخود اس کے سیل فون سے ڈیلیٹ ہوگیا تھا۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے اسے طویل سانس لیتے دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔ وہ سب رانا ہاؤس کے سٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی اس سٹنگ روم میں ہی موجود تھے جہاں عمران کے سیل فون پر ایک نئے نمبر سے کال موصول ہوئی تھی۔ عمران نے سیل فون میں ایک ایسا سم کارڈ لگایا تھا جو اس سے پہلے استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ اس پر کال موصول ہوتے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ کس کی کال ہوسکتی ہے اس نے اپنے ساتھیوں کو خاموش رہنے کا کہا اور پھر اس نے سیل فون آن کر کے اس کا لاؤڈر آن کر دیا تھا اور پھر جب عمران نے آواز بدل کر موٹے

قاسم کے انداز میں سیٹھ فضل بھائی مٹر والا کہہ کر اپنا تعارف کرایا تو وہ سب مسکرا دیئے لیکن دوسرے لمحے ان سب کی مسکراہٹیں غائب ہوگئیں جب سیل فون سے انہیں لیڈی گھوسٹ کی آواز سنائی دی۔

عمران، لیڈی گھوسٹ سے بڑے اطمینان بھرے انداز میں باتیں کر رہا تھا۔ وہ سیٹھ قاسم کے لب و لہجے میں بات کر رہا تھا اور اسے سیٹھ قاسم کے انداز میں باتیں کرتے دیکھ کر وہ سب مسکرا رہے تھے۔

''لو بھائی۔ ہمارا ایک کام وام تو پورا ہوغیا ہے۔ لیڈی غھوسٹ مائی نے ہماری بھیجی ہوئی میل چیک میک کر لی ہے اور اس نے ہمارے لئے یہاں سے بلیک پرل ورل چوری وری کرنے کا بھی پروغرام بنا لیا ہے''...... عمران نے سیٹھ فضل بھائی کے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''تم لیڈی گھوسٹ سے اس سے بھی برے لہجے میں بات نہیں کر سکتے تھے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا جیسے اسے عمران کا سیٹھ فضل بھائی والا نام اور اس کے بولنے کا انداز پسند نہ آیا ہو۔

''تم بتا دیتی۔ میں اس سے کسی خلائی مخلوق کے انداز میں بات کرلیتا جو نہ اس کو سمجھ آتی اور نہ تمہیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''تو کیا اب آپ واقعی اس کے اکاؤنٹ میں رقم جمع کرائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

‘‘میرے پاس اتنی بڑی رقم ہوتی تو میں اب تک شادی شدگان میں نہ شامل ہو گیا ہوتا’’...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

‘‘لیکن رقم کا بندوبست تو ہمیں کرنا پڑے گا۔ اگر ہم نے اس کے اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر نہ کرائی تو وہ ہمارا کام کرنے کے لئے نہیں آئے گی اور اگر وہ یہاں نہ آئی تو آپ کے کئے ہوئے تمام انتظامات دھرے کے دھرے رہ جائیں گے’’...... صالحہ نے کہا۔

‘‘تمہارے پاس رقم ہے تو تم جمع کرادو اس کے اکاؤنٹ میں اور اگر نہیں ہے تو ڈپٹی صاحبہ سے کہو کہ یہ چیف سے بات کرے تاکہ چیف اپنے طور پر لیڈی گھوسٹ کے اکاؤنٹ میں رقم جمع کرا دے۔ اگر وہ ہمارے قابو میں آ گئی تو پھر اس کا سارا اکاؤنٹ ہمارا ہو جائے گا۔ اس میں سے دس لاکھ میں چیف کو واپس کر دوں گا اور باقی سب ہضم کر جاؤں گا’’...... عمران نے کہا۔

‘‘تو تم چاہتے ہو کہ لیڈی گھوسٹ کے اکاؤنٹ میں چیف رقم جمع کرائے’’...... جولیا نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

‘‘ہاں۔ مشن ملکی ہو یا غیر ملکی اس کے اخراجات ادارہ ہی اٹھاتا ہے اور اب جب چیف نے لیڈی گھوسٹ کو پکڑنے اور اسے کیفر کردار تک پہنچانے کی آفیشل طور پر ذمہ داری اٹھا لی ہے تو اس پر کئے جانے والے تمام اخراجات چیف کے حصے میں ہی آتے ہیں۔ اس لئے یہ کام چیف کو ہی کرنا چاہئے’’...... عمران نے کہا۔

‘‘تم مجھے یہ نہ سمجھاؤ کہ کس کی ذمہ داری کیا ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ

تم یہ کیوں چاہتے ہو کہ لیڈی گھوسٹ کے فارن سیکرٹ اکاؤنٹ میں چیف ہی رقم ٹرانسفر کرائے’’...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

‘‘عمران صاحب کے کہنے کا مطلب ہے کہ اگر چیف، لیڈی گھوسٹ کے اکاؤنٹ میں رقم جمع کرانے کے ساتھ ساتھ اس خفیہ اکاؤنٹ کی جانچ پڑتال بھی کر سکتا ہے کہ یہ اکاؤنٹ کس کا ہے اور اس کا مالک کون ہے۔ اس طرح بھی تو لیڈی گھوسٹ کی اصلیت کا پتہ چلایا جا سکتا ہے’’...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

‘‘سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر اس انسان کے دماغ میں اتنی ذہانت کہاں سے آ گئی۔ اس کی ہر بات میں کوئی نہ کوئی مصلحت لازماً پوشیدہ ہوتی ہے’’...... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

‘‘ذہانت چمک سے بڑھتی ہے اور جب میرے سامنے چاند جیسا چمکتا ہوا چہرہ ہو تو پھر تم خود سوچ سکتی ہو کہ......’’ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب کے ساتھ جولیا بھی بے ساختہ ہنس پڑی۔

‘‘اچھا۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں’’...... جولیا نے کہا اور اس نے ہینڈ بیگ سے اپنا سیل فون نکالا اور اس پر چیف کے نمبر پریس کرنے لگی۔

عمران چند لمحے ان کے پاس بیٹھا رہا پھر اچانک وہ ایک جھٹکے

سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے اسے اٹھتے اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات دیکھ کر پوچھا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ حیرت بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔ چند لمحے وہ ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ اسے دروازے کی طرف جاتے دیکھ کر ان سب نے حیرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ بھی اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران نے باہر نکل کر چاروں طرف غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر بدستور حیرت کے تاثرات تھے۔ وہ کبھی دائیں طرف جا رہا تھا اور کبھی بائیں۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ہوا میں کچھ سونگھتا ہوا کسی کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"بات کیا ہے عمران صاحب۔ آپ یہاں کسے ڈھونڈ رہے ہیں"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا تمہیں یہاں کسی کی موجودگی کا احساس نہیں ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر سمیت سب چونک پڑے اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

"کس کی موجودگی کا احساس ہو رہا ہے آپ کو۔ ہمیں تو ایسا

کچھ محسوس نہیں ہو رہا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"جوزف"...... عمران نے صدیقی کی بات کا جواب دینے کی بجائے سامنے سٹول پر بیٹھے ہوئے جوزف کو آواز دیتے ہوئے کہا تو جوزف اٹھ کر تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

"یس باس"...... جوزف نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم سوئے ہوئے ہو"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نو باس۔ میں جاگ رہا ہوں"...... جوزف نے فوراً کہا۔

"تو پھر تمہارے احساسات اور تمہاری تیسری آنکھ کو کیا ہوا جس سے تمہیں یہاں آنے والی شیطانی اور ماورائی طاقتوں کا پتہ بھی چل جاتا تھا اور تم انہیں دیکھ بھی لیتے تھے"...... عمران نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے تمام احساسات جاگ رہے ہیں باس اور میری تیسری آنکھ بھی کھلی ہوئی ہے۔ اگر یہاں کوئی بدروح آئی تو مجھے اس کا فوراً پتہ چل جائے گا اور میں اسے دیکھ بھی لوں گا"...... جوزف نے کہا۔

"ہونہہ۔ اور ایک بدروح جو یہاں گھوم رہی ہے کیا تمہیں اس کا پتہ نہیں چل رہا اور تمہاری تیسری آنکھ اسے دیکھ نہیں رہی"۔ عمران نے کہا تو جوزف بری طرح سے اچھل پڑا اور اس نے فوراً چاروں طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی

حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو گئے تھے۔

''تم کس بدروح کی بات کر رہے ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ۔ پہلے جوزف کو اپنی پراسرار طاقتیں آزما لینے دو۔ پھر بتاتا ہوں''...... عمران نے کہا تو جولیا خاموش ہو گئی۔ جوزف چاروں طرف غور سے دیکھ رہا تھا اور اس کی ناک بھی پھولنی اور پچکنی شروع ہو گئی تھی۔

''نو باس۔ مجھے تو یہاں کسی ماورائی طاقت کی موجودگی کا کوئی احساس نہیں ہو رہا ہے اور نہ ہی مجھے یہاں کوئی دکھائی دے رہا ہے''...... جوزف نے چند لمحوں کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ فوراً جا کر اپنے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارو اور پھر ساری عمارت کا راؤنڈ لگا کر آؤ۔ اپنی تیسری آنکھ کا خصوصی طور پر استعمال کرو اور دیکھو کون ہے یہاں''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''لیکن باس''...... جوزف نے کچھ کہنا چاہا۔

''جو کہہ رہا ہوں جلدی کرو نانسنس۔ یہاں ہمارے علاوہ بھی کوئی ہے۔ مجھے اس کی موجودگی کا شدت سے احساس ہو رہا ہے اور پراسرار علوم کے ماہر بلیک پرنس ہونے کے باوجود تمہیں اس بات کا احساس نہیں ہو رہا ہے کہ یہاں ہمارے ساتھ اور کون موجود

ہے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو جوزف بوکھلا گیا اور تیزی سے ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔

''آخر تمہیں یہاں کسی اور کی موجودگی کا احساس کیوں ہو رہا ہے۔ جوزف کو چھوڑو۔ ہم میں سے بھی کسی کو اس بات کا احساس نہیں ہو رہا ہے کہ یہاں ہمارے علاوہ بھی کوئی موجود ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''قوت شامہ کا علاج کراؤ جا کر''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''قوت شامہ۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''ہم سب نے مختلف پرفیومز لگا رکھے ہیں جس سے رانا ہاؤس مہک رہا ہے لیکن ان تمام خوشبوؤں سے ایک الگ خوشبو بھی ہے۔ غور کرو تو وہ خوشبو تم سب بھی محسوس کرو گے۔ ایسی خوشبو جو ہم میں سے کوئی بھی نہیں لگاتا''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگے اور پھر وہ ہوا میں خوشبو سونگھنے کی کوشش کرنے لگے۔

''اوہ اوہ۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یہاں واقعی ہماری لگائی ہوئی خوشبوؤں سے ہٹ کر ایک نئی اور حیرت انگیز خوشبو بھی پھیلی ہوئی ہے۔ گو کہ یہ خوشبو بے حد ہلکی ہے لیکن مجھے اس کا احساس ہونا شروع ہو گیا ہے''...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''حیرت ہے۔ عمران صاحب کی طرح تمہیں بھی یہاں نئی اور انوکھی خوشبو کا احساس ہو رہا ہے لیکن مجھے تو یہاں ایسی کسی خوشبو کا

ابھی تک احساس نہیں ہو رہا ہے جو نئی اور انوکھی خوشبو ہو''...... صفدر نے کہا۔ باقی سب بھی بدستور ناک سکوڑ رہے تھے لیکن ان کے چہروں پر بھی ایسا کوئی تاثر نہیں ابھرا تھا کہ انہیں کسی نئی اور انوکھی خوشبو کی موجودگی کا احساس ہوا ہو۔

''صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ واقعی مجھے بھی یہاں اور کسی خوشبو کا احساس نہیں ہو رہا ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''اسی لئے تو کہا کہ جا کر قوت شامہ کا علاج کراؤ''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ ان سب نے عمران کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور ہوا میں خوشبو سونگھنے کے لئے فوراً ساری عمارت میں پھیل گئے۔ جوزف بھی ہر طرف دوڑا پھر رہا تھا۔ جوانا کی طبیعت ناساز تھی اس لئے وہ اپنے کمرے میں سویا ہوا تھا۔ عمران کی آمد پر اس نے آ کر عمران اور ان سب سے سلام و دعا کی تھی اور پھر عمران کے مشورے پر وہ دوبارہ اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب ایک بار پھر لان میں آ کر اکٹھے ہو گئے۔ جوزف بھی پریشان انداز میں وہاں آ گیا۔

''نو باس۔ یہاں کوئی نہیں ہے۔ میں نے ہر جگہ چیک کر لیا ہے اور میں نے یہاں کسی بھی انجان ہستی کی موجودگی محسوس نہیں کی ہے۔ میں نے افریقہ کے کالے قبائل کا انگوگا اشلوک بھی پڑھا تھا۔ اس اشلوک کے پڑھنے سے میری تمام حسیں بیدار ہو گئی تھیں اور اگر یہاں کوئی بڑی سے بڑی اور طاقتور سے طاقتور شیطانی قوت بھی

موجود ہوتی تو اشلوک پڑھنے کی وجہ سے وہ فوراً میری نظروں کے سامنے آ جاتی لیکن......'' جوزف نے کہا اور پھر کہتے کہتے رک گیا۔

''ہونہہ۔ جوزف جیسے انسان کو جب یہاں کسی اور کی موجودگی کا پتہ نہیں چلا ہے تو پھر یہ تم دونوں کا وہم ہی ہو سکتا ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ یہ میرا وہم نہیں ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

اسی لمحے انہوں نے جوانا کے کمرے کا دروازہ کھلتے دیکھا۔ جوانا دروازے پر کھڑا حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس کی نظریں ان سب پر پڑیں تو وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا ان کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی طبیعت کافی خراب تھی۔ اس کا رنگ زرد تھا اور جسمانی طور پر بھی وہ کافی کمزور دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی یہ حالت پچھلے دنوں ہونے والے تیز بخار کی وجہ سے ہوئی تھی۔ بخار تو ختم ہو چکا تھا لیکن اس کے اثرات ابھی باقی تھے اور جوانا خود کو کافی کمزور محسوس کر رہا تھا۔

''کیا ہوا۔ تم کیوں باہر آ گئے ہو۔ ابھی تمہاری کمزوری باقی ہے۔ تم آرام کرو تا کہ جلد سے جلد تمہاری صحت بحال ہو سکے''۔ عمران نے اسے دیکھ کر کہا۔

''مجھے یہاں وکلٹی کی خوشبو کھینچ لائی ہے ماسٹر''...... جوانا نے کہا۔

''وکلٹی کی خوشبو۔ کیا مطلب۔ یہ کس خوشبو کا نام ہے''۔ عمران

نے چونک کر کہا۔ باقی سب بھی حیرت سے جوانا کی طرف دیکھنے لگے۔

"یہ ایک خاص قسم کی چاکلیٹی خوشبو ہے ماسٹر جو ایکریمیا کی ریاست ابانا کے افراد کی پسندیدہ خوشبو ہے۔ جسے باڈی سپرے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور خوشبو لگانے والے انسان کے جسم سے ایسی خوشبو آتی ہے جیسے وہ چاکلیٹ کا بنا ہوا ہو۔ یہ ہلکی اور انتہائی دلکش خوشبو ہے جسے سونگھنے والا مبہوت سا ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہ خوشبو صرف ابانا کے جنگلوں کے خاص درختوں کی گوند سے نکال کر حاصل کی جاتی ہے اس کی مقدار بے حد کم ہوتی ہے۔ اس لئے اسے پوری دنیا میں آج تک متعارف نہیں کرایا جا سکا ہے۔ میں ایک مرتبہ ماسٹر کلرز کے ساتھ ابانا گیا تھا تب مجھے اس خوشبو کا علم ہوا تھا اور اس کے بعد آج مجھے پھر سے وہی خوشبو یہاں محسوس ہوئی ہے۔ میں پہلے آپ سے مل کر گیا تھا تو یہ خوشبو یہاں موجود نہیں تھی لیکن پھر اچانک مجھے ایسا لگا جیسے میرے ارد گرد کوئی ان دیکھی طاقت گھوم رہی ہو اور اس نے اپنے جسم پر ڈلٹی لگا رکھی ہو"...... جوانا نے کہا اور وہ سب اس کی بات سن کر حیران رہ گئے۔ جوزف کے چہرے پر بھی جوانا کی بات سن کر حیرت لہرانے لگی تھی۔ جس خوشبو کا جوزف اور ان سب کو احساس نہیں ہوا تھا وہ خوشبو جوانا جیسے انسان نے سونگھ لی تھی۔

"اب کہو"...... عمران نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"چاکلیٹ کی خوشبو۔ ایسی خوشبو تو مجھے بھی محسوس ہو رہی ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ چاکلیٹ کی تو خوشبو شاید ہم سب محسوس کر رہے ہیں اور یہ عام سی خوشبو ہے جو بے حد ہلکی ہے اسی لئے ہم نے اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی کیونکہ تھوڑی دیر پہلے جوزف نے ہمیں جو کافی بنا کر دی تھی وہ بھی چاکلیٹی تھی اس لئے ہم یہی سمجھ رہے تھے کہ یہ اسی کافی کی مہک ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا تھا باس کہ خوشبو چاکلیٹی کافی کی تھی اس لئے میں نے بھی اس پر توجہ نہیں دی تھی لیکن اب میں محسوس کر سکتا ہوں کہ کافی کی چاکلیٹی خوشبو اور اس خوشبو میں فرق ہے۔ افریقی زبان میں اس خوشبو کو دیانگا کی بو کہتے ہیں جو واقعی ایک خاص قسم کے درخت کی گوند کی ہوتی ہے۔ آپ نے اگر مجھے اس خوشبو کا حوالہ دیا ہوتا تو میں آپ کو اس خوشبو کے یہاں ہونے کا ضرور بتا دیتا۔ آپ نے چونکہ مجھے کسی غیر مرئی طاقت کی موجودگی کا احساس دلایا تھا اس لئے میری ساری توجہ اسی طرف مبذول ہو گئی تھی اور میں نے اس خوشبو کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا تھا"...... جوزف نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"چلو اب تو احساس ہو گیا ہے نا اس خوشبو کا اب دوبارہ عمارت کا راؤنڈ لگاؤ اور چیک کرو کہاں سے آ رہی ہے یہ خوشبو"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے سعادت مندی سے کہا اور اس نے ایک بار پھر عمارت کا راؤنڈ لگانے کے لئے چلا گیا۔

"کیا بات ہے ماسٹر۔ اس خوشبو کے حوالے سے آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں"...... جوانا نے جوزف کو جاتے دیکھ کر کہا۔

"کچھ نہیں۔ تم جا کر آرام کرو۔ اگر تمہاری ضرورت ہوئی تو میں تمہیں خود بلا لوں گا"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا واپس اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

"اس خوشبو سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارے علاوہ بھی یہاں کوئی موجود ہے اور اس کا تعلق کم از کم ماورائی دنیا سے نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اس کا جوزف کو فوراً علم ہو جاتا"...... چوہان نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ اگر یہاں کوئی ماورائی طاقت نہیں ہے تو کون ہے جس نے یوکلٹی کی خوشبو لگا رکھی ہے"...... جولیا نے عمران کی طرف غور سے دیکھ کر کہا۔

"لیڈی گھوسٹ"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ تو کیا لیڈی گھوسٹ یہاں ہے لیکن......" صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"وہ سائنسی جادو کا استعمال کر رہی ہے اور ہمارے ارد گرد ہی

کہیں موجود ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس وقت ہماری باتیں سن کر ہنس رہی ہو گی"...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تو کیا اسے ہمارے پلان کا علم ہو گیا ہے"...... جولیا نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسے شاید پتہ چل گیا تھا کہ ہم نے یہاں سے اسے ایک فیک کال کی تھی۔ وہ اس کال کی حقیقت سائنسی طریقے سے معلوم کر کے فوراً ہی یہاں آ گئی ہے اور اس کے سامنے ہمارا سارا راز آشکار ہو گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب کے چہروں پر موجود پریشانی کے تاثرات اور زیادہ نمایاں ہو گئے۔

"لیکن ابھی تو آپ نے اسے شکار کرنے کا انتظام بھی نہیں کیا تھا پھر اسے کیسے پتہ چل گیا کہ ہم یہاں اسے کسی جال میں پھنسانے کی تیاری کر رہے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"وہ بہت چالاک ہے۔ میں نے سیٹھ فضل بھائی کے بہروپ میں اس سے بات کی تھی اس کال کو اس نے کسی سائنسی ٹریکر سے ٹریس کر لیا ہو گا اور غیبی حالت میں یہاں آ دھمکی ہو گی کہ یہ کنفرم کر سکے کہ اسے جو کال کی گئی ہے اس میں کس حد تک سچائی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اتنی جلدی وہ یہاں کیسے پہنچ گئی۔ کیا وہ یہاں کہیں قریب ہی رہتی ہے"...... چوہان نے کہا۔

"ہو سکتا ہے یا پھر شاید اس کے پاس جس طرح غائب ہونے

کا کوئی سائنسی آلہ موجود ہے اسی طرح کا اس کے پاس ایسا آلہ بھی موجود ہو جس سے وہ ایک لمحے میں کسی مخصوص جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکتی ہو''...... عمران نے کہا۔

''جیسے ٹائم کلر کے کیس میں پروفیسر کاشف جلیل کہیں آنے جانے کے لئے اپنی ایجاد کردہ ٹرانسمٹ ہونے والی کرسی کا استعمال کرتا تھا''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''ہاں شاید''...... عمران نے کہا۔

''آپ کہہ رہے ہیں کہ لیڈی گھوسٹ غیبی حالت میں یہاں موجود ہے۔ کیا دنیا میں ایسا کوئی آلہ ایجاد ہو چکا ہے جس سے انسان جادوئی انداز میں خود کو غائب رکھ سکے''...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسا کوئی آلہ اس دنیا میں ایجاد ہوا ہے یا نہیں اس کے بارے میں تو میں نہیں جانتا لیکن ایک ایسا واقعہ پہلے بھی ہمارے ھ رونما ہو چکا ہے''...... عمران نے اسی طرح سے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''کیسا واقعہ۔ اوہ شاید تم مادام شی تارا کی بات کر رہے ہو جو زیرو لینڈ کی ناگن ہے۔ وہ بھی تو ایک مرتبہ غائب کر دینے والا سائنسی آلہ لے کر یہاں آئی تھی اور مخصوص افراد کو ہلاک کرتی پھر رہی تھی جسے تم نے رانا ہاؤس میں ہی ایک ٹریپ لگا کر پکڑا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

''کہیں۔ مادام شی تارا پھر سے تو نہیں آ گئی اور وہی لیڈی گھوسٹ بن کر یہ سب کر رہی ہو''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ کام مادام شی تارا کا نہیں ہے۔ وہ زیرو لینڈ کی ناگن ہے اور زیرو لینڈ کی ناگنوں کا یہ معیار نہیں کہ وہ کسی ملک میں اس قدر پراسرار انداز میں چوریاں کرنا شروع کر دے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر یہ لڑکی کون ہو سکتی ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''جب تک وہ خود سامنے نہیں آئے گی اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلے گا اور اب تو شاید ہم اسے یہاں ٹریپ بھی نہیں کر سکیں گے کیونکہ اسے ہماری ساری پلاننگ کا علم ہو چکا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا۔ یہ لڑکی عمران سے بھی کسی کا انتقام لینا چاہتی ہے۔ اس بات کا ہی پتہ چل جائے کہ وہ عمران سے اپنے کس عزیز کا انتقام لینا چاہتی ہے جو مجرم ہوتے ہوئے بھی بے گناہ تھا اور عمران نے اسے زبردستی مجرم بنا کر جیل بھیج دیا تھا''...... جولیا نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''کیا ہم سب احمقانہ باتیں نہیں کر رہے''...... تنویر نے کہا جو اب تک خاموش کھڑا ان سب کی باتیں سن رہا تھا۔

''احمقانہ باتیں۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔ کیا ہم تمہیں احمق نظر

آتے ہیں''...... جولیا نے اسے ناگواری سے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ آپ سب لیڈی گھوسٹ کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ غیبی حالت میں ہمارے ساتھ ہی موجود ہے۔ یہ سب باتیں کر کے ہم خود ہی اپنی تمام کمزوریاں اس کے سامنے نمایاں کر رہے ہیں۔ یہ حماقت نہیں تو اور کیا ہے''۔ تنویر نے کہا۔

''اوہ یس۔ تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ واقعی ہم سب کو اس وقت یہ سب باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ گڈ شو تنویر۔ تم نے واقعی ہم سب کو احمق بننے سے بچا لیا ہے۔ گڈ شو''...... عمران نے آگے بڑھ کر تنویر کا کاندھا تھپتھپا کر اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور عمران کے منہ سے اپنی تعریف سن کر تنویر کا چہرہ فرطِ مسرت سے جگمگا اٹھا۔

''واقعی تنویر نے بے حد عقلمندی کی بات کی ہے۔ پریشانی کے عالم میں ہم ہر وہ بات کرتے جا رہے تھے جو ہمیں لیڈی گھوسٹ کے سامنے نہیں کرنی چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''وہ غیبی حالت میں ہے۔ ہم کہیں بھی جا کر بات کریں گے تو وہ وہاں پہنچ جائے گی آخر ہم اس قدر احتیاط کیسے کریں کہ وہ ہماری کوئی بات سن ہی نہ سکے''...... صالحہ نے سر جھٹک کر کہا۔

''یہ واقعی سوچنے کی بات ہے۔ کیوں عمران صاحب''۔ چوہان نے کہا۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اسی لمحے انہیں ایک کمرے کی دیوار کے پیچھے سے جوزف کے چیخنے کی آواز سنائی

دی۔ جوزف کے چیخنے کی آواز سن کر وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے۔ عمران تیزی سے اس دیوار کی طرف بھاگا۔ اسے بھاگتے دیکھ کر وہ سب بھی اس کے پیچھے لپکے۔ عمران بھاگتا ہوا جیسے ہی دیوار کی دوسری طرف آیا اسے دیوار کے پاس جوزف زمین پر گرا بری طرح سے تڑپتا دکھائی دیا۔ اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ منہ کے بل زمین پر گرا ہوا تھا اور بری طرح سے سر جھٹکتا ہوا سامنے رانا ہاؤس کے گارڈن کی باؤنڈری وال کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں خون بھرا ہوا تھا جسے وہ بار بار جھٹکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''بب بب۔ باس وہ۔ وہ تمہارے قریب کھڑی ہے''۔ جوزف نے انگلی اٹھا کر ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران چونک کر اس طرف دیکھنے لگا لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔

''کہاں۔ کہاں ہے وہ''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''وہ وہ۔ گارڈن کی طرف بھاگ رہی ہے باس۔ پکڑو۔ پکڑو اسے''...... جوزف نے تیز لہجے میں کہا تو عمران نے گارڈن اور سامنے موجود باؤنڈری وال کی طرف دیکھا لیکن وہاں اسے کوئی دکھائی نہ دیا۔ اسی لمحے عمران کی نظریں باغ کی گیلی زمین پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اسے گیلی زمین پر تیزی سے انسانی جوتوں کے نشان بنتے دکھائی دے رہے تھے۔ جیسے واقعی کوئی نظر نہ آنے والا انسان گیلی زمین پر بھاگا جا رہا ہو اور اس کے قدموں

کے نشان بنتے جا رہے ہوں۔

''رک جاؤ لیڈی گھوسٹ۔ میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے۔ رک جاؤ ورنہ میں تمہیں شوٹ کر دوں گا''...... عمران نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اسی لمحے اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ جوزف کو زخمی حالت میں پڑا دیکھ کر اور عمران کو گارڈن کی طرف چیختے دیکھ کر وہ سب چونک پڑے اور ان سب نے بھی فوراً اپنے مشین پسٹل نکال لئے اور ان کے رخ گارڈن کی طرف کر دیئے۔ اسی لمحے عمران کو قدموں کے نشان ایک جگہ رکتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''کہاں ہے۔ کہاں ہے وہ''...... جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''سامنے گیلی مٹی کی زمین پر نوکدار ایڑیوں کے بنے ہوئے قدموں کے نشان دیکھو۔ تمہیں اس کی موجودگی کا علم ہو جائے گا کہ وہ کہاں کھڑی ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب کی نظریں گیلی زمین پر بنے ہوئے انسانی قدموں کے نشانوں پر جم گئیں جو گارڈن کے عین وسط میں رکے ہوئے تھے۔ قدموں کے ان نشانوں کو دیکھتے ہی ان سب کے مشین پسٹلز کے رخ اسی طرف ہو گئے اور وہ نظر نہ آنے والی لیڈی گھوسٹ کو قدموں کے نشانوں سے دیکھتے ہوئے تیزی سے گارڈن میں پھیلتے چلے گئے۔

''تمہیں چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے لیڈی گھوسٹ۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ تم ہمارے سامنے ظاہر ہو جاؤ ورنہ

یہاں اس قدر فائرنگ ہو گی کہ غائب ہونے کے باوجود تم خود کو گولیوں کی زد میں آنے سے نہیں بچا سکو گی''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اسی لمحے اچانک جہاں لیڈی گھوسٹ کے قدموں کے نشان رکے تھے ٹھیک وہاں سے ایک تیز چمک ابھری اور اس چمک کو دیکھتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں ہو گیا۔ اسی لمحے زائیں سے ایک خنجر اس کے قریب سے گزرتا ہوا پیچھے دیوار سے ٹکرا کر گر گیا۔ اگر عمران خطرہ محسوس کرتے ہوئے فوراً دوسری طرف نہ کود جاتا تو یہ خنجر ٹھیک اس کے سینے پر پڑتا۔ عمران پر خنجر کا وار ہوتے دیکھ کر نہ صرف جولیا بلکہ اس کے ساتھیوں کو بھی غصہ آ گیا اس سے پہلے کہ عمران ان سے کچھ کہتا جولیا اور اس کے ساتھیوں نے ٹھیک اس جگہ فائرنگ کرنا شروع کر دی جہاں لیڈی گھوسٹ کے قدموں کے نشان رکے ہوئے تھے اور اس نے عمران پر خنجر کا وار کیا تھا۔ ماحول یکلخت مشین پسٹلز کی تیز اور نہ رکنے والی فائرنگ سے بری طرح سے گونجنا شروع ہو گیا۔

''فائرنگ روکو۔ روکو فائرنگ۔ میں کہتا ہوں روکو فائرنگ''۔ انہیں فائرنگ کرتے دیکھ کر عمران نے چیختے ہوئے کہا تو ان سب نے فائرنگ روک دی۔

''یہ تم سب کیا کر رہے ہو۔ کیوں کی ہے تم نے اس پر فائرنگ''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’اس نے تم پر جان لیوا حملہ کیا تھا تو پھر ہم کیسے چپ رہ سکتے تھے‘‘...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

’’اس نے مجھ پر خنجر پھینکا ضرور تھا لیکن وہ مجھے ہلاک نہیں کرنا چاہتی تھی۔ خنجر لہراتا ہوا میری طرف آیا تھا۔ اگر میں چھلانگ نہ بھی لگاتا تو خنجر میرے قریب سے گزر جاتا‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’ہونہہ۔ جو بھی ہے۔ ہم اسے یہاں سے جانے نہیں دیں گے‘‘...... تنویر نے غصیلے لہجے میں قدموں کے ان نشانوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’نانسنس۔ وہ یہاں سے نکل چکی ہے‘‘...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

’’کیا مطلب۔ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ یہاں سے نکل چکی ہے۔ اس کے قدموں کے نشان تو اب بھی وہاں رکے ہوئے ہیں‘‘...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’اس نے خود پر سے ہماری توجہ ہٹانے کے لئے میری طرف خنجر پھینکا تھا۔ جیسے ہی ہماری توجہ خنجر کی طرف ہوئی وہ یہاں سے نکل گئی تھی۔ میں نے خنجر سے بچتے ہوئے اپنی توجہ اسی طرف رکھی ہوئی تھی۔ جہاں اس کے قدموں کے نشان موجود ہیں وہاں میں نے ایک ہلکی سی چمک دیکھی تھی جو اچانک نمودار ہوئی تھی اور ختم ہو گئی تھی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس باس۔ وہ اب یہاں نہیں ہے۔ میں نے اسے اپنی آنکھوں کے سامنے غائب ہوتے دیکھا ہے‘‘...... جوزف نے زمین سے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ جوزف کا سر اور اس کا سارا چہرہ خون سے بھرا ہوا تھا اور خون اس کی آنکھوں میں بھی چلا گیا تھا۔

’’کیا مطلب۔ کیا تم اسے دیکھ سکتے تھے‘‘...... جولیا نے حیرت بھری نظروں سے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر عمران کے چہرے پر بھی قدرے حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

’’ہاں۔ میں اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ مجھے اچانک ہی دکھائی دینے لگی تھی‘‘...... جوزف نے جواب دیا۔

’’دکھائی دے رہی تھی لیکن کیسے۔ پہلے تو نے کہا تھا کہ تمہیں یہاں کسی کی موجودگی کا احساس تک نہیں ہوا پھر وہ تمہیں اچانک کیسے دکھائی دے گئی تھی۔ کیا وہ کوئی بدروح ہے‘‘...... صالحہ نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

’’نہیں۔ وہ بدروح نہیں ایک عام لڑکی ہی تھی لیکن اس کا رنگ سرخ تھا اور اس نے جو لباس پہن رکھا تھا وہ بھی چمڑے کا تھا لیکن نجانے کیوں مجھے وہ بھی سرخ سرخ سا دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ خون میں نہائی ہوئی ہو‘‘...... جوزف نے کہا اور پھر اس نے لیڈی گھوسٹ کا انہیں حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"خون میں نہائی ہوئی لڑکی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے وہ بالکل سرخ دکھائی دے رہی تھی"...... جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تمہارے سر سے نکلنے والا خون تمہاری آنکھوں میں بھی گیا ہے شاید اسی وجہ سے وہ تمہیں سرخ رنگ کی دکھائی دے رہی ہو گی"...... صفدر نے کہا تو اچانک عمران اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ میں اب سمجھ گیا کہ جوزف کو وہ لڑکی اچانک کیسے دکھائی دی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"کیسے"...... جولیا نے پوچھا۔

"جوزف کی آنکھیں اس کے خون کی سرخی میں چھپ گئی تھیں اور لیڈی گھوسٹ جو کسی سائنسی آلے کی وجہ سے غیبی حالت میں یہاں موجود تھی شاید اسے سرخ رنگ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اسی لئے وہ جوزف کو دکھائی دی تھی اور جوزف اسے اپنی دانست میں سرخ لڑکی سمجھ رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر ہماری آنکھوں کے سامنے سرخی ہو تو ہم بھی اس کے پار لیڈی گھوسٹ کو دیکھ سکتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تب تو ہمیں فوری طور پر سرخ رنگ کے چشموں کا انتظام کرنا

چاہئے۔ اگر لیڈی گھوسٹ سرخ رنگ سے دیکھی جا سکتی ہے تو پھر ہم بھی جوزف کی طرح اسے سرخ چشموں سے دیکھ سکیں گے اور وہ ہم سے نہیں چھپ سکے گی"...... جولیا نے کہا۔

"سرخ شیشے والے چشموں کی جگہ اگر ہم یہاں ہر طرف سرخ رنگ کی روشنی پھیلا دیں تو کیا تب بھی لیڈی گھوسٹ ہمیں دکھائی دے سکتی ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ سرخ رنگ میں وہ غیبی حالت میں ہونے کے باوجود ہمیں دکھائی دے گی اور ہم اسے آسانی سے پکڑ سکتے ہیں"۔ صدیقی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کیا رانا ہاؤس میں سرخ روشنی پھیلانے کا کوئی انتظام ہے"۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کیوں جوزف"...... عمران نے جولیا کے سوال کا جواب دینے کی بجائے جوزف سے پوچھا۔

"یس باس۔ پروٹیکشن ریز سرخ رنگ کی ہی ہے۔ اگر ہم اس ریز کی پاور بڑھا دیں تو یہاں ہر طرف سرخ رنگ کی روشنی پھیل جائے گی"...... جوزف نے کہا۔

"تو جاؤ اور جا کر فوراً ریڈ لائٹ کی پاور بڑھاؤ اور یہاں ہر طرف ریڈ لائٹ پھیلا دو لیکن اس سے پہلے صفدر تم اس کے ساتھ ڈریسنگ روم میں جا کر اس کے سر پر ڈریسنگ کر دو۔ اس کا سر خاصا زخمی ہے اور خون بدستور بہہ رہا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے

اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ جوزف کو لے کر ڈریسنگ روم کی طرف چلا گیا۔

''لیڈی گھوسٹ یہاں یہ دیکھنے آئی تھی کہ اسے فضل بھائی نے جو کام سونپا ہے وہ اصلی ہے یا پھر اس کے لئے ہم نے یہاں کوئی جال پھیلایا ہے۔ اب اسے ساری حقیقت کا علم ہو چکا ہے اس لئے اس کا دوبارہ یہاں آنا مشکل ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن احتیاطاً ہمیں تمام تدابیر اختیار کر لینی چاہئیں تاکہ وہ ہماری غفلت کا فائدہ اٹھا کر ہمیں نقصان نہ پہنچا سکے''...... جولیا نے کہا۔

''اگر لیڈی گھوسٹ یہاں نہ آئی تو پھر اسے پکڑنے کے لئے ہم یہاں جو جال بچھانے کا انتظام کرنے والے تھے اس کا کیا ہو گا''...... نعمانی نے کہا۔

''اب یہاں جال بچھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا''...... چوہان نے کہا۔

''تو پھر ہم اسے اب کہاں اور کیسے ٹریس کریں گے''...... خاور نے کہا جو اس دوران تقریباً خاموش ہی رہا تھا۔

''کچھ بھی ہو۔ لیڈی گھوسٹ نے یہاں آ کر اپنے خلاف ہمارے لئے چند کلیو تو چھوڑ ہی دیئے ہیں جن کا ہم فائدہ اٹھا کر اس تک پہنچ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایک تو یہ کہ وہ یوکلپٹی خوشبو لگاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ ہم

اسے سرخ روشنی یا سرخ گلاسز سے دیکھ سکتے ہیں اور تیسرا اس کے قدموں کے نشان جو بھاگتے ہوئے گیلی زمین پر بن گئے ہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''اس کے قدموں کے نشانات کی اپنے سیل فون میں تصاویر بنا کر سیو کر لو۔ پھر دیکھتے ہیں کہ یہ نشان ہمیں اس تک کہاں اور کیسے لے جاتے ہیں''...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''تو کیا تمہارے خیال کے مطابق اب ہمیں لیڈی گھوسٹ کے لئے یہاں ٹریپ بنانے کی ضرورت نہیں ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ اسے ہر بات کا علم ہو چکا ہے اس لئے وہ یہاں آنے کا خطرہ نہیں مول لے گی۔ اسے ٹریپ کرنے کا اب ہمیں کوئی دوسرا ہی طریقہ ڈھونڈنا پڑے گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اور یہ دوسرا طریقہ کون سا ہو گا''...... جولیا نے پوچھا۔

''ابھی دوسرا طریقہ میرے ذہن میں بھی نہیں ہے۔ مجھے اس کے لئے سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا۔ البتہ تم سب سرخ گلاسز والے چشموں کا انتظام کر لو تاکہ اگر لیڈی گھوسٹ تمہارے ارد گرد منڈلانے کی کوشش کرے تو تم اسے دیکھ سکو''...... عمران نے کہا۔

''کیا غیبی حالت میں ہم اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں''...... خاور نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ جس طرح جوزف سے ڈر کر اور فائرنگ سے بچنے کے لئے یہاں سے غائب ہوئی ہے اس سے تو ایسا ہی لگتا ہے کہ

غائب ہونے کے باوجود اسے نقصان پہنچایا جا سکتا ہے ورنہ وہ ہماری توجہ دوسری طرف مبذول کرنے کے لئے مجھ پر خنجر نہ پھینکتی اور یہاں سے غائب نہ ہو جاتی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اوہ۔ ہاں۔ ہمارے پاس اس کا پھینکا ہوا خنجر بھی تو موجود ہے۔ خنجر کے دستے پر اس کے فنگر پرنٹس بھی ہوں گے۔ اگر ہم رجسٹریشن آفس سے پتہ کریں تو ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس کا اصل نام اور اس کے ٹھکانے کا علم ہو جائے‘‘...... صدیقی نے کہا۔

’’نہیں۔ خنجر پر اس کی انگلیوں کے نشانات کا ہونا مشکل ہے۔ جوزف نے بتایا ہے کہ لیڈی گھوسٹ نے چمڑے سے بنا ہوا لباس پہن رکھا تھا اور اب تک لیڈی گھوسٹ کا جو حلیہ ہمیں معلوم ہوا ہے اس کے مطابق وہ چمڑے کے سیاہ لباس میں ملبوس رہتی ہے جو انگریزی فلم بیٹ مین جیسا ہے۔ اس کے ہاتھوں پر بھی دستانے ہوں گے اور دستانوں کی وجہ سے اس کی انگلیوں کے نشان خنجر کے دستے پر نہیں آ سکتے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’پھر بھی ہمیں کوشش تو کر لینی چاہئے۔ ضروری تو نہیں کہ وہ ہر وقت ہاتھوں پر دستانے چڑھائے رکھتی ہو۔ ہو سکتا ہے کسی وقت بے خیالی میں اس نے خنجر کو ہاتھوں سے چھو لیا ہو‘‘...... صدیقی نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ تم خنجر سے فنگر پرنٹس اٹھاؤ اور انہیں لے جا کر رجسٹریشن آفس میں چیک کرو۔ اگر کام بن گیا تو ٹھیک ہے‘‘۔

عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ اپنی جیب سے رومال نکال کر اس دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں لیڈی گھوسٹ کا عمران پر پھینکا ہوا خنجر گرا ہوا تھا۔ صدیقی نے رومال سے خنجر اٹھایا اور اس کے گرد رومال لپیٹ دیا۔

’’اب ہم کیا کریں‘‘...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

’’ایک بار پھر اس کی تلاش میں لگ جاؤ۔ ہو سکتا ہے کسی سڑک پر غیبی حالت میں چلتی ہوئی لیڈی گھوسٹ سرخ عورت کے روپ میں تمہیں دکھائی دے ہی جائے‘‘...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ اسی لمحے اچانک رانا ہاؤس میں ہر طرف سرخ رنگ کی روشنی پھیل گئی۔

’’لگتا ہے جوزف نے پروٹیکشن ریڈ لائٹ آن کر دی ہے۔ اب اگر لیڈی گھوسٹ یہاں آئی تو وہ ہماری نظروں سے نہیں چھپ سکے گی‘‘...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

’’سرخ شیشوں والے چشمے بھی تلاش کرنے پڑیں گے کیونکہ ایسے چشمے عام طور پر بازار میں دستیاب نہیں ہیں‘‘...... صالحہ نے کہا۔

’’جوزف سے بات کرو۔ وہ تمہیں رانا ہاؤس میں ہی سرخ شیشوں والے چشمے فراہم کر دے گا‘‘...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے عمران کے سیل فون کی گھنٹی

بجی تو عمران نے چونک کر جیب سے سیل فون نکال لیا اور سکرین پر ڈسپلے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

''کیا ہوا۔ کس کا فون ہے''...... جولیا نے اسے چونکتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''چیف کا''...... عمران نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے سیل فون کا کال رسیونگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''لیس۔ علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مع دلہن و بارات کے بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص موڈ میں کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

کرنل اسکاٹ اپنے ساتھی کارٹر کے ساتھ تیز تیز چلتا ہوا ایک راہداری سے گزر رہا تھا۔ راہداری خالی تھی اور سائیڈوں میں بے شمار کمروں کے دروازے دکھائی دے رہے تھے۔

یہ راہداری دور تک کسی سرنگ کی طرح جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جہاں جگہ جگہ موڑ موجود تھے۔ جو دوسری راہداریوں کی طرف جاتے تھے۔ راہداری کی چوڑائی زیادہ نہیں تھی۔ چھت پر جگہ جگہ بلب لگے ہوئے تھے جن کی تیز روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔

کرنل اسکاٹ اور کارٹر راہداری سے گزر کر سامنے موجود ایک کمرے کے دروازے پر آ کر رک گئے۔ یہ ایک فولادی دروازہ تھا جو بند تھا اور دروازے کے پاس دو مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ انہیں دیکھ کر وہ اور زیادہ اٹن شن ہو گئے تھے۔

''دروازہ کھولو''...... کرنل اسکاٹ نے ایک مسلح شخص سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلایا

اور اس نے سائیڈ کی دیوار پر لگے ہوئے نمبرنگ پینل کے مخصوص نمبرز پریس کرنے شروع کر دیئے۔ نمبرز پریس کر کے اس نے پینل پر لگا ہوا سبز رنگ کا ایک بٹن پریس کیا تو اچانک فولادی دروازہ لفٹ کے دروازے کی طرح سرر کی آواز کے ساتھ کھلتا چلا گیا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک بڑا سا کمرہ تھا جس کے عین درمیان میں ایک فولادی کرسی رکھی ہوئی تھی۔ اس کرسی کے پائے زمین میں دھنسے ہوئے تھے۔ کرسی پر ایک نوجوان لڑکی راڈز میں جکڑی ہوئی تھی۔ لڑکی کا سر ڈھلکا ہوا تھا جیسے وہ بے ہوش ہو۔ کمرہ ہر قسم کے سامان سے عاری تھا البتہ کمرے کی دیواروں پر ایذا رسانی کے جدید اور قدیم آلات لگے ہوئے تھے۔

”تو یہ ہے گولڈفش“...... کرنل اسکاٹ نے راڈز والی کرسی پر بے ہوشی کی حالت میں جکڑی ہوئی لڑکی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ یہی ہے گولڈفش“...... کارٹر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”تو یہ ابھی تک بے ہوش کیوں ہے۔ ہوش میں لاؤ اسے تاکہ میں اس سے پوچھ گچھ کر سکوں“...... کرنل اسکاٹ نے انتہائی کرختگی سے کہا۔

”یس چیف“...... کارٹر نے کہا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا راڈز والی کرسی پر جکڑی ہوئی لڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کرسی کے

قریب جاتے ہی اس نے ایک ہاتھ سے لڑکی کے بالوں کو پکڑ کر اس کا سر اٹھایا اور پھر دوسرے ہاتھ سے اس نے لڑکی کے چہرے پر انتہائی بے رحمی سے زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد لڑکی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اسے حرکت کرتے دیکھ کر کارٹر نے اس کا سر چھوڑ دیا اور پیچھے ہٹ آیا۔

لڑکی چند لمحے کسمساتی رہی پھر اس نے پوری طرح آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسی پر جکڑی ہوئی ہے۔ لڑکی کو ایک جھٹکا سا لگا اور پھر اس کی نظریں کرنل اسکاٹ اور کارٹر پر جم گئیں جو اس کے سامنے موت کے فرشتوں کی طرح کھڑے تھے۔ لڑکی نے پہلے حیرت سے ان کی طرف اور پھر اردگرد کا ماحول دیکھا تو اس کے چہرے پر قدرے پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

”کک کک۔ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں اور تم کون ہو“۔ لڑکی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”میں کرنل اسکاٹ ہوں۔ اسرائیلی سوپر ایجنسی کا چیف اور یہ کارٹر ہے۔ میرا نائب“...... کرنل اسکاٹ نے لڑکی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو اس کا نام سن کر لڑکی کی آنکھوں میں حقیقی موت کے خوف کے سائے لہرانے شروع ہو گئے۔

"تمہاری آنکھوں کا خوف بتا رہا ہے کہ تم سوپر ایجنسی اور مجھے بخوبی جانتی ہو"...... کرنل اسکاٹ نے لڑکی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسرائیل میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جس نے تمہارا نام نہ سنا ہو"...... لڑکی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر تو تم یہ بھی جانتی ہو گی کہ کرنل اسکاٹ کا دوسرا نام خونخوار بھیڑیا ہے۔ ایسا بھیڑیا جو اپنے سامنے آنے والے کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"ہاں۔ میں جانتی ہوں"...... لڑکی نے کہا۔

"گڈ شو۔ پھر تو تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ تم یہاں کیوں موجود ہو"...... کرنل اسکاٹ نے اسے سرخ سرخ آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"نن نن۔ نہیں۔ یہ میں نہیں جانتی"...... لڑکی نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

"مرسا۔ مرسا گلورس"...... لڑکی نے اسی انداز میں کہا۔

"کس ملک سے تعلق ہے تمہارا"...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

"ایکریمیا سے"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"ایکریمیا سے یا کسی اور ملک سے۔ جو سچ ہے وہ بتاؤ۔ جب تک تمہارے منہ سے سچ نکلتا رہے گا تم محفوظ رہو گی۔ جیسے ہی تمہارے منہ سے جھوٹ کا ایک لفظ بھی نکلا اسی وقت تمہاری

عبرتناک موت کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو جائے گا اور ایک بار کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو گیا تو پھر تمہارا کیا انجام ہو گا اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی"...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم مم۔ میں سچ بول رہی ہوں"...... مرسا نے جواب دیا۔

"اسرائیل میں تم گولڈ فش کے نام سے مشہور ہو"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"ہاں۔ میں یہاں اسی نام سے پہچانی جاتی ہوں"...... مرسا نے کہا۔

"او کے۔ اب یہ بتاؤ کہ تم سوپر ایجنسی کے خلاف کیوں کام کر رہی ہو"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"سوپر ایجنسی کے خلاف۔ میں سمجھی نہیں"...... مرسا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل اسکاٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ جب تک تم سچ بولو گی تمہاری لائف سیف رہے گی اور اگر تم نے میری بات کا غلط جواب دیا تو پھر تمہاری موت کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو جائے گا۔ کیا کروں شروع کاؤنٹ ڈاؤن"...... کرنل اسکاٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"نن نن۔ نہیں نہیں۔ فار گاڈ سیک۔ مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں"...... مرسا نے انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم سوپر ایجنسی کے خلاف کارروائی نہیں کر رہی تو پھر تم

نے سوپر ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ لیڈی اینڈا کو کیوں اغوا کرایا تھا''۔
کرنل اسکاٹ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''لیڈی اینڈا۔ کون لیڈی اینڈا۔ میں تو کسی لیڈی اینڈا کو نہیں
جانتی''...... مرسا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں
اس قدر خود اعتمادی اور پختگی تھی کہ کرنل اسکاٹ کو اس بات کا
اندازہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ مرسا سچ بول رہی ہے یا پھر وہ
زبردست اداکارہ ہے۔

''تم نے ایٹ ون، بلاک فائیو کے سیکٹر میں ایک رہائش گاہ
میں اپنے آدمی بھیجے تھے جہاں تمہارے آدمیوں نے سات افراد کو
قتل کیا تھا اور وہاں موجود ایک لڑکی کو گولی مار کر زخمی کر کے اٹھا کر
لے گئے تھے''...... کارٹر نے کہا تو لڑکی اس کی شکل دیکھتی رہ گئی۔

''لیکن اس کا نام لیڈی اینڈا نہیں مارٹینی ہے۔ مارٹینی ڈگلار''۔
مرسا نے کہا۔

''مارٹینی ڈگلار۔ ہونہہ۔ کیا تم اسے مارٹینی کے نام سے جانتی
ہو''...... کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہی نام ہے اس کا''...... مرسا نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ اس کی رہائش گاہ میں جا کر تمہارے آدمیوں نے قتل و
غارت کیوں کی تھی اور وہاں سے مارٹینی کو کیوں اغوا کیا گیا تھا''۔
کرنل اسکاٹ نے ہنکارہ بھرتے ہوئے پوچھا۔

''وہ کلب کی ممبر تھی اور کلب کی نادہندہ تھی۔ اس کے ذمہ کلب

کے دس لاکھ ڈالرز واجب الادا تھے لیکن وہ کسی بھی طرح کلب کی
رقم دینے کو تیار نہیں ہو رہی تھی۔ اس سے جب بھی رابطہ کیا جاتا تو
وہ کوئی رسپانس نہیں دیتی تھی اور جب وصولی کے لئے میرے آدمی
اس کی رہائش گاہ جاتے تو اس کی رہائش گاہ میں موجود اس کے
پالتو غنڈے میرے آدمیوں کو مار مار کر بھگا دیتے تھے۔ میں نے
اسے بہت وقت دیا تھا اور اس کی ہر بات برداشت کی تھی۔ پھر
جب میری اس سے بات ہوئی تو اس نے مجھے بھی دھمکیاں دینی
شروع کر دی تھیں کہ میں نے وصولی کے لئے دوبارہ اس کی رہائش
گاہ میں اپنے آدمی بھیجے تو وہ نہ صرف انہیں ہلاک کرا دے گی بلکہ
وہ کلب میں اپنے آدمیوں کے ساتھ آ کر میرا کلب بھی تباہ کر دے
گی اور مجھے بھی ہلاک کر دے گی۔ تو مجھے اس پر غصہ آ گیا اور میں
نے اسی رات اس کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اپنے
مسلح افراد کو اس کی رہائش گاہ بھیج دیا تا کہ وہ اس کے پالے ہوئے
غنڈوں کو ہلاک کر کے اسے اٹھا کر میرے پاس لا سکیں''۔ مرسا
نے کہا۔

''تم سچ بول رہی ہو یا میرے ساتھ گیم کھیلنے کی کوشش کر رہی
ہو''...... کرنل اسکاٹ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے
ہوئے کہا۔

''نہیں۔ جب تم نے بتایا ہے کہ تم سوپر ایجنسی کے چیف ہو تو
پھر میں تم سے بھلا کوئی گیم کیسے کر سکتی ہوں۔ میں تمہیں وہی بتا

رہی ہوں جو سچ ہے"...... مرسا نے اسی طرح سے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ کارٹر نے کچھ کہنا چاہا تو کرنل اسکاٹ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بولنے سے منع کر دیا۔

"کس مد میں وہ تمہارے کلب کی نادہندہ ہوئی تھی"...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

"کلب میں اس کا ایک سپیشل اکاؤنٹ تھا جس میں وہ دس لاکھ تک کا ادھار کر سکتی تھی۔ وہ کلب میں آ کر بڑے بڑے جوئے کھیلتی تھی۔ مہنگی ترین شراب پیتی تھی۔ اس کے علاوہ ضرورت پڑنے پر وہ اپنے اکاؤنٹ سے ہزاروں ڈالر بھی نکلوا کر لے جاتی تھی۔ چونکہ کلب کا اصول ہے کہ جب تک سپیشل اکاؤنٹ کا ادھار مخصوص رقم تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک کلب کے ممبر کو کسی بھی ایکٹویٹی سے نہیں روکا جاتا۔ جیسے ہی مارٹینی کے اکاؤنٹ کی رقم ختم ہوئی تو کلب نے اصول کے مطابق اسے پوری رقم مع دس پرسنٹ پرافٹ کے واپس اکاؤنٹ میں جمع کرانے کی مہلت دے دی لیکن رقم جمع کرانے کی بجائے اس نے کلب میں ہی آنا چھوڑ دیا تھا اور اسے ہم بار بار نوٹس جاری کر رہے تھے لیکن وہ اس نوٹسز کا بھی کوئی جواب نہیں دے رہی تھی جس کے بعد ظاہر ہے ہم نے اس کے خلاف ایسی ہی کارروائی کرنی تھی"...... مرسا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ہاں اب تم بتاؤ۔ تم کیا کہنا چاہتے تھے"...... کرنل

اسکاٹ نے پہلے ہنکارہ بھرا اور پھر اس نے کارٹر کی طرف پلٹتے ہوئے کہا جو مرسا کی طرف انتہائی غصیلی نظروں سے گھور رہا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ آگے بڑھ کر مرسا کے ٹکڑے ہی اڑا دے۔

"یہ جھوٹ بول رہی ہے چیف۔ آپ لیڈی اینڈا کو بخوبی جانتے ہیں۔ لیڈی اینڈا نے لائف میں کبھی کوئی کلب جوائن نہیں کیا۔ نہ وہ جوا کھیلنے کی عادی تھی اور نہ ہی اسے شراب کی لت تھی۔ میرے پاس ایسی کوئی رپورٹ نہیں ہے کہ لیڈی اینڈا کبھی بلیو آئی کلب گئی ہو اور اس نے وہاں جوا کھیلا ہو یا شراب پی ہو"...... کارٹر نے کہا تو کرنل اسکاٹ مرسا کو خونی نظروں سے گھورنے لگا۔

"مم مم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ وہ کلب کی مقروض ہو چکی تھی اور وہ جوا کھیلنے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ شراب بھی پیتی تھی اور وہ بھی کلب کی سب سے مہنگی اور پرانی شراب"...... مرسا نے کہا۔

"میں نے تم سے کہا تھا نا کہ جیسے ہی تم جھوٹ بولو گی تمہاری موت کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو جائے گا۔ جسے تم مارٹینی کہہ رہی ہو وہ سوپر ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ ہے اور اسے نہ تو شراب کی عادت ہے اور نہ ہی وہ جوا کھیلتی ہے اور اس کے علاوہ تم نے اس کی رہائش گاہ میں جن افراد کو ہلاک کرایا ہے وہ بھی غنڈے اور بدمعاش نہیں تھے۔ وہ سب لیڈی اینڈا کے عزیز رشتہ دار تھے۔ تم مجھے احمق بنانے کی کوشش کر رہی ہو لڑکی اور تمہاری یہ کوشش اب

تمہارے گلے کا پھندا بن جائے گی۔ تمہاری موت کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو چکا ہے اور اب یہ نہیں رک سکتا"...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"نن نن۔ نہیں نہیں۔ میں سچ بول رہی ہوں۔ تمہیں میری بات کا یقین نہیں ہے تو تم میرے آفس سے اس کا فائل ریکارڈ منگوا کر چیک کر سکتے ہو جس میں مارٹینی کا کلب سے دستخط شدہ معاہدہ بھی موجود ہے"...... مرسا نے چیختے ہوئے کہا۔

"کارٹر۔ یہ اس طرح سچ نہیں بولے گی"...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ یہ خاصی تربیت یافتہ معلوم ہو رہی ہے اور اب مجھے شک ہو رہا ہے کہ اس کا تعلق ایکریمیا سے نہیں بلکہ کسی اور ملک سے ہے"...... کارٹر نے کہا۔

"ہونہہ۔ مجھے بھی اس کے لہجے میں ایکریمین انداز نظر نہیں آ رہا ہے لیکن اس میں کمال کی قوت ارادی ہے جو یہ خود کو میرے سامنے اس قدر پر اعتماد اور نارمل رکھے ہوئے ہے ورنہ میرے سامنے آتے ہی بلکہ میرا نام سنتے ہی بڑے بڑے سورماؤں کا بھی خون خشک ہو جاتا ہے۔ البتہ یہ مجھ سے ڈرنے کی اداکاری ضرور کر رہی ہے"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... کارٹر نے کہا۔

"اوکے۔ اب میں تم سے آخری سوال پوچھ رہا ہوں۔ مجھے اس

کا صحیح صحیح جواب دو"...... کرنل اسکاٹ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک بار پھر مرسا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پوچھو"...... مرسا نے کہا۔

"لیڈی اینڈا کہاں ہے"...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

"میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے"...... مرسا نے جواب دیا تو کرنل اسکاٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تمہارا جو بھی نادہندہ ہوتا ہے کیا تم اس کے خلاف ایسی ہی کارروائیاں کرتی ہو اور اسے ہلاک کر دیتی ہو"...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جب ہمارے پاس کوئی چارہ کار نہیں رہتا تو پھر ہمیں ایسا ہی کرنا پڑتا ہے جس سے باقی نادہندگان پر مثبت اثر پڑتا ہے اور وہ کلب کے ساتھ کئے ہوئے ہر معاہدے کی پاسداری کرتے ہیں اور کلب سے تعاون کرتے رہتے ہیں"...... مرسا نے جواب دیا۔

"ایک اور جھوٹ۔ اب تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا مرسا گلورس۔ تمہیں میں نے بہت وقت دیا تھا لیکن لگتا ہے کہ تمہیں اپنی زندگی سے کوئی لگاؤ نہیں ہے"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"ارے ارے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں زندہ رہنا چاہتی ہوں۔ میری باتوں پر یقین کرو میں نے تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا ہے"...... مرسا نے چیختے ہوئے کہا۔

"کارٹر"...... کرنل اسکاٹ نے ایک بار پھر کارٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... کارٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وائٹ لائٹ آن کرو اور پھر یہاں سیاہ چوہے چھوڑ دو۔ کچھ ہی دیر میں وائٹ لائٹ کی وجہ سے اس کے جسم پر سیاہ چوہے سوار ہو جائیں گے اور وہ اس کے جسم کی بوٹی بوٹی نوچ کھائیں گے۔ سیاہ چوہے اس وقت تک اس کے جسم کو نوچتے کھسوٹتے رہیں گے جب تک وہ اس کے جسم کا سارا گوشت نہیں چٹ کر جاتے۔ اس قدر خوفناک اور بھیانک موت مرتے ہوئے اسے خود ہی احساس ہو جائے گا کہ اس نے کرنل اسکاٹ کو دھوکہ دینے اور اس کے سامنے جھوٹ بول کر کتنا بڑا جرم کیا تھا"...... کرنل اسکاٹ نے انتہائی بے رحمانہ اور سفاکانہ لہجے میں کہا۔ سیاہ چوہوں کا سن کر مرسا گلورس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا اور اس بار واقعی اس کے جسم میں تھرتھری سی دوڑتی ہوئی دکھائی دینے لگی تھی۔

"نن نن۔ نہیں۔ نہیں۔ مجھ پر سیاہ چوہے مت چھوڑنا۔ میں چوہوں سے بے حد ڈرتی ہوں اور اور......" مرسا نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بات تمہیں مجھ سے جھوٹ بولنے سے پہلے سوچنی چاہئے تھی"...... کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا۔

"مم مم۔ میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا ہے۔ میں سچ کہہ رہی

ہوں۔ تم میری بات کا یقین کیوں نہیں کرتے"...... مرسا نے بری طرح سے مچلتے ہوئے کہا جیسے وہ خود کو راڈز والی کرسیوں سے چھڑانے کی کوشش کر رہی ہو۔

"کرنل اسکاٹ ایک بار جو فیصلہ کر لیتا ہے اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ اب تمہاری موت طے ہے اور یہ موت تم نے خود ہی اپنا مقدر بنا لی ہے"...... کرنل اسکاٹ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اس نے کارٹر کو اشارہ کیا تو کارٹر تیزی سے چلتا ہوا ایک دیوار کی طرف گیا اور اس نے دیوار پر موجود ایک پینل پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا اسی لمحے مرسا گلورس کے سر کے اوپر سفید رنگ کا ایک بلب جل اٹھا جس کی روشنی سیدھی مرسا پر پڑ رہی تھی اور وہ اس سفید روشنی میں نہا گئی تھی۔

"بند کرو۔ بند کرو یہ روشنی۔ یہ روشنی میری آنکھیں جلا رہی ہے۔ فار گاڈ سیک بند کرو اسے"...... مرسا نے تیز روشنی کی وجہ سے آنکھیں بند کر کے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"چوہے لاؤ"...... کرنل اسکاٹ نے مرسا کے چیخنے کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہا تو کارٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا جس کا دروازہ بدستور کھلا ہوا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں ایک بڑا سا پنجرہ تھا جس میں سیاہ رنگ کے لمبے منہ والے بڑے بڑے چوہے اچھلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان چوہوں کے تھوتھنیوں جیسے منہ سے لمبے اور

کانٹوں جیسے باریک مگر انتہائی تیز دانت صاف دکھائی دے رہے تھے اور یہ چوہے عام چوہوں سے کہیں بڑے اور پلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان چوہوں کا قد کسی بھی طرح جنگلی خرگوشوں سے کم نہیں تھا۔ پنجرے میں دس سیاہ چوہے تھے۔ مرسا گلورس جس کی آنکھیں اس وقت تک تیز روشنی میں بھی دیکھنے کی عادی ہو گئی تھیں کارٹر کو پنجرے میں سیاہ رنگ کے کراہیت آمیز چوہے لاتے دیکھ کر اس کے جسم میں ہونے والی لرزش میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا تھا۔ کارٹر چوہوں کا پنجرہ لے کر مرسا کے قریب گیا تو مرسا ان چوہوں کو دیکھ کر ہذیانی انداز میں چیخنے لگی۔

"نہیں نہیں۔ دور لے جاؤ ان چوہوں کو۔ مجھے ان سے کراہیت آ رہی ہے۔ میرے پاس مت لاؤ انہیں۔ فار گاڈ سیک دور لے جاؤ انہیں"...... مرسا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

لیکن کارٹر جیسے اس کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا۔ اس نے چوہوں کا پنجرہ مرسا کی آنکھوں کے سامنے کیا تو چوہے سفید لائٹ کی وجہ سے مرسا کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اور انہوں نے پنجرے میں اور زیادہ اچھلنا کودنا شروع کر دیا تھا۔ روشنی میں ان کی گول گول اور خون سے بھری ہوئی آنکھیں دیکھ کر مرسا کے چہرے پر واقعی موت کا خوف امنڈ آیا تھا اور وہ راڈز والی کرسی پر بری طرح سے مچلتی ہوئی چیخنا شروع ہو گئی تھی جیسے وہ خود کو ہر حال میں ان چوہوں سے بچانا چاہتی ہو۔

کارٹر نے سیاہ چوہوں کا پنجرہ مرسا کے پیروں پاس رکھ دیا۔ اب تو چوہوں نے جیسے پنجرے میں بری طرح سے اودھم مچانا شروع کر دیا تھا وہ پنجرے میں سے ہی اچھل اچھل کر مرسا پر جھپٹنا شروع ہو گئے تھے جیسے ان کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ پنجرہ توڑ کر مرسا پر جھپٹ پڑیں اور اس کا گوشت نوچنا شروع کر دیں۔

"دیکھ رہی ہو مرسا ان چوہوں کو۔ یہ تمہارا گوشت کھانے کے لئے کس قدر بے تاب ہو رہے ہیں۔ بس پنجرہ کھلنے کی دیر ہے پھر یہ چوہے تم پر جھپٹ پڑیں گے اور تمہارے خوبصورت جسم کو بری طرح سے نوچنا شروع کر دیں گے"...... کرنل اسکاٹ نے مرسا کو چیختے دیکھ کر اونچی آواز میں کہا۔

"مجھے چھوڑ دو۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے ایسی بھیانک موت مت مارو۔ اگر تم نے مجھے ہلاک ہی کرنا ہے تو مجھے گولی مار دو مگر ان چوہوں کو میری نظروں سے دور کر دو۔ مجھے ان چوہوں سے بے حد گھن آ رہی ہے"...... مرسا نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"نہیں۔ تمہاری ہلاکت انہی چوہوں سے ہی ہو گی۔ تم نے اپنے لئے بھیانک موت کا خود انتخاب کیا ہے۔ میں تمہیں گولی مار کر آسان موت نہیں دے سکتا"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"فار گاڈ سیک کرنل اسکاٹ۔ میں تمہاری منت کر رہی ہوں۔ مجھے اس قدر بھیانک موت سے ہمکنار نہ کرو۔ پلیز"...... مرسا نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ وہ کرنل اسکاٹ کے سامنے پہلے جس

قدر پراعتماد دکھائی دے رہی تھی اب وہ ان چوہوں کو دیکھ کر اسی قدر خوفزدہ ہو گئی تھی۔ اس کا جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا اور یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا بس چلے تو چوہوں کے ہاتھوں بھیانک موت مرنے سے بچنے کے لئے وہ کرنل اسکاٹ کے قدموں میں آ گرے۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں آخری موقع دے دیتا ہوں۔ اب سچ بولو کہ تمہارا تعلق کس ملک سے ہے۔ اب بھی تم نے جھوٹ بولا تو پھر کارٹر مجھ سے پوچھے بغیر پنجرہ کھول دے گا اور چوہے تم پر چڑھ دوڑیں گے۔ پھر یہ چوہے اسی وقت تمہارے جسم سے اتریں گے جب تک یہ تمہارے جسم کو ہڈیوں کا ڈھانچہ نہیں بنا دیتے''۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''مم مم۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور میں پاکیشیائی فارن ایجنٹ ہوں''...... مرسا نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے سیاہ خوفناک چوہوں کو دیکھ کر واقعی اس کے حواس معطل ہو گئے ہوں اور وہ لاشعوری کیفیت میں بول رہی ہو۔ اس کے منہ سے پاکیشیا اور پاکیشیا کی فارن ایجنٹ ہونے کا سن کر نہ صرف کرنل اسکاٹ بلکہ کارٹر بھی بری طرح سے اچھل پڑا۔ ان دونوں کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیل گئی تھیں۔ دونوں اپنی جگہوں پر یوں ساکت ہو گئے تھے جیسے مرسا گلورس نے ان کے سامنے انتہائی ناقابلِ یقین اور انہونی بات کر دی ہو۔

لیڈی گھوسٹ شعاعی سسٹم سے ایک لمحے میں اپنے ٹھکانے سے غائب ہو کر رانا ہاؤس پہنچ گئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں بندھی ہوئی ٹوائے ریسٹ واچ میں ایسا سسٹم تھا کہ وہ اس میں لوکیشن کا فاصلہ اور سمت کا حساب لگا کر ایڈجسٹمنٹ کرتی تو ٹھیک اس جگہ پہنچ جاتی تھی جہاں اسے پہنچنا ہوتا تھا۔ ٹوائے ریسٹ واچ اس کے جسم کو فوری طور پر روشنی میں تبدیل کر دیتی تھی اور پھر روشنی تیز رفتاری سے سفر کرتے ہوئے ٹھیک اس جگہ جا کر جمع ہو کر مجسم ہو جاتی تھی جہاں لیڈی گھوسٹ نے پہنچنا ہوتا تھا۔ اسی ٹوائے ریسٹ واچ اور چمڑے کے بنے ہوئے بیٹ مین کے خصوصی لباس کی بدولت لیڈی گھوسٹ خود کو انسانی نظروں سے پوشیدہ بھی رکھ سکتی تھی۔ وہ غیبی حالت میں مجسم رہتی تھی۔ وہ سب کچھ دیکھ سکتی تھی لیکن اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ واقعی کسی غائب ہونے والی جادوگرنی کی طرح ہر جگہ نہ صرف آسانی سے پہنچ جاتی تھی بلکہ غیبی حالت میں

ہر طرف گھوم پھر بھی سکتی تھی۔ اس کی ساری سائنسی جادوگری اس کی کلائی پر بندھی ہوئی ٹوائے ریسٹ واچ اور اس کے مخصوص چمڑے کے لباس میں چھپی ہوئی تھی جس کا وہ مکمل استعمال جانتی تھی۔

رانا ہاؤس میں پہنچتے ہی لیڈی گھوسٹ فوراً سٹنگ روم کی طرف بڑھ گئی جہاں سے اسے کچھ افراد کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ان آوازوں کو سن کر وہ تیزی سے اس طرف بڑھتی چلی گئی۔ ایک بڑا کمرہ جو سٹنگ روم کے طرز پر سجا ہوا تھا وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر لیڈی گھوسٹ رک گئی اور غصیلی نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگی۔ عمران اور اس کے ساتھی اس سے متعلق باتوں میں مصروف تھے۔ ان کی باتیں سن کر لیڈی گھوسٹ قدم اٹھاتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی باتیں سننے لگی۔ وہ کچھ دیر خاموش کھڑی ان کی باتیں سنتی رہی پھر اچانک اس نے عمران کو بری طرح سے چونکتے دیکھا۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

''کیا ہوا''...... ایک نوجوان نے عمران کو اٹھتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں اس سے پوچھا۔

''ایک منٹ''...... عمران نے کہا اور پھر وہ حیرت بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔ چند لمحے وہ ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ اسے دروازے کی

طرف جاتے دیکھ کر اس کے ساتھی بھی حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔ لیڈی گھوسٹ بھی عمران کے اس انداز پر بے حد حیران ہو رہی تھی۔ اس نے جیسے ہی عمران کے ساتھیوں کو اس کے پیچھے کمرے سے باہر نکلتے دیکھا وہ بھی تیزی سے ان کے پیچھے لپکی۔ عمران نے باہر نکل کر چاروں طرف غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر بدستور حیرت کے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔ وہ کبھی دائیں طرف جا رہا تھا اور کبھی بائیں۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ہوا میں کچھ سونگھتا ہوا کسی کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''بات کیا ہے عمران صاحب۔ آپ یہاں کسے ڈھونڈ رہے ہیں''...... اسی نوجوان نے پوچھا جس نے عمران کو جھٹکے سے کھڑے ہوتے دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا تھا۔

''کیا تمہیں یہاں کسی کی موجودگی کا احساس نہیں ہو رہا ہے''...... عمران نے کہا تو لیڈی گھوسٹ بری طرح سے اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے عمران کے ساتھی بھی عمران کی بات سن کر بری طرح سے چونک پڑے اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

''کس کی موجودگی کا احساس ہو رہا ہے آپ کو۔ ہمیں تو ایسا کچھ محسوس نہیں ہو رہا ہے''...... دوسرے نوجوان نے کہا۔

''جوزف''...... عمران نے اس نوجوان کی بات کا جواب دینے

کی بجائے سامنے سٹول پر بیٹھے ہوئے ایک دیو جیسے حبشی کو آواز دیتے ہوئے کہا تو جوزف اٹھ کر تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

''یس باس''...... دیو زاد حبشی نے عمران کی بات سن کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر لیڈی گھوسٹ نے اسے دیو زاد حبشی پر بری طرح سے بگڑتے دیکھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان بحث ہونا شروع ہو گئی تھی۔ عمران نے جب ان سب کو بتایا کہ وہاں اسے لیڈی گھوسٹ کے ہونے کا احساس ہو رہا ہے تو لیڈی گھوسٹ عمران کی چھٹی حس کی حساسیت دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اس کی موجودگی کا آج تک کسی کو علم نہیں ہوا تھا لیکن نہ صرف عمران کو اس کی موجودگی کا احساس ہو گیا تھا بلکہ اس کا اپنے ساتھیوں سے سختی کے ساتھ یہی کہنا تھا کہ لیڈی گھوسٹ ان کے قریب ہی کہیں موجود ہے۔ عمران کے کہنے پر اس کا سیاہ فام ساتھی پاگلوں کی طرح پوری عمارت میں اسے تلاش کرنے لگا۔

لیڈی گھوسٹ کو عمران کی ذہانت اور اس کی چھٹی حس پر واقعی انتہائی حیرت ہو رہی تھی اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر عمران کو اس کی موجودگی کا احساس کیوں کر ہو رہا ہے اور ایسی کون سی خوشبو ہے جسے سونگھ کر عمران اس بات پر بضد تھا کہ وہ خوشبو سوائے لیڈی گھوسٹ کے اور کسی نے نہیں لگائی ہوئی اور پھر جب ایک کمرے سے دوسرا سیاہ فام دیو زاد نکل کر باہر آیا اور اس نے یوکلٹی خوشبو کا ذکر کیا تو لیڈی گھوسٹ ایک طویل سانس لے کر رہ

گئی۔ وہ واقعی ایک ایسا ہی باڈی سپرے استعمال کرتی تھی جس کی خوشبو چاکلیٹ جیسی ہوتی تھی۔ یہ خوشبو بے حد بھینی اور ہلکی ہوتی تھی جو دوسری خوشبوؤں میں ضم ہو جاتی تھی۔ وہاں موجود تمام افراد نے مختلف اقسام کے پرفیومز اور باڈی سپرے لگا رکھے تھے جن کی خوشبوؤں میں یوکلٹی خوشبو تقریباً ختم ہو گئی تھی۔ اتنی خوشبوؤں کی موجودگی میں عمران اور اس کے ساتھی اور پھر دیو زاد سیاہ فام جو کمرے میں بیمار پڑا ہوا تھا، نے اس خوشبو کو محسوس کر لیا تھا۔

دوسرے سیاہ فام کی بات سن کر عمران نے پہلے سیاہ فام کو حکم دیا تھا کہ اس خوشبو کا محور تلاش کرے۔ لیڈی گھوسٹ کو عمران کے انداز سے پتہ چل رہا تھا کہ پہلا سیاہ فام جس کا نام جوزف ہے بے حد پراسرار قوتوں کا مالک ہے اور اس کی سونگھنے کی حس بھی بے حد تیز ہے۔ عمران کا حکم سنتے ہی جوزف نے ایک بار پھر ہوا میں سونگھنا شروع کر دیا اور جب لیڈی گھوسٹ نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ قدرے پریشان ہو گئی اور اس نے جوزف سے بچنے کے لئے ادھر ادھر ہٹنا شروع کر دیا لیکن یہ دیکھ کر لیڈی گھوسٹ کی پریشانی کی حد نہ رہی کہ وہ جس طرف جاتی تھی جوزف ہوا میں یوکلٹی کی مخصوص خوشبو سونگھتا ہوا اس طرف بڑھ آتا تھا۔

''ہونہہ۔ یہ جوزف تو ضرورت سے زیادہ تیز معلوم ہو رہا ہے۔ مجھے اس کا کوئی نہ کوئی انتظام کرنا پڑے گا''...... لیڈی گھوسٹ نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے گارڈن کی طرف موجود ایک کمرے

کی دیوار کی طرف لپکی اور پھر وہ دیوار کے قریب جا کر کھڑی ہو گئی۔ سیاہ فام جوزف ہوا میں یوکلٹی کی خوشبو سونگھتا ہوا اسی طرف آ رہا تھا۔ لیڈی گھوسٹ چند لمحے اس کی طرف دیکھتی رہی پھر اس نے سائیڈ ہولڈر سے بھاری دستے والا ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

جوزف آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس دیوار کی طرف آ رہا تھا۔ اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر لیڈی گھوسٹ الٹے قدموں پیچھے ہٹ رہی تھی۔ چند ہی لمحوں میں جوزف اس دیوار کے پیچھے آ گیا جہاں لیڈی گھوسٹ غیبی حالت میں موجود تھی۔ اس طرف آتے ہی سیاہ فام جوزف کی ناک اور تیزی سے پھولنا اور پچکنا شروع ہو گئی تھی جیسے اسے اس طرف سے یوکلٹی کی تیز مہک محسوس ہو رہی ہو۔

ہوا میں یوکلٹی کی خوشبو سونگھتے ہوئے سیاہ فام جوزف چونک چونک کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے وہ دیوار کے پاس موجود کسی نادیدہ ہستی کو دیکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ پھر وہ ایک جگہ رکا اور اس کی نظریں یکلخت اس طرف جم گئیں جہاں لیڈی گھوسٹ موجود تھی۔ ایک لمحے کے لئے لیڈی گھوسٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے جوزف کی تیز اور سرخ سرخ آنکھوں نے اسے دیکھ لیا ہو۔

جوزف چند لمحے اسے گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے اچانک چھلانگ لگائی اور اڑتا ہوا لیڈی گھوسٹ کی طرف آیا۔ اسے اس طرح خود پر چھلانگ لگاتے دیکھ کر لیڈی گھوسٹ

بوکھلا کر سائیڈ میں ہو گئی۔ جوزف چھلانگ لگا کر جیسے ہی اس کے قریب سے گزرا لیڈی گھوسٹ کا ریوالور والا ہاتھ پوری قوت سے حرکت میں آیا اور جوزف کے منہ سے زور دار چیخ نکل گئی اور وہ منہ کے بل زمین پر گر کر بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا۔ لیڈی گھوسٹ نے اس کے سر پر پوری قوت سے ریوالور کا دستہ مار دیا تھا جو سیاہ فام جوزف کی کھوپڑی کے کسی نازک حصے پر لگا تھا جہاں سے خون ابلنا شروع ہو گیا تھا۔ خون تیزی سے جوزف کی آنکھوں اور اس کے چہرے پر پھیل گیا تھا۔ لیڈی گھوسٹ اس پر ایک اور وار کرنے کے لئے آگے بڑھی تو جوزف سر اٹھا کر خون سے بھری ہوئی آنکھوں سے اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔ اس بار لیڈی گھوسٹ کو ایسا محسوس ہوا جیسے جوزف نے غیبی حالت میں ہونے کے باوجود اسے دیکھ لیا ہو۔ جوزف نے ہاتھ بڑھا کر اس کی ٹانگیں پکڑنے کی کوشش کی تھی۔ لیڈی گھوسٹ فوراً اچھل کر پیچھے ہٹ گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی اسی لمحے اسے جوزف کے ساتھیوں کے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو لیڈی گھوسٹ تیزی سے الٹے قدموں پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اسی لمحے عمران بھاگتا ہوا وہاں آ گیا۔

"بب بب۔ باس وہ۔ وہ تمہارے قریب کھڑی ہے"۔ جوزف نے لیڈی گھوسٹ کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے کہا تو لیڈی گھوسٹ بری طرح سے اچھل پڑی۔ جوزف کے اس انداز

سے اسے کوئی شک نہیں رہا تھا کہ وہ اسے بخوبی دیکھ سکتا تھا۔
جوزف کے کہنے پر عمران نے اس طرف دیکھا تو لیڈی گھوسٹ جو قدم بہ قدم پیچھے ہٹ رہی تھی وہ اچانک مڑی اور اس نے گارڈن کی دوسری طرف موجود باؤنڈری وال کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ گارڈن میں پانی سے زمین گیلی تھی جس کی وجہ سے لیڈی گھوسٹ کے بھاگنے سے اس کے جوتوں کے نشان بنتے جا رہے تھے۔ زمین پر قدموں کے نشان بنتے دیکھ کر لیڈی گھوسٹ پریشان ہو گئی۔

''کہاں۔کہاں ہے وہ''...... عمران نے جوزف سے تیز لہجے میں پوچھا۔

''وہ۔ وہ گارڈن کی طرف بھاگ رہی ہے باس۔ پکڑو۔ پکڑو اسے''...... جوزف نے کہا تو عمران کی نظریں گارڈن کی زمین پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔

''رک جاؤ لیڈی گھوسٹ۔ میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے۔ رک جاؤ ورنہ میں تمہیں شوٹ کر دوں گا''...... لیڈی گھوسٹ نے عمران کی چیختی ہوئی آواز سنی تو لیڈی گھوسٹ مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ اس نے صاف محسوس کر لیا تھا گیلی زمین پر اس کے قدموں کے نشان بنتے دیکھ کر عمران کو بھی اس کی موجودگی کا علم ہو گیا تھا۔ اسی لمحے اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے اور ان سب نے بھی فوراً اپنے مشین پسٹل نکال لئے اور ان کے رخ گارڈن کی طرف کر

دیئے۔ ان سب کو گارڈن کی طرف مشین پسٹلز کی نالیں کرتے دیکھ کر لیڈی گھوسٹ وہیں رک گئی۔

''کہاں ہے۔ کہاں ہے وہ''...... عمران کی ساتھی جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''سامنے گیلی مٹی کی زمین پر نوکدار ایڑیوں کے بنے ہوئے قدموں کے نشان دیکھو۔ تمہیں اس کی موجودگی کا علم ہو جائے گا کہ وہ کہاں کھڑی ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب کی نظریں گیلی زمین پر بنے ہوئے انسانی قدموں کے نشانوں پر جم گئیں جو گارڈن کے عین وسط میں رکے ہوئے تھے۔ قدموں کے ان نشانوں کو دیکھتے ہی ان سب کے ہاتھوں میں موجود مشین پسٹلز کے رخ لیڈی گھوسٹ کی طرف ہو گئے۔ انہیں مشین پسٹلز اپنی طرف کرتے دیکھ کر لیڈی گھوسٹ حلق کے بل غرا کر رہ گئی۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور ہولسٹر میں رکھا اور پھر اس نے جھک کر اپنی ٹانگ میں چمڑے کی پٹی میں اڑسا ہوا خنجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ سے خنجر نکل کر برق رفتار سے عمران کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ہاتھ سے نکلتے ہی خنجر ہوا میں نمودار ہوتے سب نے دیکھ لیا تھا۔

عمران نے خنجر دیکھتے ہی بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگا دی تھی۔ خنجر اس کے قریب سے نکلتا ہوا پیچھے دیوار سے ٹکرایا اور نیچے

گر گیا۔ عمران کی طرف خنجر جاتے دیکھ کر اس کے ساتھی بھی ایک لمحے کے لئے مبہوت سے ہو کر رہ گئے تھے اور پھر اچانک ان کے چہروں پر شدید غصہ دکھائی دیا۔ لیڈی گھوسٹ کے لئے اتنا ہی موقع کافی تھا۔ اس نے فوراً اپنی ٹوائے واچ کا ایک بٹن پریس کیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی اس کا جسم روشنی میں تبدیل ہو گیا۔ دوسرے لمحے لیڈی گھوسٹ وہاں سے غائب ہو گئی۔ اس کے غائب ہونے کی دیر تھی کہ سیکرٹ سروس کے ممبران نے اس کی طرف مشین پسٹل سے فائرنگ کرنا شروع کر دی تھی۔ لیکن لیڈی گھوسٹ فائرنگ ہونے سے ایک لمحہ قبل غائب ہو چکی تھی۔ اس کا روشنی میں تبدیل وجود ایک جگہ اکٹھا ہوا اور پھر وہ ایک بار پھر مجسم ہوتی چلی گئی۔ وہ غیبی حالت میں واپس اسی جگہ نمودار ہوئی تھی جہاں سے وہ غائب ہو کر رانا ہاؤس گئی تھی۔

اپنے ٹھکانے پر نمودار ہوتے ہی لیڈی گھوسٹ نے ٹوائے ریسٹ واچ کا ایک بٹن پریس کیا تو وہ فوراً ظاہر ہو گئی۔ لیڈی گھوسٹ کو اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کے غائب ہوتے ہی عمران کے ساتھیوں نے یقینی طور پر وہاں فائرنگ کی ہو گی جہاں پر وہ کھڑی تھی۔ اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔

''ہونہہ۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یوکلٹی کے باڈی سپرے کی وجہ سے عمران اور اس کا سیاہ فام ساتھی میری موجودگی کا احساس کر لے گا۔ سیاہ فام دیو تو مجھ تک پہنچ بھی گیا تھا اگر میں اس پر

حملہ نہ کرتی تو وہ مجھے ہر حال میں پکڑنے کی کوشش کرتا''...... لیڈی گھوسٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ وہ چند لمحے سوچتی رہی پھر وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھی اور ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

''میں نے جان بوجھ کر تمہیں ہلاک نہیں کیا تھا عمران ورنہ میرے پھینکے ہوئے خنجر سے آج تک کوئی نہیں بچ سکا ہے اور میں بلا وجہ خون بہانے کی بھی عادی نہیں ہوں ورنہ آج تمہاری زندگی کا آخری دن ہوتا۔ تمہیں تو ابھی میں نے بہت سبق سکھانا ہے اور جب تک میرا انتقام نہیں پورا ہو جاتا اس وقت تک میں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گی۔ میں تمہیں اور تمہاری ساری ٹیم کو اپنی انگلیوں پر نچاتی رہوں گی۔ میں دیکھتی ہوں کہ تم کس طرح سے مجھ تک پہنچتے ہو''...... لیڈی گھوسٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ سوچتی رہی پھر وہ اٹھی اور اٹھ کر سائیڈ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کچھ دیر کے بعد اس کمرے میں لیڈی گھوسٹ کی بجائے ایک انتہائی نوخیز اور حسین لڑکی دکھائی دے رہی تھی۔

لڑکی نے جینز اور سرخ شرٹ پر سیاہ رنگ کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں چمڑے کا بنا ہوا ایک ہینڈ بیگ تھا۔ وہ بے حد خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی چمک دار اور بڑی بڑی آنکھوں سے اس کی ذہانت کا بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔ اس کے اخروٹی رنگ کے بال اس کے شانوں تک لہرا رہے تھے۔ لڑکی یوڈی کلون کی تیز خوشبو سے مہک رہی تھی جیسے اس نے یوڈی کلون

کی پوری بوتل ہی اپنے لباس پر الٹ دی ہو۔

لڑکی کمرے سے نکلتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ابھی وہ دروازے کے نزدیک پہنچی ہی تھی کہ اسی لمحے کال بیل کے بجنے کی آواز سنائی دی تو اس کے قدم رک گئے۔

''کون''...... اس نے اونچی آواز میں پوچھا۔

''ریتا۔ میں ہوں۔ سیتا''...... باہر سے ایک لڑکی کی آواز سنائی دی تو اس لڑکی کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازے کا لاک ہٹایا اور ہینڈل گھما کر دروازہ کھول دیا۔ دروازہ کھلتے ہی باہر ایک اور نوجوان لڑکی دکھائی دی جو اس لڑکی کی ہمشکل تھی۔ اس کا رنگ روپ اور اس کا قد کاٹھ اس لڑکی سے بے حد ملتا جلتا تھا اور اس کی آنکھوں اور بالوں کا رنگ بھی اسی جیسا دکھائی دے رہا تھا یہاں تک کہ اس کے جسم پر لباس بھی ایسا ہی تھا جیسا اس نے پہنا تھا۔

''کہیں جا رہی ہو کیا''...... آنے والی لڑکی نے کہا۔

''ہاں۔ اور تم کہاں سے آ رہی ہو''...... اس لڑکی نے کہا جو ریتا تھی۔

''وہیں سے جہاں تم نے مجھے بھیجا تھا''...... آنے والی لڑکی سیتا نے کہا اور وہ اندر آ گئی۔ اس کے اندر آتے ہی ریتا نے دروازہ بند کیا اور دروازے کو لاک لگا دیا۔

''مطلب۔ تم آفس میں میرے حصے کا کام کر کے آ رہی ہو''۔ ریتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو اور کیا کروں۔ اب تمہاری ہمشکل ہوں تو اس کا کوئی نہ کوئی تو فائدہ اٹھانا ہی ہے نا۔ کبھی میری جگہ تم لے لیتی ہو اور کبھی تمہاری جگہ میں''...... سیتا نے مسکراتے ہوئے کہا تو پہلی لڑکی بھی بے اختیار مسکرا دی۔

''ظاہر ہے۔ ہم دونوں ہمشکل ہیں تو پھر ہم ایک دوسرے کے حصے کا کام نہیں کریں گی تو اور کون کرے گا''...... ریتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور نہیں تو کیا''...... سیتا نے کہا۔

''اچھا ہوا کہ تم آ گئی ہو ورنہ میں الجھن میں ہونے کی وجہ سے آفس جا رہی تھی۔ میں یہ بھول ہی گئی تھی کہ اپنی جگہ آفس میں نے تمہیں بھیج رکھا ہے''...... ریتا نے کہا۔

''کیوں۔ ایسی کون سی الجھن والی بات ہے جس کی وجہ سے تم مجھے ہی بھول گئی تھی''...... سیتا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چلتی ہوئیں سٹنگ روم میں آ گئی تھیں اور دونوں ایک دوسرے کے سامنے صوفوں پر بیٹھ گئی تھیں۔ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنے کی وجہ سے ایسا لگ رہا تھا جیسے ان میں سے ایک لڑکی کے سامنے قد آدم آئینہ پڑا ہوا ہو اور وہ اس میں اپنا ہی عکس دیکھ رہی ہو۔

"مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں نے الجھن اور پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے"...... ریٹا نے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا۔ کیا کیا ہے انہوں نے"...... سیتا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سن کر چونکتے ہوئے کہا تو ریٹا نے اسے فضل بھائی کو کال کرنے سے لے کر تمام واقعات بتانا شروع کر دیئے۔ اس کی باتیں سن کر سیتا کے چہرے پر سنجیدگی اور پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"یہ تو برا ہوا ہے کہ تمہیں وہاں دیکھ لیا گیا تھا اور تمہاری موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے سیکرٹ سروس نے تم پر فائرنگ کرنے کی کوشش بھی کی تھی اگر تم وہاں سے بروقت غائب نہ ہو جاتی تو رانا ہاؤس میں یقیناً وہ تمہیں ہلاک کر دیتے اور وہاں تمہاری لاش پڑی ہوئی ہوتی اور وہ بھی غیبی حالت میں"...... سیتا نے کہا۔

"ہاں۔ ہمارے لئے یہ بہت مشکل ہے کہ ہم خود کو دوسروں کی نظروں سے چھپا تو لیتی ہیں لیکن غیبی حالت میں ہونے کے باوجود ہم مجسم رہتی ہیں اور اگر ہم کسی کو چھو بھی جائیں تو اسے فوراً ہماری موجودگی کا علم ہو جاتا ہے"...... ریٹا نے کہا۔

"ہاں۔ انکل نے ہمیں دو انتہائی کارآمد اور حیرت انگیز گیجٹ دے دیئے ہیں لیکن ان میں ابھی بہت سی کمزوریاں ہیں۔ اگر وہ یہاں ہوتے تو وہ اپنی ان ایجادات کو مزید فعال اور طاقتور بنا سکتے تھے لیکن عمران کی وجہ سے انہیں جیل کی ہوا کھانی پڑی اور اب وہ

جیل میں پڑے ہیں۔ جیل میں ہونے کی وجہ سے ان کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی اور نہ ہی ان کا دماغ اب ٹھیک طور پر کام کرتا ہے۔ اگر ہم ان سے مدد بھی لیں تو وہ ہماری اس سلسلے میں کوئی بھی مدد نہیں کر سکیں گے۔ میں نے تو انہیں کئی بار جا کر کہا تھا کہ میں انہیں جیل سے نکال کر لے جاتی ہوں لیکن وہ میری بات مانتے ہی نہیں۔ وہ ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ وہ قانون کی نظر میں مجرم ہیں اور قانون نے انہیں جو سزا دی ہے وہ اسے دل سے قبول کرتے ہیں اور اب ان میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ اپنے ملک کے قانون سے ٹکرا سکیں یا قانون کو دھوکہ دے سکیں۔ اس لئے وہ جہاں ہیں وہیں ٹھیک ہیں۔ ایک بار۔ صرف ایک بار وہ میری بات مان لیں تو میں انہیں یہاں سے اتنی دور لے جا سکتی ہوں کہ پاکیشیا کا قانون تو کیا علی عمران جس نے انہیں قید کرایا ہے وہ بھی ان تک نہیں پہنچ سکے گا"...... سیتا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی انکل کو بہت سمجھانے اور منانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اپنے فیصلے پر اڑے ہوئے ہیں۔ ان کا یہی کہنا ہے کہ اس ملک کے قانون نے انہیں مجرم ٹھہرا ہی دیا ہے تو وہ اس سے بھی خوش ہیں۔ وہ اس ملک کے قانون کا احترام کرتے ہیں اس لئے وہ کسی بھی صورت میں اس ملک کے قانون کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے اور وہ اس وقت تک جیل میں رہیں گے جب تک قانون انہیں رہا نہیں کر دیتا یا پھر ان کی سزا پوری

نہیں ہو جاتی''...... ریٹا نے کہا۔

''انکل کی اس اصول پسندی اور حب الوطنی نے ہمارے ہاتھ باندھ رکھے ہیں ریٹا ورنہ وہ ہمارے ہوتے ہوئے جیل میں سڑتے رہیں یہ ہم کیسے برداشت کر سکتی ہیں''...... سیتا نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ لیکن ہم ان کی مرضی کے خلاف بھی تو کوئی کام نہیں کر سکتی نا''...... ریٹا نے کہا۔

''ہاں۔ ہم اپنی طرف سے جو کوشش کر سکتی ہیں بس وہی کر سکتی ہیں اس سے زیادہ نہیں اور نہ اس سے کم''...... سیتا نے کہا۔

''ہم ٹوئن پرنسز ہیں اور ہمارے پاس ایکسٹو کا جو راز ہے اس کے بل بوتے پر ہم عمران پر ایسا دباؤ ڈال سکتی ہیں کہ وہ خود ہی انکل کو جیل سے آزاد کرانے کے لئے مجبور ہو جائے لیکن افسوس انکل نے ہماری اس آفر کو بھی ٹھکرا دیا تھا۔ اگر وہ مان جاتے تو پھر آج وہ ہمارے ساتھ ہوتے''...... ریٹا نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تم نے ایکسٹو کا راز انکل کو بھی بتا دیا ہے''...... سیتا نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ یہ راز میرے اور تمہارے درمیان ہی ہے۔ میں نے انکل سے بات کی تھی کہ اگر وہ اجازت دیں تو میں ان کے لئے حکومت کو مجبور کر سکتی ہوں کہ وہ نہ صرف انہیں رہا کر دیں بلکہ انہیں وہی عزت اور مرتبہ دیں جو پہلے ان کو دیا گیا تھا لیکن انکل اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔ وہ آج بھی یہی کہتے ہیں کہ انہوں

نے کوئی جرم نہیں کیا اور ملک سے ان دشمن عناصر کا خاتمہ کیا ہے جو ملک کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر چاٹ رہے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک حکومت ان کی اس دلیل کو نہیں مانے گی اور وہ خود انہیں جیل سے آزاد نہیں کرے گی اور انہیں پہلے جیسی عزت اور مقام نہیں ملے گا اس وقت تک وہ اس جیل میں ہی رہیں گے اور ایسا کوئی کام نہیں کریں گے جس سے ان کے کردار پر کوئی اور دھبہ لگ سکے۔ ایسا لگتا ہے جیسے انہیں اب باہر کی دنیا سے کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے اور وہ جیل سے باہر آنا ہی نہیں چاہتے''...... ریٹا نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے بھی ان سے کہا تھا کہ ہم انہیں ان کی دی ہوئی ایجادات کے ذریعے جیل سے نکال کر دور کسی ایسی جگہ لے جا سکتے ہیں جہاں کوئی ان ت نہ پہنچ سکے تو انہوں نے مجھے بھی ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔ وہ اسی انتظار میں ہیں کہ ایک دن حکومت بلکہ پوری قوم کو ان کے اقدامات کی حمایت کرنی پڑے گی اور ملک کی اعلیٰ عدالتیں ان کے ساتھ انصاف کریں گی اور انہیں باعزت بری کر دیا جائے گا لیکن شاید ہی ایسا ہو''...... سیتا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ حکومت اور اعلیٰ عدالتوں نے انہیں مجرم قرار دے دیا ہے اسی لئے تو وہ جیل میں ہیں۔ ان کا تو اب کیس بھی بند کر دیا گیا ہے۔ بھلا کون ایسا ہو گا جو انہیں جرم کرنے کے باوجود بے گناہ

قرار دے سکتا ہے اور انہیں جیل کی زندگی سے رہائی مل سکتی ہے۔
اگر ہم نے ان کے لئے کچھ نہ کیا تو وہ اسی طرح جیل میں ہی
سڑتے رہ جائیں گے اور وہیں ان کی زندگی ختم ہو جائے گی اور ہم
ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ انکل اگر چاہتے ہیں کہ حکومت اور ملک
کی اعلیٰ عدالتیں ان کے مؤقف کی تائید کریں اور انہیں بے گناہ
قرار دے دیا جائے یا ان کی سزا غیر مشروط طور پر معاف کر دی
جائے اور انہیں جیل سے رہا کرایا جائے تو ان کا یہ مقصد ہم پورا
کریں گی۔ ہمارا مشن انہیں ہر صورت میں انہیں جیل سے نکالنا ہے
چاہے اس کے لئے ہمیں کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے“...... سیتا نے
کہا۔

”بہرحال۔ انکل نے ہمیں جو تحفہ دیا ہے۔ ہم اس کا بھرپور
فائدہ اٹھائیں گے۔ انہوں نے تو پاکیشیا سے جرائم پیشہ افراد کو ختم
کرنے کی کوشش کی تھی جو طاقتور بھی تھے اور جرم کرنے کے باوجود
کسی بھی طرح قانون کے شکنجے میں نہیں آتے تھے اور اپنی پاورز کا
استعمال کر کے قانون سے چھوٹ جاتے تھے۔ انکل کا کام ہم بھی
پورا کر سکتی ہیں لیکن اس سے پہلے ہم انکل جو جیل سے رہائی
دلائیں گے جو ہمارا مشن ہے۔ ہمارا مشن صرف یہاں قیمتی اور غیر
ضروری چیزیں چوری کرنے کا نہیں ہے۔ یہ صرف ہم نے عمران
اور سیکرٹ سروس کو چکر دینے کے لئے کیا ہے۔ ہمارا اصل کام بلیک
کرسٹل کا حصول ہے۔ ایک بار بلیک کرسٹل کا پتہ چل جائے کہ وہ

کہاں موجود ہے تو پھر ہم اسے حاصل کر لیں گی وہی کرسٹل ہی
انکل کی رہائی کا سبب بنے گا۔ ہمارے پاس ایکسٹو کی راز کی فائل
ہے۔ اس ایک فائل سے ہم بہت کچھ کر سکتی ہیں اور ایکسٹو پر دباؤ
ڈال کر اسے مجبور کر سکتی ہیں کہ وہ اپنا رسوخ استعمال کرتے ہوئے
انکل کو باعزت طور پر رہائی دلانے کا انتظام کرے لیکن اس کے
ساتھ ساتھ اگر ہمیں بلیک کرسٹل مل جائے تو اس سے پاکیشیا کی
موجودہ حکومت بھی ہمارے دباؤ میں آ جائے گی اور پھر ہم ایکسٹو کی
راز کی فائل اور بلیک کرسٹل سے ایکسٹو اور حکومت کو ایک ساتھ
بلیک میل کر کے انکل کو غیر مشروط اور ہمیشہ کی رہائی دلا سکتی ہیں
لیکن یہ سب تب ہی ہو گا جب پاکیشیا کا دل بلیک کرسٹل ہمارے
ہاتھ میں ہو گا“...... ریتا نے کہا۔

”بلیک کرسٹل کے بارے میں، میں نے بھی بہت ہاتھ پاؤں
مارے ہیں لیکن اس کا ایک چھوٹا سا کلیو بھی ہمیں نہیں ملا ہے کہ وہ
آخر ہے کہاں“...... سیتا نے کہا۔

”پھر بھی ہم اپنی کوششیں جاری رکھیں گی۔ ایک نہ ایک دن ہم
اپنا مقصد ضرور پورا کر لیں گی جب تک ہمارا مقصد پورا نہیں ہو
جاتا اس وقت تک ہم چوریاں کرتی اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس کو اپنی انگلیوں پر نچاتی رہیں گی۔ ہم دو ہیں لیکن لیڈی
گھوسٹ ایک ہی ہے وہ تم بھی ہو اور میں بھی“...... ریتا نے کہا۔

”اس وقت ہمارے پاس پاکیشیا کے تمام سائنس دانوں کا

ریکارڈ موجود ہے کہ وہ کہاں کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔
ہمارے لئے پاکیشیا کی بڑی سے بڑی، محفوظ ترین اور ناقابلِ تسخیر
لیبارٹریوں میں بھی جانا مشکل نہیں ہے۔ ان لیبارٹریوں کے ساتھ
ساتھ ہم ہر اس جگہ سرچنگ کر چکی ہیں جہاں بلیک کرسٹل کے
ہونے کا امکان موجود ہو سکتا تھا لیکن تاحال اس کا کچھ پتہ نہیں
چل سکا ہے۔ بس اس حد تک معلومات حاصل ہوئی ہیں کہ بلیک
کرسٹل کے موجد کا تعلق پاکیشیا ڈیلی نیوز کے چیف ایڈیٹر ارشاد
عباسی سے کچھ نہ کچھ ضرور ہے''...... سیتا نے پریشانی کے عالم میں
مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو ہم اس کے پیچھے لگی ہوئی ہیں لیکن اتنا وقت
گزر گیا ہے اور ابھی تک ہمارے ہاتھ ایسا کوئی ثبوت نہیں لگا ہے
جس سے پتہ چل سکے کہ کیا واقعی ارشاد عباسی کا تعلق اس سائنس
دان سے ہے جو بلیک کرسٹل کا موجد ہے۔ لیکن بہرحال ہم اس کا
پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک اس بات کا پتہ نہیں
چل جاتا کہ اس کا واقعی جمشید عباسی سائنس دان سے ہے یا نہیں۔
ایک نہ ایک دن اس کا راز ضرور کھل جائے گا''...... سیتا نے کہا تو
ریٹا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں جیسے ہی داخل ہوا بلیک
زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''خیریت۔ تم نے مجھے اس قدر ایمرجنسی میں یہاں کیوں بلایا
ہے''...... سلام و دعا کے بعد عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے
ہوئے کہا۔

''ایک بری خبر ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جب سے پاکیشیا میں لیڈی گھوسٹ وارد ہوئی ہے۔ اچھی خبر
ملنے کی توقع ہی ختم ہو گئی ہے۔ بہرحال بولو۔ کیا ہے بری خبر''۔
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''گولڈ فش کو سوپر ایجنسی نے اٹھا لیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا
تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ لیکن کیوں اور تمہیں اس کے اغوا ہونے کا کیسے علم ہوا
ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’فولسن کی کال آئی تھی جو گولڈفش کے ساتھ کام کرتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ گولڈفش نے سوپر ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ لیڈی اینڈا کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا کرایا تھا۔ اس کے لئے گولڈفش نے لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ میں چند مسلح افراد بھیجے تھے۔ لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ میں چونکہ مسلح افراد موجود تھے اس لئے گولڈفش کے ساتھیوں کا ان سے بھرپور مقابلہ ہوا تھا جس کے نتیجے میں گولڈفش کے ساتھیوں کے ہاتھوں لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ میں موجود تمام افراد مارے گئے تھے۔ لیڈی اینڈا نے بھی ان کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ گولی لگنے کی وجہ سے زخمی ہو گئی تھی۔ گولڈفش کے ساتھی اسے زخمی حالت میں ہی اٹھا کر لے گئے تھے اور انہوں نے لیڈی اینڈا کو گولڈفش تک پہنچا دیا تھا۔ گولڈفش نے لیڈی اینڈا کو زخمی حالت میں ٹارچر کیا اور اس سے سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر اور ایجنسی کے چیف کرنل اسکاٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن لیڈی اینڈا زخمی ہونے اور شدید تشدد برداشت کرنے کے باوجود بھی زبان نہیں کھول رہی تھی۔ جس پر گولڈفش نے اسے چند روز بھوکا پیاسا رکھنے کا فیصلہ کرتے ہوئے اپنے کلب کے تہہ خانے سے نکال کر ایک ویران علاقے میں موجود ایک کھنڈر میں پہنچا دیا جہاں پرانے زمانے کی جیلیں بنی ہوئی تھیں۔ ابھی گولڈفش، لیڈی اینڈا کو کھنڈرات میں پہنچا کر واپس آئی ہی تھی کہ کلب کے ایک خفیہ راستے سے چند افراد نے اس پر حملہ کر

دیا اور اسے بے ہوش کر کے اغوا کر کے لے گئے۔ فولسن کو گولڈفش کے اغوا ہونے کا سی سی فوٹیج سے پتہ چلا تھا۔ اسے کسی ضروری سلسلے میں گولڈفش سے بات کرنی تھی لیکن جب اس کا گولڈفش سے رابطہ نہ ہوا تو وہ پریشان ہو گیا۔ اس نے گولڈفش کو خود کلب میں واپس آتے دیکھا تھا۔ گولڈفش کی پراسرار گمشدگی پر اسے تشویش ہوئی تو اس نے کلب کے ہر حصے میں لگے ہوئے سی سی کیمروں کی ریکارڈنگ چیک کرائی جس میں کلب کے خفیہ راستے سے داخل ہونے والے افراد اور انہیں گولڈفش پر حملہ کرتے دیکھا گیا تھا۔ جن افراد نے گولڈفش پر حملہ کر کے اسے اغوا کیا تھا ان میں سے ایک آدمی کو فولسن پہچانتا تھا۔ وہ سوپر ایجنسی کا ایجنٹ اور کرنل اسکاٹ کا نمبر ٹو کارٹر تھا‘‘...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’ہونہہ۔ تو کیا وہ گولڈفش سے لیڈی اینڈا کو بھی چھڑا کر لے گئے ہیں‘‘...... عمران نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

’’نہیں۔ گولڈفش نے لیڈی اینڈا کو جن کھنڈرات تک پہنچایا تھا وہ بدستور وہیں موجود ہے۔ ایک تو وہ زخمی ہے لیکن اس کے باوجود گولڈفش نے اسے وہاں فولادی زنجیروں سے باندھ رکھا ہے‘‘۔ بلیک زیرو نے بتایا۔

’’فولسن کو کال کرو اور اس سے کہو کہ وہ فوری طور پر لیڈی اینڈا کو کھنڈرات سے نکال کر کسی اور جگہ منتقل کر دے۔ ایسی جگہ جس کے بارے میں گولڈفش کو بھی علم نہ ہو‘‘...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیوں۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ گولڈفش، کرنل اسکاٹ کے سامنے منہ کھول دے گی"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ صنف نازک ہے جس کی بہت سی کمزوریاں ہو سکتی ہیں اور تربیت یافتہ ہونے کے باوجود اس کی سب سے بڑی کمزوری اس کا صنف نازک ہونا ہے۔ اس کی ایک کمزوری سے تو میں بھی واقف ہوں۔ وہ بڑے سے بڑے سورما کے سامنے سر اٹھا کر کھڑی ہو جاتی ہے لیکن وہ حشرات الارض سے اس قدر ڈرتی ہے جیسے بکری شیر کو دیکھ کر ڈر جاتی ہے۔ اگر کرنل اسکاٹ کو اس کی اس کمزوری کا علم ہو گیا تو پھر گولڈفش زیادہ دیر تک اس کے سامنے زبان بند نہیں رکھ سکے گی اور گولڈفش اسے بتا دے گی کہ اس نے لیڈی اینڈا کو کہاں قید کر رکھا ہے۔ وہ سوپر ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ ہے اور وہ جانتی ہے کہ سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اگر وہ ایک بار ہاتھ سے نکل گئی تو پھر اس کا دوبارہ ہاتھ آنا مشکل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"اگر گولڈفش کی زبان کھل گئی تو پھر وہ تو کرنل اسکاٹ کو یہ بھی بتا دے گی کہ اس کا تعلق ایکریمیا سے نہیں بلکہ پاکیشیا سے ہے اور یہ کہ اس نے کس کے کہنے پر لیڈی اینڈا کو اغوا کیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے اور ایسا ممکن ہے لیکن پھر بھی ہمارے پاس لیڈی

اینڈا تو ہے جو ہمارے کام آ سکتی ہے۔ اگر اس نے گولڈفش کے سامنے زبان کھول دی ہوتی تو میں فوری طور پر اسرائیل روانہ ہو جاتا اور پوری قوت سے گولڈفش کو سوپر ایجنسی سے چھڑانے کے لئے ان کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیتا لیکن اب جب ہمیں پتہ ہی نہیں ہے کہ ان کا ہیڈ کوارٹر ہے کہاں تو پھر ہم اسے چھڑانے کہاں جا سکتے ہیں۔ اس کے لئے پہلے ہمیں ہیڈ کوارٹر کی تلاش کے لئے ہی وہاں کی خاک چھاننی پڑے گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو ہے۔ اور دوسرا مسئلہ لیڈی گھوسٹ ہے۔ جس کا ابھی تک کوئی ایک سراغ تک نہیں ملا ہے اور سونے پہ سہاگہ یہ کہ وہ ہمارا راز بھی جانتی ہے"...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیڈی گھوسٹ نے تو واقعی ہماری ناک میں دم کر دیا ہے۔ ہم اس سے کہیں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ وہ جب چاہے اور جہاں چاہے آ دھمکتی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رانا ہاؤس ہونے والے واقعات کے بارے میں اسے بتانا شروع کر دیا۔

"واقعی اب اس کا کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ اگر وہ میری موجودگی میں دانش منزل کے سیکرٹ سٹرانگ روم میں جا کر ایکسٹو کی فائل حاصل کر سکتی ہے تو پھر اس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ غیبی حالت میں یہاں پہنچ کر مجھے اور آپ کو نقصان پہنچا دے اور یہاں کا کنٹرول سنبھال لے۔ اگر ایسا ہوا تو وہ ہر چیز تہس نہس کر کے

رکھ دے گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کے خلاف تب ہی ہم کچھ کر سکتے ہیں جب اس کا کوئی اتہ پتہ ہو۔ وہ تو بھتنی کی طرح ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر آتی ہے اور اپنا کام کر کے نکل جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اب بھی وہ ہمارے قریب ہی کہیں موجود ہو اور ہماری باتیں سن رہی ہو''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر مجھے رانا ہاؤس کی طرح یہاں بھی پروٹیکشن ریڈ لائٹس آن کر لینی چاہئیں تاکہ اگر وہ غیبی حالت میں یہاں آئے تو اسے دیکھا جا سکے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ کام پہلے کرو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو اٹھ کر سامنے موجود ایک دیوار کے پاس پڑی ہوئی بڑی سی مشین کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ مشین کے پاس جا کر اس نے مشین آن کی اور پھر اسے تیزی سے آپریٹ کرنا شروع ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں دانش منزل میں بھی ہر طرف سرخ رنگ کی روشنی پھیل گئی۔

''میں نے ریڈ لائٹس کے ساتھ سرچر بھی آن کر دیا ہے۔ اس فنکشن کے آن ہونے کے بعد اب دانش منزل میں کوئی اور انسان آئے گا تو اس کا مجھے فوراً کاشن مل جائے گا اور میں اسے سرچر مشین کے ذریعے آسانی سے ٹریس کر لوں گا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آپ کیا سوچ رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے عمران کو سوچ

میں ڈوبے دیکھ کر کہا۔

''مجھے ابھی تک لیڈی گھوسٹ کی وہ بات یاد آ رہی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''کون سی بات''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''یہی کہ وہ مجھ سے اپنے کسی ایسے عزیز کا انتقام لے رہی ہے جسے میں نے بے جرم ہونے کے باوجود جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ کو ابھی تک یاد نہیں آیا ہے کہ ایسا کون سا انسان ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیا میں اتنی بڑی حماقت کر سکتا ہوں کہ بغیر کسی جرم کسی بھی شخص کو اٹھا کر سلاخوں کے پیچھے دھکیل دوں اور وہ بھی ایسے شخص کو جو ملک و قوم کی بھلائی کے لئے کام کر رہا ہو۔ لیڈی گھوسٹ نے یہ بھی کہا تھا کہ میں نے جسے مجرم بنایا ہے وہ ملک و قوم کی فلاح کے لئے کام کر رہا تھا۔ اب اس کا ایسا کون سا فلاحی کام تھا جو میری نظر میں جرم ہو سکتا تھا اور میں نے اسے اس کام سے روک کر سلاخوں کے پیچھے پہنچا دیا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ایک شخص ایسا ہے جو مجرم بھی تھا اور خود کو ملک کا خیر خواہ بھی کہتا تھا''...... بلیک زیرو نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کون ہے وہ۔ کس کی بات کر رہے ہو''...... عمران نے حیرت

بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یاد کیجئے۔ پچھلے دنوں ملک میں عجیب و غریب سیریل کلرز کے واقعات ہونا شروع ہو گئے تھے۔ ملک کی نامور شخصیات کو پراسرار انداز میں قتل کیا جا رہا تھا جو بے حد مقبول بھی تھے اور جن کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ ان سے بڑھ کر ملک کا خیر خواہ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔ ان افراد کو باقاعدہ چیلنج کے ساتھ ہلاک کیا جا رہا تھا اور انہیں ہلاک کرنے سے پہلے نہ صرف ان کی ہلاکت کا وقت مقرر کیا جاتا تھا بلکہ لیڈی گھوسٹ کی طرح اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا میں ریاستی سیکورٹی اداروں کو چیلنج بھی کیا جاتا تھا کہ وہ ان افراد کی حفاظت کا جو چاہیں انتظام کر لیں لیکن ان کی موت کا جو وقت مقرر کیا گیا ہے وہ اسی وقت پر ضرور ہلاک ہوں گے اور پھر ایسا ہوتا بھی رہا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔

"پروفیسر کاشف جلیل"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ پروفیسر کاشف جلیل پاکیشیا کے ان افراد کو جو شرافت کا نقاب چڑھائے ہوئے تھے نہ صرف ان کے چہروں سے نقاب اتار کر ان کے گھناؤنے چہرے سامنے لا رہا تھا بلکہ انہیں کیفر کردار تک بھی پہنچا رہا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔ (اس کے لئے **ظہیر احمد کا انتہائی سسپنس فل شاہکار ناول "ٹائم کلر" کے مطالعہ ضرور کریں)**

"اوہ اوہ۔ تو لیڈی گھوسٹ پروفیسر کاشف جلیل کا مجھ سے انتقام لینے کی کوشش کر رہی ہے"...... عمران نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ کیونکہ میری نظر میں وہی ایک ایسا انسان ہے جو جیل میں ہونے کے باوجود ابھی تک خود کو بے گناہ سمجھتا ہے اور اس کے کہنے کے مطابق وہ ان افراد کو ہلاک کر کے جرم نہیں بلکہ ملک سے جرائم پیشہ اور گھناؤنے انسانوں کا خاتمہ کر رہا تھا جو شرافت کا نقاب چڑھائے ملک کی جڑیں کھوکھلی کر رہے تھے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"وہی ہے۔ بالکل وہی ہے۔ لیڈی گھوسٹ مجھ سے پروفیسر کاشف جلیل کا ہی انتقام لے رہی ہے۔ اب سمجھ میں آیا کہ وہ اس قدر جدید سائنسی آلات سے کیسے لیس ہے۔ اس کے پاس ضرور پروفیسر کاشف جلیل کی ہی بنائی ہوئی ایجادات موجود ہیں جن کی مدد سے وہ غائب بھی ہو جاتی ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ بھی آسانی سے پہنچ جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اسے جو چیز چوری کرنی ہوتی ہے۔ میڈیا میں اعلان کے بعد وہ غیبی حالت میں اس جگہ پہنچ جاتی ہے جہاں وہ چیز موجود ہوتی ہے اور سیکورٹی ادارے اس چیز کو اٹھا کر حفاظت کے لئے جہاں لے جاتے ہیں اس کا لیڈی گھوسٹ کو فوراً علم ہو جاتا ہے اور پھر وہ اطمینان سے وہاں جا کر وہ چیز نکال کر

لے جاتی ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ جولیا نے بھی لیڈی گھوسٹ کو پکڑنے کے لئے ایسا ہی جال بچھانے کی کوشش کی تھی۔ بلیک پرل کو چوری کرنے کے لئے لیڈی گھوسٹ کو رانا ہاؤس کا پتہ بتایا گیا تھا اس لئے وہ بلیک پرل دیکھنے کے لئے فوراً وہاں آ دھمکی تھی“...... عمران نے کہا۔

”کیا آپ کے خیال میں وہ دوبارہ رانا ہاؤس آئے گی“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں۔ جب ساری حقیقت اس کے سامنے آ چکی ہے کہ بلیک پرل کا جھانسہ دے کر ہم اسے ٹریپ کرنے کی کوشش میں تھے تو اب وہ رانا ہاؤس نہیں آئے گی“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اب پروفیسر کاشف جلیل کا نام سامنے آیا ہے تو پھر مجھے جا کر اسے ٹٹولنا پڑے گا۔ ویسے میری یادداشت جہاں تک کام کرتی ہے اس کے مطابق پروفیسر کاشف جلیل نے شادی ہی نہیں کی تھی اور اس کا دور نزدیک کا ایک رشتہ دار بھی موجود نہیں تھا۔ وہ اپنی رہائش گاہ جہاں اس نے ذاتی لیبارٹری بنا رکھی تھی ایک بوڑھے ملازم رحمت بابا کے ساتھ اکیلا رہتا تھا پھر یہ لیڈی گھوسٹ کون ہے جو پروفیسر کاشف جلیل کی عزیز بن کر مجھ سے اس کا انتقام لینا چاہتی ہے“...... عمران نے کہا۔

”اس کا پتہ تو آپ کو پروفیسر کاشف جلیل سے ملنے کے بعد ہی چلے گا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی کوئی دور کی عزیز ہو یا پھر وہ چونکہ جرائم میں ملوث تھا اور غیر قانونی طور پر لوگوں کو قتل کرتا پھر رہا تھا ہو سکتا ہے کہ کسی خدشے کی بنا پر اس نے اپنی فیملی کے بارے میں کسی کو بتایا ہی نہ ہو اور کسی اور ملک میں اس نے شادی بھی کر رکھی ہو اور اس کی فیملی بھی ہو“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اوہ۔ ہاں۔ اس امکان کو خارج نہیں کیا جا سکتا“...... عمران نے کہا۔

”لیکن اگر اس معاملے میں پروفیسر کاشف جلیل کا ہاتھ نہ ہوا تو پھر آپ کیا کریں گے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”مجھے اس کے علاوہ اور کوئی ایسا شخص دکھائی نہیں دے رہا ہے جسے میں نے جیل پہنچایا ہو۔ میری تو یہی کوشش ہوتی ہے کہ میں ملک دشمن عناصر کو ہمیشہ کے لئے ان کی زندگی سے ہی نجات دلا دوں۔ اس کے علاوہ لیڈی گھوسٹ جس انداز میں واردات کر رہی ہے اس کا طریقہ کار بھی پروفیسر کاشف جلیل جیسا ہی ہے جو اسی طرح غائب ہو کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتا تھا اور اپنا کام پورا کر کے نکل جاتا تھا“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ پروفیسر کاشف جلیل کی سائنسی ایجاد اس کے کسی جاننے والے کے ہاتھ لگ گئی ہو اور وہ اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہو“...... بلیک زیرو نے کہا۔

''بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ وہ یہ سب دولت اور شہرت حاصل کرنے کے لئے کر رہی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''شہرت والی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن دولت۔ میرا نہیں خیال کہ وہ یہ سب دولت کے لئے کر رہی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو جس طرح اس نے ایکسٹو کا راز حاصل کیا ہے اس فائل کے ذریعے وہ ہمیں بلیک میل کر سکتی تھی۔ لیکن اس نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے بلکہ اس نے مجھے خصوصی طور پر چیلنج کیا ہے کہ میں کسی بھی طرح اس تک پہنچ جاؤں۔ سات دن تک وہ ایکسٹو کا راز، راز ہی رکھے گی اور اگر میں سات دنوں تک اس تک نہ پہنچ سکا یا میں یہ نہ جان سکا کہ لیڈی گھوسٹ کے پیچھے اصلی چہرہ کس کا ہے تو پھر وہ میرا چہرہ سیکرٹ سروس کے ممبران کے سامنے بے نقاب کر دے گی اور انہیں ایکسٹو کے راز سے آگاہ کر دے گی۔ ان سب باتوں کو اگر ذہن میں رکھو تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ یہ سب کچھ جان بوجھ کر یا پھر ہمیں الجھانے کے لئے کر رہی ہے۔ اس کا مقصد کوئی اور ہے''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''کوئی اور مقصد۔ مگر وہ کیا ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

''اس کے بارے میں ابھی میرے پاس کوئی آئیڈیا نہیں ہے۔ ایک بار وہ ہاتھ آ جائے تو پھر اس کا مقصد بھی سامنے آ جائے

گا''...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''تو کیا اب آپ جیل جا رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اللہ سے ڈرو پیارے۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا جو میں جیل جاؤں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

''میرا مطلب ہے کہ کیا آپ پروفیسر کاشف جلیل کو جیل میں ملنے کے لئے جا رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مطلب کی بات پہلے بتا دیا کرو تا کہ کنفوژن تو نہ ہو۔ دیکھو جیل کا نام سن کر کس طرح میرا دل دھک دھک۔ دھک دھک کرنا شروع ہو گیا ہے''...... عمران نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"پاکیشیا۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... کرنل اسکاٹ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں ایکریمین نہیں پاکیشیائی ہوں اور میں یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بطور فارن ایجنٹ کام کر رہی ہوں"۔ مرسا نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ چوہے دیکھ کر اس کی جان نکلی جا رہی تھی اور اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ یا تو کرسی توڑ کر ان چوہوں کو ہلاک کر دے یا پھر خود کو ہی گولی مار لے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سن کر کرنل اسکاٹ کا تو جیسے دماغ ہی گھوم کر رہ گیا تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کبھی مرسا کی طرف دیکھ رہا تھا اور کبھی اپنے ساتھی کارٹر کی طرف۔

کارٹر کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ وہ جس لڑکی کو ایکریمین ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ سمجھ کر اغوا کر کے لایا تھا اس کا تعلق پاکیشیا

سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے۔

"اوہ گاڈ تو تم یہاں پاکیشیا کے لئے جاسوسی کرتی رہی ہو اور وہ بھی ایکریمین بن کر"...... کرنل اسکاٹ نے حیرت اور غصے سے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی۔ فار گاڈ سیک ان چوہوں کو یہاں سے ہٹا دو۔ مجھے ان سے بے حد خوف محسوس ہو رہا ہے۔ اگر یہ اور تھوڑی دیر تک میرے سامنے رہے تو میری جان نکل جائے گی"...... مرسا نے چیختے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... کرنل اسکاٹ نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔

"مرسا۔ مرسا گلورس بتایا تو ہے"...... مرسا نے کہا۔

"میں تمہارا اصلی نام پوچھ رہا ہوں نانسنس"...... کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا۔

"نادیہ۔ میرا اصلی نام نادیہ بتول ہے"...... مرسا نے جواب دیا۔ چوہے دیکھ کر اس کی حالت واقعی بے حد ابتر دکھائی دے رہی تھی۔

"کیا تم جانتی تھی کہ لیڈی اینڈا کا تعلق اسرائیلی سوپر ایجنسی سے ہے"۔ کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں جانتی تھی"...... نادیہ بتول نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ لیکن اس کا اغوا کرنے کے پیچھے تمہارا کیا مقصد تھا"۔

کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا۔

''لیڈی اینڈا کو میں نے چیف ایکسٹو کے کہنے پر اغوا کیا تھا۔ چیف نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں لیڈی اینڈا کو اغوا کر کے لے جاؤں اور اس کی زبان کھلوا کر اس سے تمہارے بارے میں اور سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اگلواؤں کہ وہ کہاں ہے۔ میری اطلاعات کے مطابق تمہارا ہیڈ کوارٹر سیکرٹ ضرور ہے لیکن تمہاری ایجنسی کا شاید ہی ایسا کوئی ایجنٹ ہو جو اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہ جانتا ہو''...... نادیہ بتول نے کہا۔

''لیکن کیوں۔ ایکسٹو میرے بارے میں اور سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیوں جاننا چاہتا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے سخت لہجہ میں کہا۔

''یہ میں نہیں جانتی۔ مجھے حکم دیا گیا تھا اور میرا کام اس پر عمل کرنا تھا''...... نادیہ بتول نے کہا۔

''تو کیا تمہیں لیڈی اینڈا نے بتا دیا ہے کہ میری رہائش گاہ کہاں ہے اور سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس نے زبان کھول دی تھی اور اس نے جو کچھ بتایا تھا وہ میں نے ریکارڈ کر کے چیف کو بھجوا دیا تھا۔ چیف کو اب تک وہ ریکارڈنگ مل چکی ہو گی اور اسے پتہ چل گیا ہو گا کہ تمہاری رہائش گاہ کہاں ہے اور تم نے اپنا سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کہاں بنا رکھا ہے''۔

نادیہ بتول نے اس کی طرف دیکھ کر انتہائی درشت لہجے میں کہا۔ اس کی اچانک ہی کایا پلٹ گئی تھی۔ کرنل اسکاٹ سے مسلسل باتیں کرتے ہوئے اس کی توجہ چوہوں سے ہٹ کر اس کی طرف ہو گئی تھی اس لئے اس کی خود اعتمادی دوبارہ لوٹ آئی تھی۔

''اور یہ سب معلوم کر کے تم نے لیڈی اینڈا کو قتل کر دیا''...... کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ وہ پہلے ہی زخمی حالت میں میرے پاس آئی تھی۔ اس کی زبان کھلوانے کے لئے میں نے اس پر شدید ٹارچر کیا تھا۔ آخر وہ کب تک تاب لا سکتی تھی۔ آخر کار اسے میرے سامنے زبان کھولنی پڑی۔ جیسے ہی مجھے میرے مطلب کی ساری معلومات ملی میں نے اسے گولی مار دی تھی''...... نادیہ بتول نے کہا تو کرنل اسکاٹ اور کارٹر غرا کر رہ گئے۔

تمہارے علاوہ اور کون کون ہے یہاں جو پاکیشیائی فارن ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں''...... کرنل اسکاٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

''بہت سے ایجنٹ ہیں لیکن ہم الگ الگ رہتے ہیں اور ہمارا آپس میں کوئی رابطہ نہیں ہوتا تاکہ پکڑے جانے کی صورت میں ہم ایک دوسرے کی نشاندہی نہ کر سکیں۔ نہ یہاں مجھے کوئی سیکرٹ ایجنٹ کے طور پر جانتا ہے اور نہ ہی مجھے کسی دوسرے ایجنٹ کا کچھ پتہ ہے کہ وہ کون ہے اور کہاں ہے''...... نادیہ بتول نے بڑے

ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارے کلب میں بھی تمہارا ایسا کوئی ساتھی نہیں ہے جس کا تعلق پاکیشیا سے ہو"...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

"نہیں۔ میرا گروپ ایکریمینز افراد پر مشتمل ہے اور وہ سب میری اصلیت سے ناواقف ہیں"...... نادیہ بتول نے کہا۔

"کارٹر"...... کرنل اسکاٹ نے کارٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... کارٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فوری طور پر اس کے کلب پر ریڈ کرو اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر کے اس کا کلب سیل کر دو۔ اگر وہاں اس کا کوئی اور ساتھی ہے تو اسے بھی کسی صورت میں تمہارے ہاتھوں بچ کر نہیں نکلنا چاہئے"...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو نادیہ بتول نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یس چیف"...... کارٹر نے اسی انداز میں کہا۔

"اور اب یہ ہمارے کسی کام کی نہیں ہے۔ اس پر چوہے چھوڑ دو"...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو نادیہ بتول بری طرح سے چونک پڑی۔ اس کے چہرے کا رنگ ایک بار پھر بدل گیا۔

"نہیں۔ نہیں۔ میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ تم مجھے ان چوہوں کے ہاتھوں نہیں ہلاک کراؤ گے۔ مجھے گولی مار دو کرنل اسکاٹ۔ فار گاڈ سیک مجھے گولی مار دو"...... نادیہ بتول نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن اس بار کرنل اسکاٹ نے اس

کی ایک نہ سنی اس نے کارٹر کو اشارہ کیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے باہر نکلتے ہی کارٹر نے سیاہ چوہوں کا پنجرہ کھول دیا۔ پنجرہ کھلنے کی دیر تھی کہ اس میں اچھلتے کودتے اور چیں چیں کرتے ہوئے سیاہ چوہے اچھل اچھل کر باہر نکلے اور چھلانگیں مارتے ہوئے سفید روشنی میں نہائی ہوئی نادیہ بتول کے جسم پر چڑھتے چلے گئے۔ بھیانک اور مکروہ چوہوں کو اپنے جسم پر آتے دیکھ کر نادیہ بتول کے حلق سے دلخراش چیخیں نکلنا شروع ہو گئیں۔ اس پر چوہے چھوڑتے ہی کارٹر بھی اٹھ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔

"بند کر دو دروازہ"...... کارٹر نے دروازے کے پاس کھڑے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا تو ایک آدمی نے نمبرنگ پینل سے کمرے کا دروازہ بند کرنا شروع کر دیا۔

کارٹر تیز تیز چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ مختلف راستوں سے ہوتا ہوا وہ کرنل اسکاٹ کے آفس میں آ گیا کرنل اسکاٹ وہیں موجود تھا اور میز کے پیچھے اپنا سر پکڑے بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ بہت برا ہوا ہے کارٹر کہ ایکسٹو کو سوپر ایجنسی کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر اور میری رہائش گاہ کا علم ہو گیا ہے۔ اب کسی بھی وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچ سکتی ہے اور انہوں نے آتے ہی یہاں طوفان کھڑا کر دینا ہے"...... کرنل اسکاٹ نے کارٹر کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر کہا۔

''یس چیف۔ ان کا ٹارگٹ ہمارا ہیڈ کوارٹر ہی ہو گا اور وہ ہر ممکن طریقے سے آپ تک پہنچنے کی کوشش کریں گے تاکہ آپ سے بلیو ڈائمنڈ حاصل کرسکیں''...... کارٹر نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی اس بات کی فکر ہے۔ اب بتاؤ کیا کریں۔ انہیں اسرائیل آنے اور ہیڈ کوارٹر پہنچنے سے روکنے کے لئے کیا اقدامات کریں''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''ہمیں فوری طور پر اسرائیل کے داخلی راستوں کو سیلڈ کرنا پڑے گا تاکہ انہیں کسی بھی طرح اسرائیل داخل ہونے کا موقع نہ مل سکے''...... کارٹر نے تجویز دیتے ہوئے کہا۔

''ہم پاکیشیائیوں کو تو اسرائیل آنے سے روک سکتے ہیں لیکن ایکریمیا اور دوسرے حلیف ممالک سے جو لوگ اسرائیل آتے ہیں ہم انہیں آنے سے کیسے روک سکیں گے۔ عمران اور اس کے ساتھی میک اپ میں بھی تو یہاں آ سکتے ہیں''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''اس کے لئے ہمیں آمد و رفت کے تمام ذرائع پر نظر رکھنی ہو گی۔ جگہ جگہ سپیشل کیمرے نصب کرانے ہوں گے تاکہ اگر یہاں کوئی میک اپ میں آئے تو فوراً اس کا پتہ چل سکے اور اسے فوری طور پر گرفتار کیا جا سکے''...... کارٹر نے کہا۔

''لیکن جہاں تک میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو جانتا ہوں وہ نئے اور جدید ترین میک اپ میں ہوتے ہیں۔ ایسے میک اپ میں جنہیں نہ تو کسی کیمرے کی آنکھ سے چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ

ہی ان کا میک اپ کسی میک اپ واشر سے واش کیا جا سکتا ہے''۔ کرنل اسکاٹ نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''نو چیف۔ اسرائیل کے ایک سائنس دان نے ایک ایسا کیمرہ ایجاد کیا ہے جس کی آنکھ سے دنیا کا جدید سے جدید میک اپ بھی نہیں بچ سکتا ہے۔ اس کیمرے سے اس شخص کا اصلی چہرہ بھی سامنے لایا جا سکتا ہے جس نے اپنا چہرہ پلاسٹک سرجری سے تبدیل کرایا ہو۔ اگر ہم اس جدید کیمرے کا استعمال کریں تو پھر عمران اور اس کے ساتھی جس قدر چاہیں جدید میک اپ کر لیں وہ ضرور ہماری نظروں میں آ جائیں گے''...... کارٹر نے کہا۔

''اوہ۔ کون سا کیمرہ ہے وہ ا کس کا ایجاد کردہ ہے''...... کرنل اسکاٹ نے چونک کر کہا تو کارٹر اسے کیمرے اور اس کے موجد کے بارے میں بتانے لگا۔

''اس کیمرے کا کوڈ نام ڈی ڈی ون ہے۔ اسے سیکورٹی کیمرے کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس کیمرے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے عام لوگوں کی تصاویر نہیں بناتا۔ یہ کیمرہ صرف انہیں افراد کی تصاویر بناتا ہے جنہوں نے یا تو میک اپ کر رکھا ہو یا پھر پلاسٹک سرجری کرا رکھی ہو''...... کارٹر نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ پھر تو یہ کیمرہ ہمارے لئے بے حد کارگر ثابت ہو گا۔ کیا اسرائیل میں اس خصوصی کیمرے کی اتنی تعداد موجود ہے جسے

ہم اسرائیل کے تمام داخلی اور خارجی راستوں پر نصب کر سکیں"۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ ان کیمروں کا حصول میری ذمہ داری ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں تمام خارجی اور داخلی راستوں پر کیمرے لگوا دوں گا بلکہ میں عام شاہراہوں پر بھی کیمرے نصب کرا دوں گا تاکہ اسرائیل میں جو بھی فارن ایجنٹ ہو اور میک اپ میں ہو اسے فوراً ٹریس کیا جا سکے"...... کارٹر نے کہا۔

"گڈ شو۔ ابھی اس لڑکی کی اپنے چیف کو بھیجی ہوئی ریکارڈنگ شاید ہی ملی ہو۔ انہیں یہاں آنے میں وقت بھی لگ سکتا ہے۔ تم اس وقت تک اسرائیل میں ہر جگہ ڈی ڈی ون کیمرے نصب کراؤ اور داخلی اور خارجی راستوں پر اپنی فورس تعینات کر دو۔ اس کے علاوہ میری رہائش گاہ اور ہیڈ کوارٹر کی سیکورٹی میں بھی اضافہ کر دو تاکہ اسرائیل میں پہلے سے موجود پاکیشیائی ایجنٹ مجھ تک نہ پہنچ سکیں"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ میں تمام انتظامات مکمل کرا لوں گا"...... کارٹر نے کہا۔

"میں اب جلد سے جلد بلیو ڈائمنڈ سے وہ تصاویر حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں جن میں پاکیشیا کے خفیہ میزائل اسٹیشن کا محل وقوع موجود ہے۔ ان تصاویر کے ملتے ہی میں پاکیشیائی میزائل اسٹیشن کی تباہی کے لئے سوپر فورس کے ڈی ایجنٹ بھیج دوں"۔ کرنل

اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ یہ مناسب رہے گا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسرائیل آنے کی کوشش کی تو ہم ان کی اس کوشش کو ہر ممکن طریقے سے ناکام بنا دیں گے اور ان کی غیر موجودگی میں ہمارے ڈی ایجنٹ آسانی سے پاکیشیا پہنچ کر میزائل اسٹیشن کو بھی تباہ کر دیں گے"...... کارٹر نے کہا تو کرنل اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ سب کرنے سے پہلے تمہیں بلیو آئی کلب پر ریڈ کرنا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس فساد کے جڑ کلب کو ہی تباہ کر دو۔ اگر وہاں پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے مزید فارن ایجنٹ ہوئے تو وہ بھی ختم ہو جائیں گے"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ میں بھی ایسا ہی سوچ رہا تھا۔ مجھے اس لڑکی کی باتوں پر یقین نہیں آیا تھا کہ وہاں اس کا کوئی اور ساتھی موجود نہیں ہے یا پھر وہ کسی اور فارن ایجنٹ کو نہیں جانتی ہے"...... کارٹر نے کہا۔

"تو جاؤ۔ ابھی جاؤ اور سب سے پہلے بلیو آئی کلب کا صفایا کرو"...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو کارٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کرنل اسکاٹ نے اسے چند مزید ہدایات دیں تو کارٹر سر ہلاتے ہوئے کرنل اسکاٹ کو سلام کرتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

عمران نے کار سنٹرل جیل کے گیٹ پر روکی تو گیٹ پر موجود دو سنتری چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

عمران نے کار کا انجن بند کیا اور اگنیشن سے چابی نکال کر کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا اور کی چین انگلی پر گھماتا ہوا بڑے اطمینان بھرے انداز میں گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

''رک جاؤ۔ کون ہو تم اور اس طرف کیوں آ رہے ہو''۔ ان میں سے ایک سنتری نے کڑکتے ہوئے کہا۔

''قریب آ کر بتاؤں یا دور سے بھی سن سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''دور سے ہی بتا دو۔ میں بہرہ نہیں ہوں''...... سنتری نے تیز لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے یوں منہ ہلانا شروع کر دیا جیسے وہ کچھ بول رہا ہو لیکن اس کے منہ سے آواز نہ

نکل رہی ہو۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو''...... سنتری نے حیران ہو کر کہا۔

''بول رہا ہوں۔ کیوں تمہیں میری آواز سنائی نہیں دے رہی''۔ عمران نے کہا۔

''اب سنائی دی ہے۔ پہلے تم صرف منہ ہلا رہے تھے''۔ سنتری نے کہا تو عمران نے ایک بار پھر منہ ہلانا شروع کر دیا۔

''ہونہہ۔ اونچی آواز میں بولو۔ کیا کہہ رہے ہو تم''...... سنتری نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس سے زیادہ اونچی آواز میں بولنا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ اگر تمہیں میری آواز سنائی نہیں دے رہی تو مجھے قریب آنے دو پھر تم سب آسانی سے سن لینا''...... عمران نے کہا تو اس سپاہی نے پہلے عمران کی طرف اور پھر اس نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

''بلا لو۔ شکل و صورت سے پڑھا لکھا احمق معلوم ہوتا ہے''۔ دوسرے سپاہی نے مسکرا کر کہا تو پہلا سنتری بھی مسکرا دیا۔

''ٹھیک ہے آؤ میرے پاس''...... اس سنتری نے کہا تو عمران منہ چلاتا ہوا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔

''کون ہو تم''...... اس سنتری نے غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"پڑھا لکھا احمق"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تمہارا نام کیا ہے"...... سنتری نے سر جھٹک کر کہا۔

"ٹمبکٹو"...... عمران نے کہا۔

"ٹمبکٹو۔ یہ کیسا نام ہے"...... سنتری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پڑھے لکھے جاہلوں کے ایسے ہی نام ہوتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہاں کیوں آئے ہو"...... سنتری نے ایک بار پھر سر جھٹک کر کہا۔

"حجامت بنانے"...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف پہلا بلکہ دوسرا سنتری بھی چونک پڑا۔

"حجامت۔ کس کی حجامت بنانے آئے ہو تم"...... اس سنتری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارے جیلر کی"...... عمران نے کہا تو وہ دونوں ایک بار پھر اچھل پڑے۔

"یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ جاؤ بھاگ جاؤ یہاں سے۔ یہاں تم جیسے احمقوں کو آنے کی اجازت نہیں ہے"...... اس سپاہی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تمہاری جیل کا کوئی قیدی تو نہیں ہوں جو تم مجھے بھاگ جانے کا مشورہ دے رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس۔ جس کار میں آئے ہو اسی میں بیٹھ کر دفع ہو جاؤ یہاں سے"...... سنتری نے بری طرح سے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب تم اپنے جیلر کی حجامت بنانے والے کے سامنے نامناسب انداز میں بات کر رہے ہو۔ اگر تمہارے جیلر کو پتہ چلا کہ تم نے مجھ سے بدتمیزی کی ہے تو پھر وہ تمہاری چھترول کر دے گا اور چھترول کا مطلب تم بخوبی جانتے ہو گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم نائی ہو"...... دوسرے سنتری نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"نائی بھی ہوں اور نانبائی بھی بلکہ ضرورت پڑنے پر میں قصائی بھی بن جاتا ہوں اور جانوروں کے ساتھ ساتھ انسانوں کو بھی کاٹ دیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو اس سنتری کے چہرے پر بھی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"لگتا ہے کہ تمہارے دماغ کا کوئی سکرو ڈھیلا ہے جو تم ایسی باتیں کر رہے ہو"...... اس سنتری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کوئی نہیں میرے دماغ کے سارے سکرو ہی ڈھیلے ہیں۔ یقین نہیں تو جا کر اپنے جیلر چچا صدیق الفاروق سے معلوم کر لو جو تمہارا چچا ہو یا نہ ہو مگر میرا دور کا چچا ضرور ہے"...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر دونوں سنتری چونک پڑے۔

"چچا۔ جیلر صاحب تمہارے چچا ہیں"...... دوسرے سنتری نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کافی دور کا چچا ہے اب وہ کتنی دور کا چچا ہے اس کے بارے میں شاید وہ بھی نہیں جانتے ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کہیں آپ علی عمران صاحب تو نہیں ہیں''...... اچانک پہلے سنتری نے چونکتے ہوئے کہا۔

''علی عمران۔ کون علی عمران۔ یہ کس چڑیا کا نام ہے''...... عمران نے جان بوجھ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر تم علی عمران نہیں ہو تو پھر تم جیلر صاحب کے عزیز کیسے ہو سکتے ہو۔ جیلر صاحب نے ہمیں کچھ دیر پہلے بتایا تھا کہ ان کا کوئی عزیز ان سے ملنے آ رہا ہے جس کا نام علی عمران ہے''...... دوسرے سنتری نے کہا۔

''چلو۔ تم مجھے ہی علی عمران سمجھ لو اور لے چلو مجھے میرے چچا کے پاس۔ اگر انہوں نے مجھے پہچان لیا تو ٹھیک ہے ورنہ میں تم دونوں کی حجامت بلکہ ٹنڈ کر دوں گا اور وہ بھی مفت میں''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو دونوں سنتری پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے جیسے ان کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کریں۔ انہیں جس علی عمران کا بتایا گیا تھا اس کی جگہ وہ اس احمق نظر آنے والے انسان کو جیلر صاحب کے پاس لے جائیں یا پھر اسے یہیں سے بھگا دیں۔

''سوچ کیا رہے ہو۔ آج کل گرمیاں پڑ رہی ہیں۔ مفت میں

ٹنڈ کرا لو، لو لگنے سے بچ جاؤ گے''...... عمران نے کہا تو سنتری کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''سچ سچ کہو کہ تم علی عمران ہو یا نہیں''...... اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سچ سچ''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''کیا سچ سچ''...... سنتری نے حیران ہو کر کہا۔

''تم نے ہی تو کہا ہے کہ سچ سچ کہو تو میں نے سچ سچ کہہ دیا''...... عمران نے معصومانہ لہجے میں کہا تو سنتری نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

''فضل دین۔ تم بلاوجہ اس پر غصہ مت کرو۔ مجھے تو اس کا دماغ ہلا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اسے جیلر صاحب کے پاس لے چلتے ہیں۔ اگر یہی ان کا عزیز ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ جیلر صاحب اس کی باتیں سن کر خود ہی اسے کسی کال کوٹھڑی میں ڈال دیں گے''...... دوسرے سنتری نے کہا۔

''ہونہہ۔ مجھے تو یہ پاگل خانے کی کسی کال کوٹھڑی کا قیدی معلوم ہوتا ہے''...... پہلے سنتری نے کہا جس کا نام فضل دین تھا۔

''ہاں۔ ہاں۔ تم نے بالکل صحیح پہچانا بڑے بھائی''...... عمران نے دانت نکال کر کہا۔

''آؤ۔ میرے ساتھ''...... فضل دین نے کہا۔

''لے جانے سے پہلے اس کی تلاشی لے لو''...... دوسرے سنتری

نے کہا تو فضل دین نے اثبات میں سر ہلایا اور عمران کے نزدیک آ گیا۔

''اپنے ہاتھ اوپر کرو''...... فضل دین نے کہا تو عمران نے بڑی شرافت سے ہاتھ اوپر کر لئے اور فضل دین اپنی بندوق کاندھے پر لٹکا کر دونوں ہاتھوں سے اس کی تلاشی لینے لگا۔ اسے تلاشی دیتے ہوئے عمران احمقانہ انداز میں ہلنا اور ہنسنا شروع ہو گیا تھا۔

''ارے ارے۔ مجھے گدگدی ہو رہی ہے۔ ہاہاہاہا۔ ہی ہی ہی ہی۔ ہاہا''...... عمران نے بری طرح سے ناچتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں ہے اس کے پاس''...... فضل دین نے عمران کے احمقانہ پن کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہا۔

''تو پھر لے جاؤ اسے''...... دوسرے سنتری نے کہا۔

''آؤ''...... فضل دین نے کہا۔

''تو کیا میں اپنے ساتھ یہ طمنچہ لے جا سکتا ہوں''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی خفیہ جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک منی پسٹل نکال کر ان کے سامنے کر دیا اس کے ہاتھ میں منی پسٹل دیکھ کر دونوں سنتری بری طرح سے اچھل پڑے۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا۔ میں نے ابھی تو تمہاری تلاشی لی تھی''...... فضل دین نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تم تلاشی لے رہے تھے۔ میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ تم

گدگدیاں کر رہے ہو''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی دوسری جیب سے ایک تکونا بم نکال لیا۔ اس کے ہاتھ میں بم دیکھ کر دونوں سنتریوں کے رنگ اڑ گئے۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تمہارے پاس بم بھی ہے''۔ دوسرے سنتری نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ غصیلی نظروں سے فضل دین کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے وہ اسے کہہ رہا ہو کہ تم نے اس کی خاک تلاشی لی تھی۔

''بم کے علاوہ بھی میرے پاس بہت کچھ ہے۔ کہو تو میں تمہیں اپنی جیبوں سے توپ اور میزائل لوڈڈ لانچر بھی نکال کر دکھاؤں''۔ عمران نے کہا تو دونوں سنتریوں نے فوراً بندوقوں کے رخ عمران کی جانب کر دیئے۔

''تو تم اس جیل کو تباہ کرنے آئے ہو''...... فضل دین نے غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں تو صرف تمہارے جیلر کا سر گنجا کرنے آیا ہوں۔ یقین نہیں تو پوچھ لو جا کر اس سے۔ اسے جا کر کہنا کہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) آلات تباہی کے ساتھ ان کی ٹنڈ کرنے کے لئے حاضر ہو گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آلات تباہی۔ یہ آلات تباہی کیا ہے''...... فضل دین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بموں اور میزائلوں سے تباہی ہی لائی جا سکتی ہے اس لئے

انہیں عرف عام میں آلات تباہی ہی کہا جاتا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اور کیا نام بتایا تم نے اپنا۔ علی عمران۔ ایم اے بی اے ٹی اے''...... دوسرے سنتری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران اپنی ڈگریوں کی مٹی پلید ہوتے دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایم اے بی اے ٹی اے نہیں''...... ابھی عمران نے اتنا ہی کہا تھا کہ اسی لمحے گیٹ کا ذیلی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔ اس کے سینے پر ایک بیج لگا ہوا تھا جس پر اس کا نام حوالدار محمد حسین آزاد لکھا ہوا تھا۔

''ارے عمران صاحب۔ آپ آ گئے۔ میں آپ کو ہی دیکھنے کے لئے آیا تھا۔ صاحب کافی دیر سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں''...... حوالدار نے عمران کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے منہ سے عمران کا نام سن کر وہ دونوں بری طرح سے چونک پڑے۔

''لیکن حوالدار صاحب۔ اس نے تو کہا تھا کہ اس کا نام علی عمران نہیں۔ لمبکٹو۔ نہیں شاید ٹامکٹو۔ اوہ کچھ ایسا ہی نام لیا تھا اس نے۔ اوہ ہاں یاد آیا ٹمبکٹو۔ اس نے تو اپنا نام ٹمبکٹو بتایا تھا۔ اور ابھی چند لمحے پہلے یہ کہہ رہا تھا کہ یہ علی عمران ایم ڈی اے، پی ٹی اے ماسٹر ہے''...... فضل دین نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''کیا بک رہے ہو۔ یہ عمران صاحب ہیں۔ جن کی آمد کے

بارے میں تمہیں جیلر صاحب نے بتایا تھا اور یہ آ گئے تھے تو تم نے انہیں باہر کیوں کھڑا کر رکھا تھا۔ اندر آ کر جیلر صاحب کو ان کی آمد کے بارے میں بتایا کیوں نہیں تم دونوں نے''...... حوالدار نے ان دونوں کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ حوالدار صاحب۔ وہ وہ''...... ان دونوں نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ وہ لگا رکھی ہے۔ ہٹو ایک طرف اور عمران صاحب آئیں۔ میں آپ کو بڑے صاحب کے پاس لے چلتا ہوں''۔ حوالدار نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے پیچھے چل پڑا۔ اس نے منی پسٹل اور بم دوبارہ جیب میں رکھ لیا تھا۔

''حوالدار صاحب۔ مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے''...... فضل دین نے بے چینی کے عالم میں حوالدار سے مخاطب ہو کر کہا تو حوالدار رک گیا اور اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''بولو۔ کیا بات کرنی ہے''...... حوالدار نے اسے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تو فضل دین تیز تیز چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس کے کان میں کچھ کہنے لگا۔ اس کی بات سن کر حوالدار بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے''...... حوالدار نے حیرت زدہ لہجے میں کہا اس کی نظریں یکلخت عمران پر جم گئی تھیں۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں حوالدار صاحب۔ آپ بے شک نواز

سے پوچھ لیں''...... فضل دین نے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ فضل دین کیا کہہ رہا ہے''...... حوالدار نے دوسرے سنتری سے کچھ پوچھنے کی بجائے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے کیا پتہ۔ اس نے جو کہا ہے تمہارے کان میں کہا ہے اور میرے کان ویسے بھی کمزور ہیں۔ میں عام آوازیں بھی مشکل سے سنتا ہوں۔ اس نے تمہارے کان میں کیا کہا ہے مجھے اس کی ہوا تک محسوس نہیں ہوئی تھی تو میں کیا بتا سکتا ہوں''...... عمران کی زبان چل پڑی۔

''اس کا کہنا ہے کہ آپ کے پاس منی پسٹل اور ایک بم موجود ہے''...... حوالدار نے کہا۔

''میرے پاس پسٹل اور بم۔ ارے باپ رے۔ کدھر ہے۔ کہاں ہے''...... عمران نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ابھی تو تم نے ہمیں دونوں چیزیں نکال کر دکھائی تھیں''۔ دوسرے سنتری نواز نے کہا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ کیا میں تمہیں کوئی دہشت گرد دکھائی دے رہا ہوں''...... عمران نے اسے گھور کر کہا۔

''یہ جھوٹ بول رہا ہے حوالدار صاحب۔ اس کے پاس ایک پسٹل اور ایک بم ہے''...... فضل دین نے کہا۔

''عمران صاحب پلیز۔ اگر آپ کے پاس ایسی کوئی چیز ہے تو

بتا دیں۔ جیل میں اپنے ساتھ کسی بھی قسم کا اسلحہ لے جانا ممنوع ہے''...... حوالدار محمد حسین آزاد نے عمران کی طرف پریشانی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھ سے ان دونوں سنتریوں کی بندوقوں اور ان کی وردیوں کی قسم لے لو جو میں نے اپنی زندگی میں کبھی بموں اور پسٹلز کو دیکھا بھی ہو۔ اگر تمہیں میری بات کا یقین نہیں ہے تو تم ان سے کہو کہ یہ ایک بار پھر میری تلاشی لے لیں اگر مجھ سے کچھ بھی برآمد ہوا تو میرا جوتا ہو گا اور ان کا سر۔ ارے ہپ۔ میرا مطلب ہے کہ وہ وہ''...... عمران نے کہا۔

''کیا تم نے ان کی تلاشی لی تھی''...... حوالدار نے کہا۔

''جی ہاں جناب۔ لیکن اس وقت ان کی جیب سے کچھ نہیں نکلا تھا اور پھر انہوں نے خود ہی اپنے لباس سے ایک منی پسٹل اور ایک بم نکال کر ہمیں دکھایا تھا''...... فضل دین نے کہا۔

''اگر ان کے پاس پسٹل اور بم تھا تو پھر تمہاری تلاشی سے وہ برآمد کیوں نہیں ہوا تھا''...... حوالدار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جی۔ وہ وہ''...... فضل دین نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ میری بات مان لو اور اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو پھر ان کی جگہ تم خود آ کر میری تلاشی لے لو''...... عمران نے کہا تو حوالدار پریشانی کے عالم میں عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا

کرے۔ عمران کی تلاشی لے یا اسے اسی طرح سے اپنے ساتھ اندر لے جائے۔

''ہونہہ۔ آپ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمٰن کے بیٹے ہیں اور مجھے آپ پر یقین ہے کہ آپ خود کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھتے اور نہ ہی آپ قانون شکنی کر سکتے ہیں''...... حوالدار نے کہا۔

''لل لل۔ لیکن حوالدار صاحب''...... فضل دین اور نواز نے ایک ساتھ احتجاج کرنے والے انداز میں کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ کیا تم انہیں مجھ سے زیادہ جانتے ہو''...... حوالدار نے گرج کر کہا تو دونوں سنتری اس کی گرج سن کر سہم کر رہ گئے۔

''آپ آئیں عمران صاحب''...... حوالدار نے کہا تو عمران نے مسکرا کر حوالدار کے پیچھے چلتے ہوئے اچانک دونوں سنتریوں کی طرف دیکھتے ہوئے منہ چڑا دیا۔ اسے منہ چڑاتے دیکھ کر دونوں سنتری اسے گھور کر رہ گئے۔ حوالدار محمد حسین آزاد مختلف راستوں سے گزارتا ہوا عمران کے ساتھ جیلر کے مخصوص آفس میں آ گیا۔ جیلر جس کا نام شفقت مرزا تھا بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا نظر کا چشمہ لگائے انہاکی سے ایک فائل کا مطالعہ کر رہا تھا۔ حوالدار محمد حسین آزاد نے اندر آتے ہی زور دار سلیوٹ مارا۔

''سر''...... حوالدار محمد حسین آزاد نے جیلر کو سلیوٹ مارتے

ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو جیلر سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھنے لگا اور پھر حوالدار کے ساتھ عمران کو دیکھ کر جیلر کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس نے کافی بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی تھیں جو اس کے گالوں تک پھیلی ہوئی تھیں۔

''آپ آ گئے عمران صاحب۔ آئیں۔ میں آپ کا ہی منتظر تھا''...... جیلر نے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کر کے عمران کے احترام میں باقاعدہ کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو میرا انتظار کرنے کے لئے آپ فائل پڑھتے ہوئے ٹائم پاس کر رہے تھے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جیلر بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایسا ہی سمجھ لیں۔ آئیں تشریف رکھیں اور بتائیں کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''...... جیلر نے خندہ پیشانی سے کہا۔ وہ عمران کو بخوبی جانتا تھا۔

''آپ نے میری کیا خدمت کرنی ہے۔ خدمت تو میں آپ کی کرنے آیا تھا لیکن آپ کا سر دیکھ کر میری خدمت کرنے کی حسرت میرے دل میں ہی رہ گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''میری خدمت۔ میں کچھ سمجھا نہیں''...... جیلر شفقت مرزا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں آپ کو فارغ البال کرنے کے لئے آیا تھا مگر آپ کی اپر سٹوری تو پہلے ہی چاند کی طرح چمک رہی ہے۔ البتہ آپ کے

چہرے پر گھنے جنگلات موجود ہیں اگر کہیں تو میں یہ جنگلات صاف کر دوں''...... عمران نے کہا تو جیلر کا ایک لمحے کے لئے منہ بگڑ گیا لیکن پھر وہ بے اختیار ہنسنا شروع ہو گیا جیسے وہ عمران کی عادت سے بخوبی واقف ہو۔

''نہیں۔ مجھے آپ سے اپنی درگت بنوانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ میں جیسا ہوں ویسا ہی ٹھیک ہوں''...... جیلر شفقت مرزا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو پھر مجھے پروفیسر کاشف جلیل کے درِ زنداں پر چلو''۔ عمران نے کہا۔

''پروفیسر کاشف جلیل وہ ٹائم کلر والا مجرم''...... جیلر شفقت مرزا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ سنا ہے وہ جیل میں بے حد شرافت کی زندگی بسر کر رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے اپنے پچیس سالہ کیریئر میں اس سے زیادہ شریف، نیک اور صابر انسان نہیں دیکھا''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''اچھا۔ پھر تو ان جیسے نیک اور شریف انسانوں سے ملنا بے حد ضروری ہے تاکہ وہ ہمیں بھی راہِ راست دکھا سکیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا آپ پروفیسر کاشف جلیل سے ہی ملنے آئے

ہیں''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آئیں میرے ساتھ میں آپ کو خود ان سے ملا دیتا ہوں''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ حوالدار محمد حسین آزاد بھی وہیں موجود تھا۔ جیلر شفقت مرزا نے اسے اشارہ کیا تو وہ بھی ان کے ہمراہ چل پڑا۔

سنٹرل جیل کئی منزلہ عمارت پر مشتمل تھی۔ اس جیل کی زیادہ تر بیرکیں انڈر گراؤنڈ تھیں جہاں خطرناک اور عمر قید کے ساتھ موت کی سزا پانے والے مجرموں کو رکھا جاتا تھا۔ ان مجرموں کی حفاظت کا بھی سخت انتظام کیا گیا تھا تاکہ وہ دوسروں کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔

پروفیسر کاشف جلیل کو بھی انڈر گراؤنڈ ایک الگ اور صاف ستھری بیرک میں رکھا گیا تھا۔ جرائم کی دنیا میں قدم رکھنے سے پہلے چونکہ انہوں نے واقعی ملک و قوم کے مفاد کے لئے بہت کچھ کیا تھا اس لئے سزا یافتہ ہونے کے باوجود حکومت وقت اور خاص طور پر عدلیہ نے انہیں جیل میں خصوصی مراعات دینے کا حکم دیا تھا۔ پروفیسر کاشف جلیل کی بیرک کو ایک خوبصورت اور ضرورت کے سامان سے آراستہ کمرے میں تبدیل دیا گیا تھا تاکہ وہ اپنی باقی ماندہ زندگی سکون سے گزار سکیں۔ جیل میں ہونے کے باوجود ایسا لگتا تھا جیسے وہ اپنے ہی گھر میں نظر بند ہوں۔

جیلر، عمران اور حوالدار محمد حسین آزاد کے ہمراہ مختلف راستوں

سے ہوتا ہوا ایک بڑی بیرک کے سامنے آ گیا۔ بیرک کی سلاخوں کے پیچھے بڑا سا پردہ لگا ہوا تھا جسے پروفیسر کاشف جلیل اپنی مرضی سے ہٹاتا تھا اور اپنی مرضی سے سلاخوں کے سامنے پھیلا دیتا تھا۔ بیرک کے پاس دو مسلح سپاہی مستعد کھڑے تھے جو پروفیسر کاشف جلیل کی نگرانی بھی کرتے تھے اور اس کی ضروریات پوری کرنے پر بھی مامور تھے۔ جیلر کو دیکھ کر دونوں اٹن شن ہو گئے اور ان کی ایڑیاں بج اٹھیں۔ جیلر نے ان کے سلام کا جواب دیا۔

''کیا کر رہے ہیں پروفیسر صاحب''...... جیلر نے کہا۔

''آرام کر رہے ہیں''...... ایک سپاہی نے جواب دیا۔

''ان سے کہو کہ ان سے کوئی ملنے آیا ہے''...... جیلر نے کہا تو سپاہی نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کا کنڈا کھولا اور پردہ ہٹا کر اندر داخل ہوگیا۔

''پروفیسر صاحب۔ جیلر صاحب کے ساتھ آپ سے کوئی ملنے آیا ہے''...... اندر سے سپاہی کی آواز سنائی دی لیکن جواب میں پروفیسر کاشف جلیل کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''پروفیسر صاحب۔ اٹھیئے پروفیسر صاحب۔ آپ کا کوئی ملاقاتی آیا ہے آپ سے ملنے''...... سپاہی کی آواز سنائی دی جیسے پروفیسر کاشف جلیل سویا ہوا ہو اور وہ اسے جگانے کی کوشش کر رہا ہو۔

''ارے۔ یہ کیا۔ پروفیسر صاحب کا تو جسم اکڑا ہوا ہے''۔ اچانک اندر سے سپاہی کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران

چونک پڑا۔ اس سے پہلے کہ جیلر اور حوالدار کچھ کہتے عمران تیزی سے دروازے کی طرف لپکا اور پردہ ہٹا کر اندر چلا گیا۔ اندر جاتے ہی اس کی نظریں سامنے پڑے ہوئے ایک چھوٹے بیڈ پر پڑیں جہاں پروفیسر کاشف جلیل لیٹا ہوا تھا اور سپاہی اس کے سرہانے کھڑا اسے زور زور سے جھنجھوڑ رہا تھا۔ عمران کی نظریں پروفیسر کاشف جلیل کے چہرے پر پڑیں تو وہ ٹھٹھک کر رہ گیا۔ اسی لمحے جیلر اور حوالدار بھی اندر آ گئے۔

''کیا ہوا''...... جیلر نے سپاہی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ان کا جسم اکڑا ہوا ہے صاحب اور ان کی سانس بھی بے حد دھیمی چل رہی ہے''...... سپاہی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اوہ۔ حوالدار چیک کرو انہیں۔ فوراً''...... جیلر شفقت مرزا نے تیز لہجے میں کہا تو حوالدار محمد حسین آزاد تیزی سے آگے بڑھا اور بیڈ کے پاس جا کر وہ پروفیسر کاشف جلیل کی سانس، ان کی نبض اور ان کے دل کی دھڑکن چیک کرنے لگا۔

''یہ زندہ تو ہیں صاحب لیکن ان کے جسم میں کوئی حرکت نہیں ہے۔ ان کا جسم پتھر کی طرح سخت ہو رہا ہے''...... حوالدار نے کہا تو جیلر شفقت مرزا بری طرح سے اچھل پڑا۔

''ان کا جسم پتھر کی طرح سخت ہو رہا ہے۔ کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے''...... جیلر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''پپ پپ۔ پتہ نہیں صاحب۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو یہ ٹھیک

تھے اور ایک اسلامی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے پھر انہوں نے کتاب بند کی اور پردہ کھینچ دیا اور ہم سے کہا کہ یہ ریسٹ کرنا چاہتے ہیں''...... سپاہی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کتنی دیر پہلے یہ ریسٹ کرنے بیڈ پر گئے تھے''...... عمران نے پوچھا جو خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

''ابھی پانچ منٹ پہلے کی بات ہے جناب''...... سپاہی نے جواب دیا۔

''سلاخوں پر انہوں نے پردہ خود پھیلایا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں صاحب''...... سپاہی نے جواب دیا۔

''کیا تم نے اندر سے کسی گڑبڑ کی آوازیں نہیں سنی تھیں''۔ عمران نے پوچھا۔

''گڑبڑ کیسی گڑبڑ''...... سپاہی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''پروفیسر کے منہ سے کوئی آواز یا پھر یہاں کھٹ پٹ کی کوئی آواز''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ہم نے تو کوئی آواز نہیں سنی تھی''...... سپاہی نے جواب دیا۔

''پھر انہیں اچانک ہوا کیا ہے اور یہ کس طرح ساکت ہو گئے ہیں''...... جیلر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں کچھ نہیں جانتا جناب۔ میں اور شریف باہر ہی موجود ہیں۔ اگر یہاں کچھ ہوا ہوتا تو ہمیں اس کا فوراً پتہ چل جاتا۔ اندر تو خاموشی تھی''...... سپاہی نے کہا۔ عمران چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا لیکن سپاہی کے چہرے سے اسے ایسا کوئی تاثر نہیں مل رہا تھا جس سے پتہ چلتا ہو کہ وہ غلط بیانی سے کام لے رہا ہے یا کچھ چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔ عمران نے ارد گرد کا جائزہ لیا پھر اچانک اس کی نظریں فرش پر جم گئیں۔ وہ آگے بڑھا اور پھر وہ زمین پر جھک گیا۔ فرش ٹھوس تھا لیکن چونکہ ہوا کے ذریعے دھول مٹی آتی رہتی تھی اس لئے فرش پر قدموں کے کچھ نشان بنے ہوئے تھے۔ عمران ایک ایسے ہی نشان پر جھکا تھا جو بے حد دھندلا تھا لیکن اس نشان کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی عورت کی سینڈل کا بنا ہوا نشان ہو اور یہ نشان بالکل ایسا ہی تھا جیسا عمران نے رانا ہاؤس کے گارڈن کی گیلی زمین پر لیڈی گھوسٹ کے سینڈلوں سے بنتے دیکھے تھے۔ اس نشان کو دیکھتے ہی عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''کیا ہوا۔ آپ کیا دیکھ رہے ہیں عمران صاحب''...... جیلر نے عمران کو فرش پر جھکا دیکھ کر کہا اور آگے آ کر وہ بھی اس نشان کو دیکھنے لگا۔

''اوہ۔ یہ تو کسی عورت کے سینڈلوں کے نشان معلوم ہوتے ہیں۔ کیا یہاں کوئی عورت آئی تھی''...... جیلر شفقت مرزا نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔
''عورت۔ نہیں صاحب۔ یہاں تو کوئی عورت نہیں آئی تھی اور نہ ہی کوئی اور''...... سپاہی نے کہا۔
''تو پھر عورت کے سینڈلوں کے نشان یہاں کیسے بن گئے ہیں کیا پروفیسر صاحب عورتوں کی سینڈلیں پہنتے ہیں''...... جیلر شفقت مرزا نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔
''ایک منٹ''...... عمران نے کہا تو جیلر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ عمران اٹھا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر پروفیسر کاشف جلیل کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ پروفیسر کاشف جلیل کا جسم واقعی بری طرح سے اکڑا ہوا تھا۔ سپاہی کے کہنے کے مطابق اگر پروفیسر کاشف جلیل پانچ منٹ پہلے تک بالکل ٹھیک تھا لیکن اب نہ صرف اس کا جسم ٹھنڈا ہو رہا تھا بلکہ اکڑا بھی ہوا تھا جیسے ان کی کھال پتھر کی طرح سخت ہو گئی ہو۔ عمران نے پروفیسر کی نبض، اس کی سانس اور دل کی دھڑکن چیک کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھیں کھول کر دیکھنی شروع کر دیں۔ آنکھیں دیکھنے کے بعد عمران نے پروفیسر کاشف جلیل کا منہ کھولا اور اس کے دانت اور زبان چیک کرنے لگا۔ پھر اس نے پروفیسر کے ہاتھ پاؤں اور اس کی گردن کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا اور پھر اس کی نظریں پروفیسر کی گردن کے پاس ایک چھوٹے سے خون کے دھبے پر جم گئیں۔ یہ ایسا نشان تھا جیسے وہاں کسی نے سوئی چبھوئی ہو۔ سوئی کے چبھنے سے گردن پر

خون کا قطرہ نکلا ہو اور وہیں جم گیا ہو۔ اس نشان کو دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔
''کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا کہ پروفیسر صاحب کو کیا ہوا ہے اور ان کا جسم اس قدر اکڑ کیوں گیا ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔
''انہیں مالکم انجکشن لگایا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔
''مالکم انجکشن۔ یہ کون سا انجکشن ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
''یہ ایک خاص قسم کا انجکشن ہوتا ہے جس کے ذریعے انسان کو گہری نیند سلا دیا جاتا ہے۔ ایسا مریض جسے انتہائی جان لیوا بیماری ہو اور اس کے جسم میں پیوند کاری کرنا ہو یا اس مریض کے اندرونی اعضاء تبدیل کرنے ہوں اور نئے اعضاء خاص طور پر دل کی جگہ پیس میکر لگانے کے لئے انسانی جسم سے دل نکال لیا جائے تو وقتی طور پر اس مریض کو مالکم انجکشن لگا کر ہی ساکت کیا جاتا ہے تا کہ اس کی پیوند کاری آسانی سے کی جا سکے۔ آپریشن کے بعد بھی اس مریض کو اعضاء ایڈجسٹمنٹ ہونے تک اسی طرح ساکت رکھا جاتا ہے۔ اس انجکشن کی وجہ سے شروع کے چند گھنٹے جسم اسی طرح اکڑا رہتا ہے پھر آہستہ آہستہ اعتدال پر آ جاتا ہے لیکن اسے اس وقت تک ہوش نہیں آتا جب تک اس مریض کو ہوش میں لانے کے لئے اینٹی مالکم انجکشن نہ لگایا جائے اور اینٹی مالکم انجکشن بھی فوری نہیں

لگایا جا سکتا۔ اس کے لئے اڑتالیس گھنٹوں تک کا وقت درکار ہوتا ہے اگر اڑتالیس گھنٹوں سے پہلے اینٹی انجکشن لگا دیا جائے تو مریض کی جان بھی جا سکتی ہے''...... عمران نے کہا

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم پروفیسر کاشف جلیل کو ہوش میں لانے کے لئے اینٹی مالکم انجکشن نہیں لگا سکتے''...... جیلر شفقت مرزا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ انہیں ہوش میں لانے کے لئے ہمیں کم از کم دو دن اور دو راتیں گزرنے کا انتظار کرنا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ انجکشن انہیں لگایا کس نے اور کیوں۔ کل میری بھی ان سے ملاقات ہوئی تھی اور یہ بالکل ٹھیک ٹھاک دکھائی دے رہے تھے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''آپ کے کیوں کا جواب تو میرے پاس نہیں ہے لیکن اب آپ انہیں اپنی کسٹڈی میں نہیں رکھ سکتے ہیں۔ آپ کو فوری طور پر انہیں کسی ہسپتال پہنچانے کا بندوبست کرنا ہوگا تاکہ بے ہوشی کے دوران ان کی لیکوئڈ خوراک کا بندوبست کیا جا سکے اور انہیں زندہ رکھنے کے لئے پروٹین، وٹامنز اور دوسرے اجزاء مہیا کئے جا سکیں۔ بے ہوشی کے دوران ان کے جسم کو مسلسل پانی کی ضرورت رہے گی جو ظاہر ہے انہیں اب ڈرپس لگا کر ہی پوری کی جا سکتی ہے ورنہ مالکم انجکشن ان اڑتالیس گھنٹوں میں انہیں بے حد نقصان پہنچا سکتا ہے۔ انہیں ہارٹ اٹیک بھی ہو سکتا ہے اور ان کی دماغی شریان

پھٹنے کا بھی اندیشہ ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر میں ابھی اور اسی وقت انہیں ہسپتال منتقل کرا دیتا ہوں تاکہ ان کا فوری ٹریٹمنٹ کیا جا سکے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا اور وہ حوالدار محمد حسین کو ہدایات دینے لگا اور محمد حسین نے جیب سے سیل فون نکالا اور ایمبولینس سروس کو فون کرنے لگا۔

''آپ ان سے کس سلسلے میں ملنے آئے تھے''...... جیلر شفقت مرزا نے پوچھا۔

''کسی زمانے میں یہ میرے استاد بھی رہ چکے تھے اس لئے شاگرد ہونے کے ناطے میرا فرض تھا کہ کبھی کبھی آ کر میں ان کا حال احوال ہی جان لوں۔ آیا تو میں ان کی خیر و عافیت معلوم کرنے کے لئے تھا لیکن یہاں ملاقات ان کے اکڑے ہوئے جسم سے ہی ہوئی ہے اور اب یہ نہ اپنی خیریت بتا سکتے ہیں اور نہ عافیت''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ تو شفقت مرزا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا آپ کچھ بھی اندازہ نہیں لگا سکتے کہ انہیں ہوا کیا ہے اور انہیں مالکم انجکشن کس نے لگایا ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''اگر میں کہوں کہ یہ کام ایک زندہ روح نے کیا ہے تو آپ کیا کہیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیلر شفقت مرزا، حوالدار محمد حسین اور دونوں سپاہی بری طرح سے اچھل پڑے۔

''زندہ روح''...... حوالدار محمد حسین آزاد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ زندہ روح۔ اسی زندہ روح نے یہاں آ کر پروفیسر صاحب کو انجکشن لگایا تھا اور وہ چونکہ ایک روح تھی اس لئے آپ کے سپاہی اسے نہیں دیکھ سکے تھے''...... عمران نے کہا۔

''لل لل۔ لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا آپ بھوت پریتوں پر یقین رکھتے ہیں''...... جیلر شفقت مرزا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میں نے بھوت پریتوں کی بات نہیں کی ہے۔ زندہ روح کا کہا ہے اور زندہ روح انسان کے اندر ہوتی ہے جیسے آپ میں اور مجھ میں ہے۔ یہ وہ روح نہیں ہے جو مرنے کے بعد عالم بالا میں پہنچ جاتی ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تو پھر یہ کون سی زندہ روح ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ۔ آپ پہلے مجھے ان دونوں سے بات کرنے دیں۔ میں ان دونوں سے جو پوچھوں گا اسے سن کر آپ کو خود ہی پتہ چل جائے گا کہ میں کس زندہ روح کی بات کر رہا ہوں''۔ عمران نے کہا تو جیلر شفقت مرزا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور خاموش ہو گیا۔

''ایک بات بتاؤ''...... عمران نے سنتری سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی صاحب''...... سپاہی نے کہا۔

''تم ہر وقت پروفیسر صاحب پر نظر رکھتے ہو۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ پروفیسر صاحب آج کل صرف صوم وصلوٰۃ کی ہی پابندی کر رہے تھے یا انہیں کچھ لکھنے کا بھی شوق تھا۔ میرا مطلب ہے کہ کوئی ڈائری وغیرہ''...... عمران نے کہا۔

''نہیں صاحب۔ پروفیسر صاحب صرف نمازوں اور اسلامی کتابوں تک ہی محدود رہتے تھے میں نے انہیں کبھی لکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی ان کے پاس کوئی ڈائری ہے جس پر وہ لکھتے ہوں''...... سپاہی نے کہا۔

''کیا تمہاری پروفیسر صاحب سے کھل کر بات چیت ہوتی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''بات ہوتی تو تھی لیکن بہت کم''...... سپاہی نے جواب دیا۔

''کبھی تم نے محسوس کیا ہو کہ وہ اکیلے میں کسی سے بات کرتے ہوں یا انہیں بڑبڑانے کی عادت ہو''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جی صاحب۔ پروفیسر صاحب اکثر بڑبڑاتے رہتے تھے بلکہ مجھے اور میرے ساتھی کو بعض اوقات ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی سے بات کر رہے ہوں۔ ہم نے اکثر پروفیسر صاحب کو بڑبڑاتے دیکھ کر انہیں چیک کیا تھا لیکن وہ اکیلے ہوتے تھے اور خود سے ہی باتیں کرتے نظر آتے تھے''...... سپاہی نے کہا۔

''کیا تم نے کبھی ان کی بڑبڑاہٹ میں کی ہوئی باتیں سنی

تھیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں صاحب۔ ان کی آواز بے حد دھیمی ہوتی تھی اور پھر میں نے انہیں جب بھی بڑبڑاتے دیکھا تھا تو وہ اپنے بیڈ پر ہی بیٹھے بڑبڑا رہے ہوتے تھے جو سلاخوں سے کافی فاصلے پر ہے اس لئے ان کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی''...... سپاہی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کبھی تمہیں یہاں کسی کی موجودگی کا احساس نہیں ہوا۔ کسی ایسی ہستی کا جو دکھائی نہ دیتی ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''غیبی ہستی۔ نہیں صاحب۔ مجھے تو کبھی ایسا کچھ محسوس نہیں ہوا''...... سپاہی نے کہا۔

''اچھا کیا پروفیسر صاحب چائے زیادہ پینا پسند کرتے تھے یا کافی''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ چائے کے شوقین تھے۔ کافی تو انہوں نے کبھی مانگی بھی نہیں تھی''...... سپاہی نے جواب دیا۔

''بہت خوب۔ اب بہت سوچ سمجھ کر اور اچھی طرح سے یاد کر کے ایک بات بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''جی صاحب''...... سپاہی نے کہا۔ جیلر شفقت مرزا اور حوالدار محمد حسین آزاد، عمران کے سپاہی سے ان سوال و جواب پر کوئی اعتراض نہیں کر رہے تھے اور نہ ہی انہوں نے اس میں کوئی مداخلت کی تھی۔

''پہلے تم مجھے اپنا نام بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''میرا نام کرم دین ہے جناب''...... سپاہی نے جواب دیا۔

''بہت اچھا نام ہے۔ اچھا کرم دین سونگھنے کے معاملے میں تمہاری ناک کیسی ہے''...... عمران نے کہا تو کرم دین کے ساتھ ساتھ جیلر شفقت مرزا اور حوالدار محمد حسین آزاد بھی چونک پڑا۔

''ناک۔ میں کچھ سمجھا نہیں صاحب''...... کرم دین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مطلب یہ کہ تم ہر طرح کی خوشبو سونگھ سکتے ہو نا''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''جی ہاں صاحب۔ کیوں نہیں''...... سپاہی نے کہا۔

''پروفیسر صاحب تو کافی نہیں پیتے تھے لیکن تم نے تو پی ہو گی کبھی نہ کبھی''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں صاحب۔ ٹھنڈ میں کافی پینے سے ہی گرماہٹ ملتی ہے اور میں کافی بڑے شوق سے پیتا ہوں''...... کرم دین نے کہا۔

''پھر تو تمہیں کافی کی خوشبو بھی اچھی معلوم ہوتی ہو گی''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں صاحب۔ لیکن آپ مجھ سے کافی کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں اور......'' کرم دین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا پھر وہ بولتے بولتے اچانک خاموش ہو گیا۔ جیسے اچانک اس کے ذہن میں کوئی خیال آ گیا ہو۔

"کیا ہوا۔ خاموش کیوں ہو گئے"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب میں سمجھ گیا ہوں صاحب کہ آپ بار بار کافی کی بات کیوں کر رہے ہیں"...... کرم دین نے کہا تو اس کا جواب سن کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"کیا سمجھ گئے ہو۔ بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"مجھے اکثر اس بیرک سے ایسی خوشبو محسوس ہوتی تھی جیسے پروفیسر صاحب بیٹھے کافی پی رہے ہوں یا انہوں نے کافی کے فلیور کا کوئی پرفیوم استعمال کیا ہو۔ اس سلسلے میں میری پروفیسر صاحب سے ایک دو بار بات بھی ہوئی تھی لیکن پروفیسر صاحب نے اسے میرا وہم قرار دیا تھا اور میں بھی اسے اپنا وہم سمجھ کر خاموش ہو جاتا تھا"۔ کرم دین نے کہا۔

"کیا اس خوشبو کے ساتھ تمہیں کوئی اور خوشبو بھی محسوس ہوئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہلکی ہلکی یوڈی کلون کی بھی خوشبو محسوس ہوتی تھی"۔ کرم دین نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اور تمہیں یہ خوشبو اس وقت محسوس ہوتی تھی جب پروفیسر صاحب یہاں اپنے بیڈ پر بیٹھے بڑبڑا رہے ہوتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں صاحب۔ یہ حیرت کی بات تھی کہ مجھے جب بھی کافی اور

یوڈی کلون کی خوشبو محسوس ہوتی تھی تو پروفیسر صاحب اپنے بیڈ پر بیٹھے ہوتے تھے اور اس وقت وہ مسلسل بڑبڑاتے بھی رہتے تھے"۔ کرم دین نے کہا۔

"یہ سب تمہیں اکیلے ہی محسوس ہوتا تھا یا تمہارے ساتھی کو بھی جو تمہارے ساتھ ڈیوٹی پر ہوتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہم دونوں نے ہی کافی اور یوڈی کلون کی خوشبو محسوس کی تھی"...... کرم دین نے کہا تو عمران نے سر ہلا دیا۔

"اور کیا آج میرا مطلب ہے جب پروفیسر صاحب نے تم سے کہا تھا کہ وہ آرام کرنا چاہتے ہیں تب بھی تم نے ان کے بڑبڑانے کی آوازیں سنی تھیں اور کافی کی خوشبو محسوس کی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ آج پروفیسر صاحب بڑبڑائے تو نہیں تھے لیکن مجھے یاد آ رہا ہے کہ کافی کی خوشبو آج بھی محسوس ہوئی تھی لیکن اس بار یہ خوشبو کافی کم تھی"...... کرم دین نے جواب دیا تو عمران خاموش ہو گیا۔

"یہ کافی اور اس کی خوشبو کا کیا معاملہ ہے"...... جیلر شفقت مرزا نے عمران کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ خاص نہیں"...... عمران نے اسے ٹالنے والے انداز میں کہا۔

''اگر آپ بتانا نہیں چاہتے تو آپ کی مرضی لیکن کچھ نہ کچھ بات تو ضرور ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''اگر میں کہوں کہ پروفیسر صاحب یہاں اکیلے نہیں ہوتے تھے تو آپ کیا کہیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اکیلے نہیں ہوتے تھے۔ کیا مطلب۔ کیا ان کے ساتھ کوئی اور بھی ہوتا تھا''...... حوالدار محمد حسین آزاد نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کون ہوتا تھا ان کے ساتھ''...... جیلر شفقت مرزا نے بھی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''وہی جس کے بارے میں آپ کو میں پہلے ہی بتا رہا تھا یعنی ایک نظر نہ آنے والی لڑکی کی روح''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو روح کا سن کر وہ تینوں بری طرح سے اچھل پڑے۔

''روح۔ ہونہہ آخر آپ بار بار روح کا ذکر کیوں کر رہے ہیں''...... جیلر شفقت مرزا نے قدرے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''میں آپ کو اصل بات بتا رہا ہوں۔ ایک ایسی روح ہے جو باقاعدہ پروفیسر صاحب کے لئے کافی بنا کر لاتی تھی اور پروفیسر صاحب اس سے گھنٹوں بیٹھے بڑبڑانے والے انداز میں باتیں کرتے رہتے تھے''...... عمران نے کہا تو پہلے تو جیلر شفقت مرزا حیرت بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے رہے پھر وہ بے

ساختہ ہنس پڑے۔

''آپ شاید مذاق کر رہے ہیں''...... جیلر شفقت مرزا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں مذاق نہیں کر رہا۔ آپ دیکھ لیں یہاں اس روح کی جوتیوں کے نشان بھی موجود ہیں اور پوری بیرک میں ایسے اور بھی نشان ہوں گے''...... عمران نے کہا تو جیلر شفقت مرزا، حوالدار محمد حسین آزاد اور سپاہی کرم دین کے رنگ بدل گئے۔

''تو کیا یہ نشان کسی بدروح کے ہیں''...... حوالدار محمد حسین آزاد نے پریشانی اور خوف کے عالم میں کہا۔

''بدروح کے نہیں۔ روح کے۔ ایک زندہ روح کے۔ جس کا نام لیڈی گھوسٹ ہے''...... عمران نے کہا۔

''زندہ روح۔ لیڈی گھوسٹ۔ کیا مطلب بات کچھ سمجھ میں نہیں آ رہی''...... جیلر شفقت مرزا نے اپنے گنجے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

''معلوم ہوتا ہے کہ آپ اخبارات کا مطالعہ نہیں کرتے ورنہ آپ کو لیڈی گھوسٹ کا ضرور پتہ ہوتا اور اس کا نام سنتے ہی آپ کو اندازہ ہو جاتا کہ پروفیسر کاشف جلیل کو ہائکم انجکشن کس نے لگایا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں سمجھ گیا۔ آپ شاید اس لیڈی گھوسٹ کی بات کر رہے ہیں جو ایک بہت بڑی چورنی ہے اور اس نے کئی روز سے ملک میں

تہلکہ مچا رکھا ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''جی ہاں۔ میں اسی کی بات کر رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا لیڈی گھوسٹ یہاں آئی تھی اور اس نے پروفیسر کاشف جلیل کو مائکم انجکشن لگایا ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''ہاں۔ یہ اسی کا کام ہے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''لیکن کیوں۔ اس کا پروفیسر کاشف جلیل سے کیا تعلق ہے اور اس نے پروفیسر کو مائکم انجکشن لگا کر اس حالت میں کیوں پہنچایا ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''تاکہ میں ان سے لیڈی گھوسٹ کے بارے میں کچھ معلوم نہ کر سکوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ لیڈی گھوسٹ اب بھی یہاں موجود ہے''...... محمد حسین نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ اس نے اپنا کام کر دیا تھا اس لئے وہ اب یہاں نہیں ہے۔ اگر وہ یہاں ہوتی تو کافی کی مخصوص خوشبو سے اس کی موجودگی کا مجھے ضرور علم ہو جاتا''...... عمران نے کہا تو جیلر شفقت مرزا خاموش ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اب بھی الجھن اور فکر مندی دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ عمران کی باتوں کو اب بھی سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''آپ اپنے خالی دماغ پر مزید بوجھ نہ ڈالیں۔ آپ کے سر پر پہلے ہی بال موجود نہیں ہیں ایسا نہ ہو کہ زیادہ سوچنے سے آپ کی بھنوں اور داڑھی مونچھوں کے بال بھی اڑ جائیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیلر شفقت مرزا کھسیانی ہنسی ہنسنے لگا۔

''میں واقعی آپ کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں عمران صاحب لیکن مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ دماغ پر زیادہ بوجھ نہ ڈالیں اور پروفیسر صاحب کو جلد سے جلد کسی ہسپتال پہنچانے کی کوشش کریں تاکہ ان کی ٹریٹمنٹ کی جا سکے''...... عمران نے کہا تو جیلر شفقت مرزا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ایک طائرانہ نظر بیرک پر ڈالی لیکن وہاں اس کے مطلب کی کوئی چیز نہیں تھی۔ چند لمحے وہ ان تینوں کے ساتھ بیرک میں رکا رہا پھر وہ جیلر سے اجازت لے کر حوالدار محمد حسین آزاد کے ساتھ جیل سے نکلتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں اس کی کار نہایت تیز رفتاری سے دارالحکومت کی سڑکوں پر اڑی جا رہی تھی۔ وہ بے حد الجھا ہوا تھا اور اس کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں پھیل گئی تھیں۔ اس کا اندازہ ہی تھا کہ پروفیسر کاشف جلیل کا تعلق لیڈی گھوسٹ سے ہو سکتا ہے۔ اگر اس کی پروفیسر کاشف جلیل سے ملاقات ہو جاتی تو اسے لیڈی گھوسٹ کے بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور پتہ چل جاتا اور اگر لیڈی گھوسٹ کے پاس

موجود سائنسی آلات پروفیسر کاشف جلیل کے ایجاد کردہ تھے تو عمران ان کے بارے میں بھی مکمل معلومات حاصل کر سکتا تھا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے ہی پروفیسر کاشف جلیل کو ساکت کر دیا گیا تھا تاکہ وہ طویل مدت کے لئے بے ہوش ہو جائیں اور عمران ان سے کوئی معلومات حاصل نہ کر سکے اور یہ کام ظاہر ہے لیڈی گھوسٹ کا ہی تھا جو اس سے پہلے ہی جیل آ دھمکی تھی اور اپنا کام کرتے ہی خاموشی سے نکل گئی تھی اور عمران کے پاس واقعی اس کا سراغ آتے آتے رہ گیا تھا۔ عمران ابھی کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ اسی لمحے اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر جیب سے سیل فون نکالا۔ سیل فون کی سکرین پر سر سلطان کا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران نے کال رسیونگ کا بٹن پریس کر کے ایک ہاتھ سے سیل فون کان سے لگا لیا۔

”السلام علیکم“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں سر سلطان کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

”وعلیکم السلام۔ کہاں ہو تم“...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

”مجھ جیسا بندہ سوائے سڑک گردی کرنے کے اور کیا کر سکتا ہے“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ تم سڑک گردی کیوں کر رہے ہو۔ تم تو سنٹرل جیل میں پروفیسر کاشف جلیل سے ملنے گئے تھے۔ اسی سلسلے میں تو تم نے

مجھ سے سنٹرل جیل کے جیلر شفقت مرزا کو کال کرائی تھی“...... سر سلطان نے کہا۔

”ہاں لیکن اس کال کا کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا“...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

”کیوں۔ فائدہ کیوں نہیں ہوا تھا۔ کیا جیلر شفقت مرزا نے تمہاری پروفیسر کاشف جلیل سے ملاقات نہیں کرائی تھی“...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

”نہیں“...... عمران نے کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تمہیں بخوبی جانتا ہے اور پھر میں نے اسے خصوصی طور پر ہدایات دی تھیں کہ تم اس کے پاس آ رہے ہو تم جیل میں جس سے ملنا چاہو مل سکتے ہو اس سلسلے میں وہ کوئی مداخلت نہیں کرے گا پھر اس نے تم سے تعاون کیوں نہیں کیا۔ بولو“...... سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اب میں کیا بولوں۔ آپ بولتے رہیں گے تو مجھے بھلا بولنے کا موقع کہاں ملے گا“...... عمران نے کراہ کر کہا۔

”ہونہہ۔ صاف صاف بتاؤ کیا معاملہ ہے اور تمہارا لہجہ اس قدر بدلا ہوا کیوں ہے“...... سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”جیلر صاحب کو میں نے پروفیسر کاشف جلیل سے ملنے کا کہا تھا۔ انہوں نے میری بات مان تو لی تھی لیکن انہوں نے میری ملاقات پروفیسر کاشف جلیل سے نہیں بلکہ ان کے اکڑے ہوئے

بے ہوش جسم سے کرائی تھی“ ...... عمران نے کہا۔

”اکڑا ہوا بے ہوش جسم۔ کیا مطلب۔ کیا پروفیسر کاشف جلیل ہلاک ہو چکے ہیں“ ...... سر سلطان نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

”وہ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ انہیں طویل مدت کے لئے بے ہوش کیا گیا ہے“ ...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ ایسا کیسے ہو گیا“ ...... سر سلطان نے تیز لہجے میں کہا۔

”کیا یہ سب میں آپ کو فون پر بتاؤں۔ میں اس وقت ڈرائیونگ کر رہا ہوں اور میری کار ڈیڑھ سو میل کی رفتار سے بھاگ رہی ہے۔ پھر آپ جیسے آفیسر قانون بناتے ہیں کہ ڈرائیونگ کے دوران سیل فون کا استعمال آپ کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے“ ...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تم فوراً میرے پاس آ جاؤ۔ میں اس وقت پوائنٹ ایٹ پر موجود ہوں اور تمہارے انتظار میں ہوں۔ میرے پاس بھی تمہارے لئے ایک اہم اطلاع ہے“ ...... سر سلطان نے کہا۔

”اہم اطلاع۔ کیسی اطلاع اور آپ پوائنٹ ایٹ پر کیا کر رہے ہیں“ ...... عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”دوران سفر سیل فون کا استعمال جان کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس لئے آؤ گے تو بتاؤں گا۔ اللہ حافظ“ ...... سر سلطان نے کہا اور اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا سر سلطان نے رابطہ منقطع کر

دیا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”اب ان کے پاس کون سی اطلاع آ گئی“ ...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سیل فون ڈیش بورڈ پر رکھ کر اس نے کار کو سیکرٹریٹ جانے والی سڑک کی طرف موڑ دیا۔

ارشاد عباسی اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا اور ریٹا کا چہرہ دکھائی دیا۔

"کیا میں اندر آ سکتی ہوں سر"...... ریٹا نے ارشاد عباسی سے مخاطب ہو کر کہا تو ارشاد عباسی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"آ جاؤ"...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا دروازہ کھول کر اندر آ گئی۔ اس کے ہاتھوں میں اس کا مخصوص ہینڈ بیگ تھا۔ اندر آ کر اس نے مخصوص انداز میں ارشاد عباسی کو سلام کیا۔

"بیٹھو"...... ارشاد عباسی نے آنکھوں سے نظر کا چشمہ اتار کر اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو ریٹا تھینک یو سر کہتی ہوئی اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کافی وقت ہو گیا ہے۔ ابھی تک ہمارے نیوز پیپر کے لئے لیڈی گھوسٹ کی طرف سے کوئی نئی خبر نہیں آئی"...... ارشاد عباسی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں سر۔ اس کا رابطہ تو آپ کے ساتھ ہی تھا"۔ ریٹا نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس نے کہا تھا کہ وہ اب جو کام بھی کرے گی اس کی سب سے پہلے خبر مجھے دے گی لیکن دوبارہ اس کی کوئی کال ہی نہیں آئی، نجانے اسے کیا ہو گیا ہے"...... ارشاد عباسی نے کہا۔

"تو آپ اس کے نمبر پر کال کر لیں۔ فون میموری میں اس کا نمبر تو ہو گا جسے آپ نے نوٹ بھی کیا ہو گا"...... ریٹا نے کہا۔

"نہیں۔ میموری میں مجھے اس کا نمبر نہیں ملا تھا۔ میں نے ساری میموری چیک کی تھی لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے خاص طور پر لیڈی گھوسٹ کی کال کا نمبر میموری سے ڈیلیٹ کر دیا ہو"...... ارشاد عباسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ کس کا کام ہو سکتا ہے"...... ریٹا نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... ارشاد عباسی نے کہا۔

"ایسا ہونا تو نہیں چاہئے تھا لیکن بہرحال جو ہو گیا سو ہو گیا۔ اب آپ کو اس وقت تک کا انتظار کرنا پڑے گا جب تک لیڈی گھوسٹ آپ کو خود کال نہیں کر لیتی"...... ریٹا نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ اور میں کر بھی کیا سکتا ہوں"۔ ارشاد عباسی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون

کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

’’یس۔ ارشاد عباسی چیف ایڈیٹر آف پاکیشیا ڈیلی نیوز سپیکنگ‘‘...... اس نے اپنا پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

’’لیڈی گھوسٹ‘‘...... دوسری طرف سے لیڈی گھوسٹ کی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی تو ارشاد عباسی بری طرح سے اچھل پڑا۔

’’ارے۔ تمہاری عمر بہت طویل ہے لیڈی گھوسٹ۔ میں ابھی تمہارے بارے میں لیڈی رپورٹر ریٹا سے بات کر رہا تھا‘‘۔ ارشاد عباسی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو لیڈی گھوسٹ کا نام سن کر ریٹا بے اختیار انداز میں چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

’’مجھے معلوم ہے کہ وہ اس وقت تمہارے پاس موجود ہے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں فون کیا ہے‘‘...... دوسری طرف سے لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

’’کیا مطلب۔ کیا تم مجھے اس وقت فون کیا کرو گی جب ریٹا میرے پاس ہوا کرے گی اور تمہیں اس بات کا کیسے علم ہے کہ ریٹا اس وقت میرے سامنے ہی بیٹھی ہے‘‘...... ارشاد عباسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ان فضول باتوں کو چھوڑو اور میری بات سنو‘‘...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

’’اوہ۔ ٹھیک ہے بولو۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ اب کس چیز

کی اور کہاں چوری کرنی ہے تم نے‘‘...... ارشاد عباسی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

’’اس بار میں نے پاکیشیا کا دل چوری کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اسی کا اعلان کرنے کے لئے میں تمہیں کال کر رہی ہوں تاکہ تم میری اس خبر کو اپنے اخبار میں نمایاں طور پر شائع کر سکو‘‘...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

’’پاکیشیا کا دل۔ میں کچھ سمجھا نہیں‘‘...... ارشاد عباسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’کیا تم نے پاکیشیا کے کسی ڈاکٹر جمشید عباسی نامی سائنس دان کا نام سنا ہے‘‘...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو ارشاد عباسی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی پیشانی پر یکلخت بل سے پڑ گئے۔

’’ڈاکٹر جمشید عباسی۔ نہیں۔ میں نے تو ایسے کسی سائنس دان کا نام نہیں سنا‘‘...... ارشاد عباسی نے فوراً کہا۔

’’حیرت ہے۔ تم پاکیشیا کے ایک بڑے اخبار کے چیف ایڈیٹر ہو اور تمہیں پاکیشیائی سائنس دانوں کا علم ہی نہیں ہے‘‘۔ لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

’’ہمارے اخبارات میں سائنس دانوں اور سائنسی ایجاد کے حوالے سے مخصوص خبریں ہی شائع کی جاتی ہیں۔ ان کے بارے میں ہمارے پاس بہت کم معلومات ہوتی ہیں۔ اس لئے ہمیں سائنس دانوں کے نام شاذ و نادر ہی معلوم ہوتے ہیں‘‘...... ارشاد

عباسی نے کہا۔

''بہرحال۔ میں تمہیں بتاتی ہوں۔ پاکیشیا کا ایک سائنس دان ہے جس کا نام ڈاکٹر جمشید عباسی ہے اور وہ ایسی سائنسی ایجاد کرنے میں مصروف ہے جسے بلیک کرسٹل کہا جاتا ہے اور اس بلیک کرسٹل کو بلاشبہ پاکیشیا کا ہارٹ کہا جا سکتا ہے۔ میں نے بلیک کرسٹل کو چوری کرنے کا فیصلہ کیا ہے جسے میں کل رات بارہ بجے تک ہر حال میں چوری کر کے لے جاؤں گی۔ تم اپنے اخبارات میں ایک بار پھر میری طرف سے یہ خبر جاری کر دو کہ حکومت اور سیکورٹی ادارے ڈاکٹر جمشید عباسی اور اس کی ایجاد کی حفاظت کا جس قدر انتظام کر سکتے ہیں کر لیں اور انہیں جہاں لے جا کر چھپانا چاہیں چھپا لیں۔ وہ کچھ بھی کر لیں لیکن کل رات بارہ بجے بلیک کرسٹل میرے قبضے میں ہو گا''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔ اس کی باتیں سنتے ہوئے ارشاد عباسی کے چہرے پر پریشانی اور قدرے خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''ٹھیک ہے۔ میں یہ خبر شائع کر دیتا ہوں۔ لیکن......'' ارشاد عباسی نے جیب سے رومال نکال کر اپنے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیا''...... لیڈی گھوسٹ نے پوچھا۔

''کیا تم جانتی ہو کہ بلیک کرسٹل کیا ہے اور ڈاکٹر جمشید عباسی کون ہے اور وہ کہاں پر موجود ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''ہاں۔ میں سب جانتی ہوں۔ ڈاکٹر جمشید عباسی جس سیکرٹ لیبارٹری میں کام کر رہا ہے مجھے اس کا علم ہے اور وہ بلیک کرسٹل پر کام کر رہا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا

''بلیک کرسٹل کے بارے میں تم کیا جانتی ہو۔ بتاؤ مجھے۔ تمہاری نظر میں بلیک کرسٹل کس چیز کا نام ہے''...... ارشاد عباسی نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''مجھے اس سلسلے میں تمہیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بس وہ کرو جو میں تم سے کہہ رہی ہوں۔ جب کل کے اخبارات میں بلیک کرسٹل کی چوری کی خبریں آئیں گی تب اس کی ساری کہانی بھی منظر عام پر آ جائے گی''...... لیڈی گھوسٹ نے پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

''ارے ارے۔ میری بات سنو۔ لیڈی گھوسٹ۔ کہاں گئی تم۔ میری بات تو سنتی جاؤ''...... ارشاد عباسی نے تیز لہجے میں کہا لیکن رسیور میں سوائے ٹوں ٹوں کے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ ارشاد عباسی نے غصے اور پریشانی کے عالم میں رسیور کی طرف دیکھا اور پھر اسے زور سے کریڈل پر پٹک دیا۔

''کیا ہوا سر۔ آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں''...... ریٹا نے اسے رسیور رکھتے دیکھ کر پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ تم جاؤ۔ باہر جاؤ اور اس وقت تک نہ آنا جب تک میں نہ بلاؤں بلکہ سب کو کہہ دو کہ میں اس وقت بے حد مصروف

ہوں اور کسی سے بھی نہیں مل سکتا۔ جاؤ''...... ارشاد عباسی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو ریٹا فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''لیکن سر''...... ریٹا نے کہنا چاہا۔

''میں نے کہا ہے نانسنس باہر جاؤ۔ جاؤ فوراً''...... ارشاد عباسی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ یس سر جاتی ہوں''...... ریٹا نے اسے غصے میں دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور فوراً اٹھ کر میز سے اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر باہر کی طرف لپکی۔

''سنو''...... ارشاد عباسی نے کہا تو وہ رک گئی۔

''یس۔ یس سر''...... ریٹا نے خوف بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''باہر کسی سے اس بات کا ذکر نہیں ہونا چاہئے کہ مجھے لیڈی گھوسٹ کی کال آئی تھی۔ اس نے جو بھی کہا ہے اور تم نے بھی جو سنا ہے وہ سب بھول جاؤ''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''یس سر۔ ٹھیک ہے سر''...... ریٹا نے کہا۔

''اب جاؤ''...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکل گئی۔

''نانسنس۔ یہ لیڈی گھوسٹ کو بلیک کرسٹل کا کہاں سے علم ہو گیا اور اسے یہ کیسے پتہ چل گیا کہ اسے ایجاد کرنے والا سائنس دان ڈاکٹر جمشید عباسی ہے''...... ارشاد عباسی نے پریشانی کے عالم میں

کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا تو ارشاد عباسی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''چلے جاؤ یہاں سے۔ میں نے کہا ہے نا کہ جب تک میں نہ بلاؤں کوئی میرے آفس میں نہیں آئے گا''...... ارشاد عباسی نے چیختے ہوئے کہا لیکن پھر وہ خاموش ہو گیا۔ دروازہ کھلا ضرور تھا لیکن وہاں نہ تو کوئی نظر آیا تھا اور نہ ہی کسی نے سر اندر کر کے جھانکا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دروازہ ہوا کی وجہ سے کھلا ہو۔

''ہونہہ۔ لیڈی گھوسٹ کی باتیں سن کر میرا دماغ الٹ گیا ہے۔ مجھے جلد سے جلد کچھ کرنا چاہئے اگر اس بدبخت نے بلیک کرسٹل بھی چوری کر لیا تو واقعی وہ اس بار پاکیشیا کا دل چوری کر کے لے جائے گی''...... ارشاد عباسی نے کہا۔ وہ تیزی سے میز کے پیچھے سے نکلا اور دروازے کے پاس آ گیا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر وہ مڑ کر واپس اپنی میز کے پاس آ گیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے میز سے اپنا سیل فون اٹھایا اور اس پر نمبر پریس کرنا شروع ہو گیا۔

''یس''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''میں پاکیشیا ڈیلی نیوز کا چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی بات کر رہا ہوں۔ میری سر سلطان سے بات کراؤ۔ جلدی''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ ایک منٹ ہولڈ کریں سر۔ میں ابھی بات کراتا ہوں''...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پرسنل سیکرٹری نے کہا۔ چند لمحے خاموشی چھائی رہی پھر سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

''السلام علیکم۔ سر سلطان بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے سر سلطان نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

''وعلیکم السلام۔ میں ارشاد عباسی بول رہا ہوں''...... ارشاد عباسی نے بڑی بے چینی کے عالم میں کہا۔

''آپ کے پاس میرا پرسنل نمبر تھا پھر آپ نے میرے سیکرٹری کو فون کیوں کیا ہے۔ سیل فون سے آپ میرے سیل فون پر بھی تو کال کر سکتے تھے''...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ نے ہی کہا تھا جناب کہ جب مجھے خصوصی بات کرنی ہو تو میں آپ کے نمبر پر ڈائریکٹ کال نہ کیا کروں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ فرمائیں کس لئے فون کیا ہے''...... سر سلطان نے شائستہ لہجے میں کہا۔

''مجھے فوری طور پر آپ سے ملنا ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''کس سلسلے میں''...... سر سلطان نے پوچھا۔

''بی سی کے سلسلے میں''...... ارشاد عباسی نے بلیک کرسٹل کا کوڈ بتاتے ہوئے کہا۔

''کیوں کوئی خاص بات ہے کیا''...... سر سلطان نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ مجھے ابھی چند لمحے قبل لیڈی گھوسٹ کی کال آئی تھی اس نے مجھ سے کہا ہے کہ وہ اس بار بی سی چوری کرے گی''۔ ارشاد عباسی نے کہا۔

''اوہ۔ اسے بی سی کے بارے میں کیسے علم ہوا''...... سر سلطان نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

''مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا اور پھر اس نے سر سلطان کو لیڈی گھوسٹ سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا دیا۔

''یہ تو بہت خطرناک بات ہو گئی ہے۔ اگر لیڈی گھوسٹ کو بی سی اور اس کے موجد کا پتہ چل گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ بی سی کا راز لیک آؤٹ ہو چکا ہے جسے ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا تھا''...... سر سلطان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ اب بتائیں کیا کرنا ہے۔ ڈاکٹر جمشید عباسی میرے بڑے بھائی ہیں اور وہ پاکیشیا کے دفاع کے لئے کام کر رہے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ لیڈی گھوسٹ ان تک پہنچ جائے اور وہ انہیں ان کی ایجاد سے ہی محروم کر دے''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ لیڈی گھوسٹ ڈاکٹر جمشید عباسی تک نہیں پہنچ سکے گی۔ وہ جس کی حفاظت میں ہے اس کے بارے میں کوئی بھی کچھ نہیں جانتا ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

"تو پھر لیڈی گھوسٹ کو بی سی کا کیسے پتہ چلا اور اسے اس بات کا کس طرح سے علم ہوا کہ بی سی کا موجد سائنس دان ڈاکٹر جمشید عباسی ہے"...... ارشاد عباسی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"میں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ کہاں سے لیک آؤٹ ہوا ہے لیکن آپ بے فکر رہیں اگر لیڈی گھوسٹ کو ساری باتوں کا علم ہو بھی گیا ہے تو وہ اپنی پوری قوت لگا کر بھی نہ تو ڈاکٹر جمشید عباسی تک پہنچ سکے گی اور نہ بی سی کو چوری کر سکے گی۔ اس بار اس کا چوری کا چیلنج ناکامی سے ہمکنار ہوگا۔ اس معاملے میں اس کا سارا جادو اور سائنسی آلات دھرے کے دھرے رہ جائیں گے اور سوائے ناکامی کے اس کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا"...... سر سلطان نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ لیڈی گھوسٹ اس بار ناکام رہے گی اور وہ ڈاکٹر جمشید عباسی تک نہیں پہنچ سکے گی"...... ارشاد عباسی نے کہا۔

"ہاں۔ وہ انتہائی سیف جگہ اور سیف ہاتھوں میں ہے۔ وہاں میں بھی جانا چاہوں تو نہیں جا سکوں گا۔ آپ بے فکر رہیں اور اس سلسلے میں مجھ سے فون پر اور کوئی بات نہ کریں یہی ہمارے مفاد میں ہوگا"...... سر سلطان نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ آپ نے کہہ دیا ہے تو میرے سر سے بہت بڑا بوجھ ہلکا ہوگیا ہے ورنہ میں لیڈی گھوسٹ کی بات سن کر

بے حد پریشان ہوگیا تھا"...... ارشاد عباسی نے نارمل ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کو احتیاط کرنی چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ لیڈی گھوسٹ کو اس بات کا پتہ چل گیا ہو کہ ڈاکٹر جمشید عباسی کا تعلق آپ سے ہے اور اس نے جان بوجھ کر آپ سے یہ سب باتیں کی ہوں تاکہ وہ اس بات کی تصدیق کر سکے کہ آپ کا تعلق ڈاکٹر جمشید عباسی سے ہے یا نہیں"...... سر سلطان نے کہا تو ارشاد عباسی کا رنگ بدل گیا۔

"اوہ۔ کیا ایسا ممکن ہے۔ آپ کے خیال میں کیا وہ غیبی حالت میں میرے ارد گرد ہو سکتی ہے"...... ارشاد عباسی نے پریشانی کے عالم میں کہا اور خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں۔ اس سے کوئی بعید نہیں ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے تو پھر میں فون بند کر دیتا ہوں۔ اللہ حافظ"۔ ارشاد عباسی نے کہا اور اس نے فوراً سیل فون کان سے ہٹایا اور کال ڈسکنکٹ کر دی۔ اس کے چہرے پر ابھی تک پریشانی عیاں تھی اور وہ خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے ذہن میں اچانک کھلنے والے دروازے کا خیال آ گیا تھا۔

"لل۔ لل۔ لیڈی گھوسٹ۔ کیا تم یہاں موجود ہو"...... ارشاد عباسی نے خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''لیڈی گھوسٹ''...... ارشاد عباسی نے ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن اسے پھر کوئی جواب نہ ملا اور جواب نہ ملنے پر اس کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا۔ اس نے ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ اطمینان بھرے انداز میں اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔
ابھی وہ کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ اچانک اس کی نظریں اپنے سامنے کرسی پر پڑیں جس پر کچھ دیر پہلے لیڈی رپورٹر ریتا بیٹھی ہوئی تھی۔
اس کرسی پر نظر پڑتے ہی ارشاد عباسی یوں اچھلا جیسے اس کی کرسی پر گیارہ ہزار وولٹ کا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ کرسی خالی نہیں تھی کرسی پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اور یہ لڑکی ریتا ہی تھی جسے اس نے کچھ دیر پہلے کمرے سے باہر نکال دیا تھا۔

عمران نے کار شمالی پہاڑیوں کے دامن میں ایک پہاڑی چٹان کے پاس روکی۔ وہاں سر سلطان کی کار پہلے سے ہی موجود تھی۔ سر سلطان اپنی ذاتی سیاہ رنگ کی کار میں آئے تھے اور کار کے باہر کھڑے تھے۔ وہ شاید اسی کے منتظر تھے۔ عمران نے کار ان کی کار کے قریب لے جا کر روکی اور کار کا انجن بند کر کے کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ جس چٹان کے پاس انہوں نے کار کھڑی کر رکھی تھی وہاں ایک غار کا دہانہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور دہانہ چونکہ سائیڈ میں تھا اس لئے وہاں روشنی کم اور تاریکی زیادہ تھی۔
''واہ کیا بات ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ یہاں میرے استقبال کے لئے کھڑے ہیں''...... عمران نے سر سلطان کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو جواب میں سر سلطان بھی مسکرا دیئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر انہیں سلام کرتے ہوئے ان سے ہاتھ ملایا اور پھر وہ سر سلطان کے ساتھ کار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا ہم ان پہاڑیوں کی کھلی فضا میں دھوپ سینکنے کے لئے آئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ہمیں زیرو ایٹ لیبارٹری میں جانا ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''تو پھر چلیں۔ یہاں کیوں کھڑے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا تم ایسے ہی چلو گے''...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر کیسے چلوں''...... عمران نے پوچھا۔

''زیرو ایٹ لیبارٹری ایکسٹو کے حکم پر کھلتی ہے اور لیبارٹری میں ایکسٹو کے علاوہ کسی کو بھی داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے چاہے وہ اس ملک کا پرائم منسٹر یا پریذیڈنٹ ہی کیوں نہ ہو''...... سر سلطان نے کہا۔

''تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں ایکسٹو کا مکمل روپ دھار لوں''...... عمران نے کہا۔

''ظاہر ہے اور کیا تم ڈاکٹر جمشید عباسی کو بتانا چاہتے ہو کہ تم ہی ایکسٹو ہو۔ یہ مت بھولو کہ ڈاکٹر جمشید عباسی تمہیں علی عمران کے نام سے جانتا ہے اور انہیں اس بات کا بھی علم ہے کہ تم ایک لاابالی اور ہنسی مذاق کرنے والے انسان ہو اور سر عبدالرحمٰن کے بیٹے ہو''۔ سر سلطان نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ مجھ جیسے لا ابالی کو بطور ایکسٹو دیکھ کر ڈاکٹر جمشید

عباسی کی طبیعت خوش ہو جائے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم ان کے سامنے ایکسٹو کا راز اوپن کرنا چاہتے ہو تو تمہاری مرضی''...... سر سلطان نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران ان کے انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

''ٹھیک ہے۔ میں کار سے سیاہ لباس اور نقاب نکال کر پہن لیتا ہوں اور مکمل طور پر ایکسٹو بن جاتا ہوں۔ اور کوئی حکم ہے تو وہ بھی بتا دیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ فی الحال تم اتنا ہی کر لو تو کافی ہے''...... سر سلطان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے کار کی سیٹ کے نیچے سے ایک باکس نکالا جس میں اس کا ایکسٹو کا مخصوص سیاہ لباس اور نقاب تھا۔ اس نے اپنے لباس کے اوپر سیاہ لباس پہنا اور پھر اس نے چہرے پر نقاب لگانا شروع کر دیا۔

''اب ٹھیک ہے''...... عمران نے سیاہ لباس پہن کر اور نقاب لگا کر سر سلطان کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ٹھیک ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''آپ نے کسی اطلاع کی بات کی تھی اور پھر آپ نے یہ بھی نہیں بتایا کہ آپ کو اچانک زیرو ایٹ لیبارٹری آنے کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

"پاکیشیا ڈیلی نیوز کے چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی کو لیڈی گھوسٹ کی کال موصول ہوئی تھی"...... سر سلطان نے کہا۔

"اوہ۔ کیا کہا ہے اس نے ارشاد عباسی سے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس نے ارشاد عباسی کو اپنا پیغام ریکارڈ کرایا ہے کہ وہ پاکیشیا سے پاکیشیا کا دل بلیک کرسٹل چوری کرے گی"...... سر سلطان نے کہا تو عمران کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں پھیل گئیں۔

"اوہ۔ لیکن لیڈی گھوسٹ کو بلیک کرسٹل کے بارے میں کیسے پتہ چلا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اس نے ارشاد عباسی کو نہیں بتایا تھا البتہ اس نے ارشاد عباسی کو یہ ضرور بتایا تھا کہ وہ جانتی ہے کہ بلیک کرسٹل کیا ہے اور اس کا موجد کون ہے۔ اس نے پہلے کی طرح انتظامیہ کو پیغام دیا ہے کہ وہ بلیک کرسٹل کی جتنی حفاظت کر سکتے ہیں کر لیں اور اسے جہاں چھپا سکتے ہیں چھپا لیں لیکن وہ کل رات بارہ بجے تک بلیک کرسٹل ہر صورت میں چوری کر کے لے جائے گی"...... سر سلطان نے کہا۔

"یہ تو واقعی تشویش کی بات ہے کہ جس بلیک کرسٹل اور اس کے موجد کو ہم نے انتہائی ٹاپ سیکرٹ رکھا ہوا ہے اس کے بارے میں لیڈی گھوسٹ کو علم ہو جائے گا اور وہ اسے چوری کر لینے کا دعویٰ بھی کر رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں پریشان ہوں۔ لیڈی گھوسٹ کا دعویٰ ایسا تھا جیسے وہ جانتی ہو کہ ڈاکٹر جمشید عباسی کہاں ہے اور بلیک کرسٹل کس جگہ ہے۔ اسی لئے میں ارشاد عباسی کی بات سن کر فوراً یہاں پہنچ گیا تھا اور تمہیں بھی کال کر کے یہاں بلا لیا تاکہ ایک بار میں ڈاکٹر جمشید عباسی اور بلیک کرسٹل کو اپنی نظروں سے دیکھ لوں اور اگر تم نے۔ میرا مطلب ہے ایکسٹو نے اس کی حفاظت کے جو انتظامات کر رکھے ہیں ان میں کوئی کمی ہے تو اس کمی کو فوری طور پر دور کیا جا سکے اور لیبارٹری کی سیکورٹی کو مزید ٹائٹ کیا جا سکے تاکہ لیڈی گھوسٹ اس لیبارٹری تک نہ پہنچ سکے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ لیڈی گھوسٹ کا دعویٰ بے بنیاد نہیں ہوتا اگر اس نے کہا ہے کہ اسے ڈاکٹر جمشید عباسی اور بلیک کرسٹل کا علم ہو گیا ہے تو پھر وہ اس لیبارٹری کے بارے میں بھی ضرور جانتی ہو گی اور اس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ کب یہاں آ دھمکے۔ اسے دیکھنے اور پکڑنے کا میرے پاس ایک لائحہ عمل موجود ہے۔ میں یہاں ایک ایسا سیٹ اپ کر دیتا ہوں کہ اگر لیڈی گھوسٹ نے واقعی یہاں آنے کی کوشش کی تو اس کی یہ کوشش ناکام رہے گی بلکہ وہ میرے یہاں لگائے ہوئے ٹریپ کا شکار بھی بن جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آؤ غار میں چلیں۔ غار میں موجود سیکرٹ ماسٹر کمپیوٹر کو بھی تم ہی آن کر سکتے ہو اور اسے سیکرٹ کمانڈ دے کر ڈاکٹر جمشید

عباسی کو اپنی آمد کی اطلاع بھی دے سکتے ہو۔ تب ہی ڈاکٹر جمشید عباسی لیبارٹری کا راستہ اوپن کریں گے''...... سر سلطان نے غار کے دہانے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ۔ میں طاہر کو پیغام دے دوں کہ میں لیبارٹری میں جا رہا ہوں تاکہ ڈاکٹر جمشید عباسی تصدیق کے لئے جب اسے کال بیک کریں تو وہ ڈاکٹر جمشید عباسی کو یہی بتائے کہ ایکسٹو زیرو ایٹ لیبارٹری کے باہر ہی موجود ہے''...... عمران نے کہا تو سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے فوراً واچ ٹرانسمیٹر آن کیا اور اس پر بلیک زیرو کی واچ ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

''ایکسٹو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ فرمائیں۔ اوور''...... بلیک زیرو نے عمران کی آواز پہچان کر اپنی اصلی آواز میں کہا۔

''میں سر سلطان کے ساتھ بطور ایکسٹو پوائنٹ زیرو ایٹ پر ہوں اور لیبارٹری میں جا رہا ہوں۔ کچھ دیر میں تمہیں ڈاکٹر جمشید عباسی کی کال بیک آئے گی۔ تم یہی کہنا کہ تم سر سلطان کے ساتھ پوائنٹ ایٹ میں موجود ہو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں کہہ دوں گا لیکن آپ زیرو ایٹ لیبارٹری میں کیوں جا رہے ہیں۔ خیریت تو ہے۔ اوور''...... بلیک زیرو نے

پوچھا۔

''ابھی تو خیریت ہی ہے لیکن لیڈی گھوسٹ اگر اس لیبارٹری میں گھس گئی پھر خیریت نام کی کوئی چیز نہیں رہے گی۔ اوور''۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے بلیک زیرو کو ارشاد عباسی اور لیڈی گھوسٹ کی ساری باتیں بتا دیں جو اسے سر سلطان نے بتائی تھیں۔

''اوہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ بلیک کرسٹل کے بارے میں لیڈی گھوسٹ کو کیسے علم ہوا۔ اوور''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جیسے بھی ہوا ہے۔ ڈاکٹر جمشید عباسی اور ان کی ایجاد بلیک کرسٹل کی حفاظت کی ساری ذمہ داری ایکسٹو کی ہے اوور''۔ عمران نے کہا۔

''اب آپ وہاں پہنچ ہی گئے ہیں تو پھر آپ لیبارٹری کی سیکورٹی مزید ٹائٹ کر دیں تاکہ لیڈی گھوسٹ تو کیا اس کی روح کو بھی لیبارٹری میں داخل ہونے کا کوئی راستہ نہ ملے۔ اوور''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''اوکے۔ اور ممبران کہاں ہیں۔ ان میں سے کسی سے رابطہ ہوا ہے تمہارا۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ بریفنگ کے بعد سے وہ اپنے کام میں ہی لگے ہوئے ہیں پھر آپ نے بتایا تھا کہ وہ سب آپ کے ساتھ رانا ہاؤس میں تھے۔ اس کے بعد سے ابھی تک میرا کسی سے کوئی رابطہ نہیں ہوا ہے۔ اوور''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ انہیں لیڈی گھوسٹ کی تلاش میں لگا رہنے دو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اسی طرح بھاگ دوڑ کرتے رہیں تو لیڈی گھوسٹ سے ان کا ٹکراؤ ہو ہی جائے اور اگر انہوں نے لیڈی گھوسٹ کو قابو میں کر لیا تو پھر سارا مسئلہ ہی ختم ہو جائے گا اور ایکسٹو کی ساکھ بھی بچ جائے گی۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسا آپ کا حکم۔ اوور''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''کیا بات ہے۔ آپ کیا سوچ رہے ہیں''...... عمران نے سر سلطان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو واقعی کسی گہری سوچ میں کھوئے ہوئے تھے۔

''میں یہ سوچ رہا ہوں کہ تم نے ایکسٹو کا سیٹ اپ ایسا بنایا ہوا ہے کہ کسی کو آج تک اس بات کا علم نہیں ہو سکا ہے کہ اصلی ایکسٹو تم ہو اور دانش منزل میں بیٹھا ہوا طاہر جسے تم بلیک زیرو کہتے ہو ایکسٹو کا ڈمی ہے اگر کسی دن تمہارے ساتھیوں کے سامنے تمہارا یہ راز کھل گیا تو کیا ہوگا''...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ کا مطلب ہے کہ ایکسٹو کا راز''...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... سر سلطان نے کہا۔

''اس روز ملکی سلامتی کے اس راز کے افشاں ہونے پر ان کے

ڈیتھ آرڈرز جاری کرنے پڑیں گے۔ مقننہ نے تو یہی لکھا تھا''۔ عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر بلیک زیرو سے بات کرنے کے لئے چہرے سے نقاب ہٹا لیا تھا۔ وہ سر سلطان کے ساتھ غار کے دہانے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسی لمحے نہ صرف عمران بلکہ سر سلطان بھی ٹھٹھک گئے۔ انہوں نے غار سے ایک لمبے تڑنگے آدمی کو باہر نکلتے دیکھا۔ وہ آدمی شاید غار کے دہانے کے پاس ہی کہیں موجود تھا جو اب غار سے باہر آ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ آدمی تاریک غار سے نکل کر روشنی میں آیا اس کی شکل دیکھ کر سر سلطان اور عمران محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑے کیونکہ وہ سیکرٹ سروس کا ممبر تنویر تھا۔ غار سے نکلتے ہوئے اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں اور وہ پلکیں جھپکائے بغیر عمران کی طرف ٹکر ٹکر دیکھتا ہوا اور مشینی انداز میں چلتا ہوا اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

تنویر کو دیکھ کر عمران کے دماغ میں زہریلی چیونٹیاں سی رینگنے لگیں۔ سر سلطان بھی تنویر کو دیکھ کر دھک سے رہ گئے تھے۔ تنویر آہستہ آہستہ چلتا ہوا آگے آیا اور عمران کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

''تت۔ تت۔ تم ایکسٹو ہو''...... تنویر نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا تو عمران کو تنویر کے یہ الفاظ کسی بم کی طرح اپنے سر پر پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے مگر اس نے فوراً ہی خود کو سنبھال لیا۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

”بکو مت۔ میں نے سب کچھ سن لیا ہے۔ مجھے پتہ چل گیا ہے کہ اصلی ایکسٹو تم ہو اور دانش منزل میں بیٹھا ہوا شخص طاہر جسے تم اپنے دوست کے طور پر ہمارے سامنے لاتے ہو وہ تمہارا ڈمی ہے۔ میں نے سب کچھ سن لیا ہے عمران اور ایکسٹو کا یہ راز مجھ پر ہی نہیں بلکہ تمام ممبران پر بھی اوپن ہو گیا ہے۔ یہ دیکھو۔ میرا واچ ٹرانسمیٹر۔ اس ٹرانسمیٹر پر فری فریکوئنسی آن ہے اور جولیا سمیت تمام ممبران نے تمہاری، سر سلطان اور ڈمی ایکسٹو کی تمام باتیں سن لی ہیں“...... تنویر نے واچ ٹرانسمیٹر والا ہاتھ اوپر کرتے ہوئے کہا اور اس کا فری فریکوئنسی والا ڈائل روشن دیکھ کر عمران کا چہرہ پتھریلی چٹانوں کی طرح سخت ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں جابرانہ چمک آ گئی۔ ایسی چمک جو ہلاکو اور چنگیز خان کی آنکھوں میں بھی نہ ابھری ہو گی۔ سر سلطان بھی گھبرا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گئے تھے۔ انہیں بھی اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ارکان کی ہلاکت یقینی نظر آ رہی تھی اور ان ہلاکتوں کو روکنا اب شاید ان کے بس میں بھی نہیں تھا۔ یہ سوچ کر انہیں اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا اور ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا پھیل گیا۔

ختم شد

••••••••••••••••••••••••

عمران اور بلیک زیرو، جو ممبران پر ایکسٹو کا راز کھلنے کے بعد ان سے بات کرنے سے بھی کترا رہے تھے۔ انہیں کیا خوف تھا۔

••••••••••••••••••••••••

- وہ لمحہ جب فور سٹارز کے تین ممبرز چوہان، خاور اور نعمانی کو گولیاں مار دی گئیں۔ کیا انہیں ایکسٹو نے ہلاک کیا تھا۔ یا — ؟
- وہ لمحہ جب ایک خطرناک اور انتہائی طاقتور غنڈے نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کو قید کر کے موت کے گھاٹ اتارنے کی کوشش کی۔
- عمران، جو اس بار حیرت انگیز اور ناقابل یقین انداز میں اسرائیل پہنچا تھا۔
- سوپر ایجنسی، جس کا سیکرٹ ہیڈ کوارٹر واقعی سیکرٹ تھا۔ کیا عمران اس سیکرٹ ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکا۔ یا — ؟

سسپنس، مزاح اور تھرل سے بھرپور ایک یادگار اور انوکھا ناول جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہیں پڑھا ہوگا۔

دل اور دماغ پر گہرے نقوش چھوڑ جانے والا ناول جسے ایک بار پڑھنے کے بعد آپ بار بار پڑھنا پسند کریں گے۔

ایک نئی اور انوکھی جہد۔ ایسی جہد جس کا ایک ایک لفظ آپ کو اپنے اندر سمو لے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com